اپنی اولاد اور ورثاء کو خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں

صحابہ کی وصیتیں

تالیف

مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ

Marfat.com

اپنی اولاد اور ورثاء کو خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں

صحابہؓ کی وصیتیں

تالیف:

مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوت اسلامیہ
۱۔ فصیح روڈ، اسلامیہ پارک۔ لاہور

Marfat.com

297.9922
416
141324

Marfat.com

V/91 - V/-70

الاہداء

ان صحابہ کرام کے نام

۱۔ جن کے کفن، پسینہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے معطر ہوئے۔

۲۔ جن کی زبان کے نیچے دفن کے وقت موئے مبارک رکھے گئے

۳۔ جن کی تدفین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس سے مس ہونے والے کپڑوں سے ہوئی۔

۴۔ جن کی تدفین اس حال میں ہوئی کہ ان کے چہروں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک اور ناخن شریف سجائے گئے۔

۵۔ جنہوں نے قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عصا مبارک کو اپنے لیے سہارا بنایا۔

۶۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کو ذریعہ نجات بنا لیا۔

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	الاھداء	۳
	فہرست	۵
	ابتدائیہ	۱۵
	صحابی کی تعریف	۱۷
	قرآن اور مقام صحابہ	″
۱	یہ آپ کے لیئے کافی ہیں	″
۲	دارین کے منافع انہیں حاصل ہیں	۱۸
۳	اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔	″
۴	آپس میں رحیم و شفیق ہیں۔	۱۹
۵	بجائے ڈرنے کے ایمان میں اضافہ	″
۶	یہی سچے مومن ہیں۔	۲۰
۷	انکے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔	″
۸	انکو اپنی بارگاہ سے نہ اٹھاؤ۔	۲۱
۹	انکے اندر بیٹھو۔	۲۲
۱۰	انہوں نے اپنے نفوس کو رضاءِ الٰہی کی خاطر بیچ دیا ہے	″
۱۱	جب آپ نے اپنے صحابی سے فرمایا۔	۲۲
۱۲	انہوں نے رب کا وعدہ وفا کردیا	۲۳
	احادیث اور مقام صحابہ	۲۴
۱	صحابہ جتنا ثواب تم نہیں پا سکتے	″
۲	سب سے افضل میری ظاہری حیات کے لوگ ہیں۔	۲۵
۳	صحابہ امت کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔	″
۴	میرے صحابہ کا احترام کرو۔	۲۶
۵	جس نے مجھے دیکھا اسے آگ مس نہیں کرسکتی۔	″
۶	کسی صحابی کی اقتداء کرو	″
۷	اصحاب بیعت رضوان کا مقام	۲۷
۸	اہل بدر کا مقام۔	۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹	جنہوں نے میری زیارت کا شرف پایا۔	۲۸
۱۰	خاموشی اختیار کرو۔	"
۱۱	بدترین اُمتی۔	۲۹
۱۲	طعن کرنے والے پر اللہ کی لعنت۔	"
	اقوال صحابہ اور مقام صحابہ	۳۰
۱	حضور کے بعد سب سے بہتر دل	"
۲	اس امت کے سب سے بہتر لوگ	"
۳	کتاب وسنت کے ماہر	"
۴	عمل میں حضور کے سب سے قریب۔	۳۱
۵	جس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔	۳۲
	اقوال تابعین اور مقام صحابہ	۳۳
۱	اللہ تعالیٰ نے انہیں صحبت نبوی کے لیے منتخب فرمایا	۳۳
۲	ہر حال میں اللہ کے تابع و	۳۴

عنوان	صفحہ
فرمانبردار۔	
علم کے تاجدار	۳۴
حضرت عبداللہ بن عباس کی شانِ علمی۔	۳۵
صحابی کے گھوڑے کی خاک اور عمر بن عبدالعزیز	۳۶
اقوالِ صحابہ کا مقام	۳۷
وصیت کا مفہوم	۳۹
وصیت کا مقام	۴۱
سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیتیں	۴۳
کل کا انتظار نہ کرنا	۴۵
مجھے انہی ہاتھوں سے غسل دینا	"
میرے لباس میں مجھے کفن دیں	۴۶
مجھے محبوبِ خدا کے پہلو میں دفن کرنا	۴۸
تیری دوسری ہمشیرہ ابھی پیدا ہوگی	۴۹
پانچواں حصہ مال صدقہ کر دینا	۵۰
بعد میں آنے والوں کو مشقت میں ڈال	

Marfat.com

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وصیتیں	۵۳
وصال کے وقت مجھے زمین پر بحالت سجدہ میں ڈال دینا شاید اللہ رحم فرمادے۔	۵۵
خلافت کا فیصلہ	۵۶
خلیفہ بننے والے کو وصیت	۵۷
میرے نزدیک سب سے اہم امر حضور کے پہلو میں دفن ہونا ہے۔	۵۷
مجھے اپنے حبیب کے شہر میں موت عطا فرما	۵۸
میرا جنازہ حضرت صہیب پڑھائیں	۵۹
میرے کفن کو خوشبو نہ لگانا	؍؍
میرے کفن میں اعتدال سے کام لینا	؍؍
میری قبر بھی معتدل بنانا	۶۰
جو وصف میرے اندر نہیں وہ بیان نہ کرنا	؍؍
مجھے جلدی لے کر چلنا	۶۱
میرے رخسار اور زمین کے درمیان کوئی شے نہ ہو۔	؍؍
مجھ پر نوحہ نہ کرنا	؍؍
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی وصیتیں	۶۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۶۵
انہیں چھوڑ دو یہ	؍؍
اگر میں زندہ رہا تو	۶۶

صرف میرے قاتل ہی کو قتل کیا جائے	۶۴
اسے مثلہ نہ کرنا	۶۶
میرے کفن وجسم کو بے خوشبو لگانا	۶۷
وصیت کی تفصیل شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی زبانی	۶۸
حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو وصیتیں۔	۶۹
صلح کروانا نماز اور روزے سے افضل ہے	۷۰
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وصیت	
سیدہ عالم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں۔	۷۲
میرا لباس نہ اتارنا	۷۳
مجھے پالکی میں لے جانا	۷۴
مجھے آپ اور علی غسل دیں	۷۵
آپ کی وصیت اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔	؍؍
مجھے رات کو دفن کرنا	۷۶
امام حسن رضی اللہ عنہ کی وصیتیں	؍؍
معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے	۷۷
مجھے رسول اللہ کے پہلو میں دفن کرنا	؍؍
ام المومنین کی اجازت، مگر مروان کا انکار۔	۷۸

Marfat.com

مجھے دادی کے پاس دفن کرنا۔ ۸۰

مسجد نبوی کی چھت پر حضرت
ابوہریرہ کا اعلان ۸۱

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کی وصیتیں۔ ۸۲

اب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پہلو میں دفن نہ کرنا۔ ۸۳

مجھے اسی طرح دفن کر دیا جائے ۸۳

رسول اللہ کا قمیص اور عذاب قبر
سے نجات۔ ″

میرے نیچے سُرخ چادر نہ بچھانا ″

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی وصیت ۸۴

ام المومنین حضرت زینب
بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وصیتیں۔ ″

ایک کفن صدقہ کر دینا ۸۵

میری چادر صدقہ کر دینا ″

مجھے رسول اللہ کی چارپائی پر بارہ
لے جانا۔ ۸۶

میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ لانا ۸۶

اُمّ المومنین سیدہ صفیہ
رضی اللہ عنہا کی غریب یہودی بھانجے
کے لیے وصیت۔ ″

میرا جنازہ سعید بن زید پڑھائیں ۸۷

حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کی وصیتیں۔ ۸۸

دیکھنے والا مجنون سمجھتا ۸۹

ان درختوں کو پانی دیتا ہوں تاکہ محبوب
کی یاد میں تر و تازہ رہیں۔

مجھے حرم سے باہر دفن کرنا ″

اب میں اولاد کے ساتھ کسی کو ۹۱
شریک نہیں کر سکتا۔ ۹۲

تین حسرتیں لیے جا رہا ہوں میری ″
قبر پر سورہ بقرہ کی ابتدائی اور آخری ″
آیات تلاوت کرنا۔ ″

خادم رسول حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔ ۹۴

پسینہ محبوب سے کفن کو معطر کرنا ۹۵

مصطفٰے کے پسینہ کی کیا بات ہے ۹۶

امام محمد بن سیرین تابعی کا کفن بھی
اسی پسینہ سے معطر ہوا۔ ۹۶

حضور علیہ السلام کی چھڑی مبارک
میرے ساتھ دفن کرنا۔ ۹۷

Marfat.com

موئے مبارک زبان کے نیچے رکھ کر دفن کرنا ۹۷
مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا ۹۸
مجھے محمد بن سیرین غسل دیں اور میرا جنازہ پڑھائیں۔ //
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وصیت۔ ۹۹
میرے جنازہ کے پیچھے چلنا ۱۰۰
نماز عید سے پہلے میرا جنازہ پڑھ لینا ۱۰۱
مٹی ڈالنے میں میرے دائیں بائیں کا خیال نہ کرنا۔ ۱۰۲
میری قبر پر ٹھہرنا تاکہ میں جواب دے سکوں۔ ۱۰۳
میری قبر میں لکڑی اور پتھر نہ رکھنا ۱۰۴
راز دانِ رسول حضرت حذیفہ کی وصیتیں۔ ۱۰۴
اگر حضرت حذیفہ جنازہ میں شریک ۱۰۵
ہوئے تو۔ خدا کی قسم اے امیر المومنین آپ شامل نہیں۔ ۱۰۶
مجھے قیمتی کفن نہ دینا //
ورنہ روزِ قیامت منہ پر مار دیا جائے گا۔ ۱۰۷

موت مجھے محبوب ہے لیکن ۱۰۷
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنا ۱۰۸
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیتیں ۱۰۹
یہ بال مبارک میرے منہ اور ناک میں رکھ دینا۔
یہ ناخن مبارک میری آنکھوں پر رکھ دینا۔ //
ناخن پیس کر انہیں میری آنکھوں کا سُرمہ بنا دینا۔ ۱۱۰
ناخن مبارک رکھ کر مجھے سپردِ خدا کر دینا۔ ۱۱۱
یہ قمیصِ رسول کفن کے نیچے جسم پر رکھ دینا۔ //
اگر بچی تو ان تبرکات سے بچنے گی ۱۱۲
میرا نصف مال بیت المال کو دے دیا جائے۔ //
چادر انور کا بیس ہزار درہم دے کر حاصل کرنا۔ ۱۱۳
معلم اُمت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی **وصیتیں**۔ ۱۱۴
میرا جنازہ حضرت زبیر پڑھائیں //

Marfat.com

مجھے دوسو درہم کا کفن دیا جائے	۱۱۴
کیا خواہش ہے رحمتِ رب کی	۱۱۵
فارغ اوقات اپنے گھر رہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔	″
مجھے عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفن کرنا۔	۱۱۶
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی وصیت۔	″
کوئی کھانا کھائے بغیر نہ جائے	۱۱۸
میرے کفن و دفن میں کوئی صاحبِ منصب شریک نہ ہو۔	″
غسل و کفن کے بعد جنازہ پڑھانے والے کا انتظار کرنا۔	۱۱۹
میرے مرنے پر نوحہ نہ کرنا	۱۲۰
مجھے اپنے کپڑے میں کفن دیجیے	۱۲۱
اے اللہ مجھے اپنی ملاقات عطا فرما	″
رونے کی وجہ کیا ہے؟	۱۲۲
میری قبر پہ خیمہ نہ لگانا	″
کفن میں مجھے عمامہ اور کرتہ نہ پہنانا	۱۲۳
موت کے بعد وصیت! زرہ بیچ کر قرض ادا کر دینا۔	″
دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔	۱۲۶
رسول اللہ سے چادر کفن کے لیے لی ہے۔	۱۲۷
میں ہجرت والی سرزمین پر نہیں مرنا چاہتا۔	۱۲۸
کیا تو نے کوئی وصیت کی ہے؟	۱۲۹
میری لحد رسول اللہ کی لحد کی طرح ہی بنانا۔	۱۳۰
یہ ہار مجھے رسول اللہ نے پہنایا تھا مجھ سے جدا نہ کرنا۔	۱۳۱
مجھے نمکین پانی سے ہی غسل دینا	۱۳۲
مجھے دشمن کے شہر قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے دفن کرنا۔	۱۳۳
میزبانِ رسول کے لیے گھر خالی کرنا	۱۳۵
میری بیڑیاں نہ کھولنا اور نہ خون دھونا۔	۱۳۶
مجھے اس مجاہدانہ لباس میں کفن دینا جو میں نے اسی لیے محفوظ رکھا تھا۔	″
میری نماز جنازہ حضرت سعد پڑھائیں	۱۳۷

Marfat.com

میرے بالوں کو آقا کا دستِ اقدس لگا ہے قبر میں بھی ساتھ ہی جائیں گے۔ ۱۳۸
ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ ۱۳۹
میں جنّت کی خوشبو پا رہا ہوں اور قوم کو میرا پیغام دینا۔ ۱۴۱
کل میں پہلے شہید ہونے والا ہوں میرا قرض ادا کر دینا۔ ۱۴۲
اپنی بہنوں کے ساتھ ہمیشہ ۱۴۳
بھلائی کے ساتھ پیش آنا 〃
چھ ماہ کے بعد تر و تازہ ۱۴۳
تیرے والد سے اللہ تعالیٰ نے بلا حجاب کلام فرمایا ہے۔ ۱۴۳
علم ان چار صحابہ سے حاصل کرنا ۱۴۴
انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے بڑے عالم۔ 〃
انگوٹھی ساتھ ہی رہی ۱۴۵
میری قبر پر قبلہ رُخ ہو کر دُعا کرنا 〃
قبر پر پانی چھڑکنا ۱۴۶
مجھے یہاں دفن کرنا 〃
مدینہ کی تاریک گلیوں سے لے جانا ۱۴۷
میری قبر پر کھجور کی دو شاخیں گاڑ دینا۔ ۱۴۷
اللہ کی طرف سے شاخوں کا انتظام 〃
حضرت ابوالعالیہ کی وصیت ۱۴۸
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وصیّت۔ ۱۴۹
مسجد میں جا کر نماز پڑھنا اور دُعا کرنا۔ 〃
مجھے اُٹھا کر مدینہ طیّبہ رسول اللہ کی خدمت میں لے چلو۔ ۱۵۰
حافظ ابن اثیر نے یہی وصیت ان کلمات سے نقل کی ہے۔ ۱۵۱
حضور کا عصا مبارک میرے کفن میں رکھ دینا۔ ۱۵۱
حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی وصیّت۔ ۱۵۴
میں حضور سے کیسے ملاقات کروں گا۔ ۱۵۴
مجھے انہی کپڑوں میں دفن کرنا ۱۵۵
مجھ پر مٹی نہ ڈالنا 〃
میں اس مرض میں نہیں مروں گا 〃

Marfat.com

مجھے یہود و نصاریٰ کی طرح آہستہ نہ لے جانا۔ ۱۵۶
میری قبر مربع اور چار انگلیوں کی مقدار اُونچی بنانا۔ ۱۵۷
میری چارپائی کو عمامہ سے باندھو ،،
جب واپس آؤ تو کھانا کھلاؤ ۱۵۸
فرشتوں کا سلام اور مصافحہ ،،
جب تک زندہ ہوں اس معاملہ کو مخفی رکھنا ،،
آپ کی موت سے پہلے سلام لوٹ آیا ۱۵۹
میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جانا۔ ،،
غسل میں آخری دفعہ کافور لگانا ،،
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہی کفن دیا جائے۔ ۱۶۰
میرا جنازہ ابنِ زیاد نہ پڑھائے ،،
مجھے رسول اللہ کے صحابی غسل دیں ،،
میرا جنازہ حضرت ابو برزہ اسلمی پڑھائیں۔ ۱۶۱
میری قبر برابر رکھنا ،،
میری وصیت کون قبول کرے گا ۱۶۲

کفن کا قمیص گھر کے ستون پر ۱۶۲
مجھے صحابہ کے ساتھ دفن کرنا ۱۶۳
مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا ۱۶۴
چھوٹوں کو سردار نہ بنانا ۱۶۵
کسی سے نہ مانگنا ۱۶۶
حضرت سعد بن عبید القاری رضی اللہ عنہ کی وصیت۔ ۱۶۷
ہمیں انہی کپڑوں میں کفن دینا ۱۶۷
یہ میری سواری حضور کی خدمت میں پیش کر دینا۔ ،،
حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔ ۱۶۸
سب سے پہلے کعبہ کی طرف رُخ کرنے والے۔ ۱۶۹
سب سے پہلی تقریر ۱۷۰
قبر میں میرا منہ کعبہ کی طرف کر دینا ۱۷۱
میرا تہائی مال رسول اللہ کی خدمت میں پیش کر دینا۔ ۱۷۲
آپ نے مال ورثا کو لوٹا دیا ،،
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔ ۱۷۳

Marfat.com

تاریک کمرے میں غسل کرتے وقت بھی پشت جھکائے رکھتے۔ ۱۷۳
کسی کو اطلاع نہ کرنا ۱۷۴
مجھے دو دفعہ غسل دینا ۱۷۵
حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی وصیت۔ ۱۷۶
مجھے شہر کوفہ سے باہر دفن کرنا ۱۷۷
کہیں تم مجھے موت سے ڈرنے والا نہ سمجھو۔ ۱۷۸
بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تر و تازہ پھل کھانا۔ ۱۷۹
بے وقوف لوگوں کی صحبت سے بچنا۔ ۱۸۰
حجاج میرا جنازہ نہ پڑھائے ۱۸۱
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وصیت۔ ۱۸۱
میرا تمام اسلحہ اور گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دینا۔ ۱۸۱
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔ ۱۸۲
تمہیں تقویٰ اور صلہ رحمی کی وصیت کرتا ہوں۔ ۱۸۳
سرزمین مدینہ میں پہلا مسلمان ۱۸۴
جانتے ہو تم رسول اللہ کی کس پر بیعت کر رہے ہو۔ ۱۸۵
میری بیٹیاں رسول اللہ کے سپرد ۱۸۵
رسول اللہ نے انہیں کانٹے پہنائے ۱۸۶
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے پسند نہیں فرمایا لہذا اس میں کفن نہ دینا۔ //
اگر اس میں خیر ہوتی تو ۱۸۸
اے اللہ ہمارے آقا کو ہمارے حال پر مطلع فرما۔ //
مشرک کو مس نہ کرنے کا عہد ۱۸۹
میری کمان اور اسلحہ حضور کی خدمت میں پیش کر دینا ۱۹۰
میں نے توکل کو افضل عمل پایا ہے ۱۹۱
حضور نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم دنیا سے زادِ مسافر سے زائد حاصل نہ کرو گے۔ ۱۹۲
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔ ۱۹۳

Marfat.com

مجھے اولاد کے بارے میں تو شک ہو سکتا ہے مگر رسول اللہ کے بارے میں نہیں۔ ۱۹۲
مجھے میدانِ جنگ میں ڈال دینا ۱۹۳
اگر اولادگی قرض میں پریشانی ہو تو میرے دوست سے عرض کرنا۔ ۱۹۴
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔ ۱۹۵
میرا باغ امہات المومنین کی خدمت میں پیش کر دینا۔ ۱۹۶
پچاس ہزار دینار اور ہزار گھوڑا راہِ خدا میں وقف کر دینا۔ ؍؍
بدری صحابہ کیلئے چالیس ہزار دینار ۱۹۷
میں نے اسلام لانے کے بعد کبھی گناہ نہیں کیا۔ ۱۹۷
حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی وصیت۔ ؍؍
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ کرنا۔ ۱۹۸
میرا اسلام عرض کرکے آپ سے دعا کروانا۔ ۱۹۹
اس حال میں مجھے پسند نہیں کہ حضور کے پاؤں میں کانٹا چبھے۔ ۲۰۰
صحابہ کا ایک اہم معمول ۲۰۲

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ نے عقائد و اعمالِ صحابہ کو ہدایت کا معیار قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا (البقرہ ۱۳۶)	اگر (یہ لوگ) تمہاری مانند ایمان لے آئیں تو وہ منزل کو پالیں

اس لئے کہ جسقدر اللہ تعالیٰ، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے ساتھ محبت و عشق ان کے سینوں میں موجزن تھی اس کا کہیں تصور نہیں ہو سکتا، منافقین و مخالفین اسلام ان کی دارفتگی دیکھ کر انہیں پاگل و مجنوں قرار دیتے، قرآن مجید میں ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ	جب ان سے کہا جاتا تم بھی اسی طرح ایمان لاؤ جسطرح لوگ (صحابہ) ایمان لاتے ہیں۔

تو وہ آگے سے کہتے ہیں۔

اَنُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ	کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جیسے یہ بے وقوف ایمان لاتے ہیں۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

Marfat.com

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ سنو بلاشبہ یہ خود بے وقوف ہیں لیکن
وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ یہ علم نہیں رکھتے۔

(البقرہ، ۱۳)

انکی دیوانگی کیا تھی ؟ فقط اپنے خالق و مالک جل جلالہ اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مستغرق ہونا تھا، اسکے مقابلہ میں وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو چکے تھے انکی زندگی کے ہر ہر عمل سے یہی بات اجاگر ہو کر سامنے آتی ہے۔ اپنے دیگر اعمال پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالےٰ کی رحمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت و تعلق اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مبارکہ کو ذریعہ نجات سمجھا، یہی وجہ ہے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور امام حسن رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پہلو میں تدفین کی وصیت کرتے نظر آتے ہیں ام المؤمنین سیدہ عائشہ، حضرت انس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم جیسی شخصیات اپنے اپنے ورثاء کو یہ وصیت کرتے ہیں کہ یہ قمیص رسول یہ عصاء رسول، یہ پسینہ رسول، یہ موئے رسول، اور یہ ناخن مبارک ہمارے ساتھ کفن میں رکھ دینا اگر بنی تو ان سے بنے گی ہم نے اس کتاب میں ان سچی محبت رکھنے والوں کی کچھ ایسی ہی وصایا کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے

یہاں میں اپنے بھائی الحاج اخلاق احمد شیخ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس مبارک کتاب کی طباعت کا ذمہ اٹھایا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد خاں قادری
جامعہ اسلامیہ لاہور

Marfat.com

صحابی کی تعریف:

صحابی کی اگرچہ دو تعریفات کیں گئیں ہیں ایک محدثین نے کی ہے جبکہ دوسری اصولیین اور فقہائے نے کی ہے مگر راجح اور مختار محدثین کی ہے اسی لیے ہم اس پر اکتفا کر رہے ہیں۔

ھو من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقظۃ مؤمنا بہ بعد بعثتہ حال حیاتہ و مات علی الایمان (فتح المغیث، ۳ : ۸۶)	صحابی وہ شخص ہے جس نے بعثت کے بعد بیداری اور حالت ایمان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شرف پایا اور حالت ایمان پر وفات پائی۔

دیدار کے بجائے ملاقات کا لفظ بہتر ہے کیونکہ بعض صحابی نابینا تھے مثلاً حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ، انہیں اگرچہ دیدار نصیب نہیں مگر ملاقات کا شرف حاصل ہے۔

قرآن اور مقام صحابہ

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے فضائل اور ان کے درجات و کمالات اور خدمات کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے چند مقامات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

١- یہ آپ کے لئے کافی ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور اطمینان دلاتے ہوئے فرمایا۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ	اے غیب کی خبریں بتانے والے

Marfat.com

اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	(نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ
(الانفال ، ۶۴)	جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے

یہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے ساتھ حضور کے صحابہ کا بھی ذکر کیا تاکہ ان کے مقام کی لوگوں کو معرفت ہو ورنہ اللہ تعالےٰ کی مدد ہی آپ کے لیے کافی ہے۔

۲ - دارین کے منافع انہیں حاصل ہیں :

چونکہ صحابہ نے اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں نہایت شاندار خدمات سرانجام دی تھیں اس لیئے فرمایا دنیا و آخرت کے تمام منافع اور ثمرات انہیں حاصل ہیں۔

لٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ مَعَهُ	لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان
جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ	لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں
وَأُولٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولٰئِكَ	سے جہاد کیا اور انہیں کے لیے بھلائیاں
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۔	ہیں اور یہی مراد کو پہنچے ۔
(التوبہ ، ۸۸)	

۳ - اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے :

صحابہ کو ہی یہ عظمت حاصل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے بارے میں یہ اعلان فرما دیا کہ وہ ان سے راضی ہے۔

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ	اور سب میں اگلے پہلے مہاجر
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ	اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ
اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ	ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ	راضی اور وہ اللہ سے راضی ۔
(التوبہ ، ۱۰۰)	

Marfat.com

۴۔ آپس میں رحیم و شفیق ہیں:

آپ کے صحابہ اسلام کے دشمنوں کے خلاف سخت اور آپس میں نہایت ہی رحیم و شفیق ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ	محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے
مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ	ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور
بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ	آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا	گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے
(الفتح ، ۲۹)	اللہ کا فضل و رضا چاہتے۔

۵۔ بجائے ڈرنے کے ایمان میں اضافہ:

صحابہ غزوہ سے فارغ ہو کر شدید زخمی حالت میں ابھی واپس شہر مدینہ پہنچے ہی تھے تو دوبارہ جہاد کا حکم نازل ہو گیا، لوگوں نے صحابہ کو ڈرایا کہ دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر رکھا ہے تم مقابلہ میں نہ جاؤ لیکن ان میں بجائے ڈرنے کی کیفیت پیدا ہونے کے ایمان میں اضافہ ہوا اور کہنے لگے بڑا لشکر ہے تو تب کیا ہمارا رب ہمارے لئے کافی ہے۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ	وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر
مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ	ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ	چکا تھا ان کے نکو کاروں اور پرہیزگاروں
عَظِيْمٌ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ	کے لیے بڑا ثواب ہے وہ جن سے لوگوں
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ	نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لیے جتھا

Marfat.com

فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ

(ال عمران، ۱۷۲ تا ۱۷۴)

جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۶۔ یہی سچے مومن ہیں:

اللہ تعالےٰ نے صحابہ کے ایمان کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا یہی لوگ سچے مومن ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ

(الانفال، ۷۴)

اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

۷۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے:

بیعتِ رضوان کے موقعہ پر ایک درخت کے نیچے صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد پر بیعت کی تو اس پر اللہ تعالےٰ نے ان پر اپنی خوشی کا اظہار ان مبارک کلمات میں فرمایا۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ

بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے

Marfat.com

إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا۔ (الفتح، ۱۸)

جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ۔ (الفتح)

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

۸۔ ان کو اپنی بارگاہ سے نہ اٹھاؤ:

آپ کی خدمت و صحبت میں حضرت بلال، صہیب، عمار اور خباب رضی اللہ عنہم بیٹھتے کفار کی طرف سے کہا گیا ان غربا کے ساتھ ہم نہیں بیٹھ سکتے، ان کے ساتھ بیٹھنا ہماری شان و عزت کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمادیا۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ۔

(الانعام ۵۲، ۵۳)

اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اسکی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں

Marfat.com

کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ
نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب
نہیں جانتا حق ماننے والوں کو۔

۹۔ ان کے اندر بیٹھو؛

دوسرے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تم ان کے اندر بیٹھو۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ (الکہف ۲۸)	اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں

۱۰۔ انہوں نے اپنے نفوس کو رضا الٰہی کی خاطر بیچ دیا ہے

حضرت صہیب بن سنان رومی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما جیسے لوگوں کی قربانی پر اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری نازل فرمائی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (البقرہ، ۲۰۷)	اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

۱۱۔ جب آپ نے اپنے صحابی سے فرمایا:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے موقعہ پر جو جانثاری کا ثبوت دیا

۱۶۱۱۳۴۸

Marfat.com

اس پر اللہ تعالٰے نے اپنے کلام میں ان کی صحابیت کا تذکرہ یوں فرمایا۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ	اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک
اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ	اللہ نے انکی مدد فرمائی جب
اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ	کافروں کی شرارت سے انہیں
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا	باہر تشریف لے جانا ہوا صرف
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ	دو جان سے جب وہ دونوں غار
وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا	میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے
(التوبہ ، ۴۰)	تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے
	تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور
	ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم
	نے نہ دیکھیں ۔

۱۲۔ انہوں نے رب کا وعدہ وفا کر دیا :

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے موقعہ پر موجود نہ تھے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ اب کفار سے جنگ کا وقت آیا تو دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔ غزوہ اُحد میں جب صحابہ کے دل دھل گئے تو یہ مسلسل آگے بڑھتے گئے، حضرت سعد بن معاذ کہتے ہیں مجھے کہنے لگے سعد رب نضر کی قسم۔

الجنۃ انی اجد ریحھا من دون احد	جنت سامنے ہے میں احد کی طرف سے اس کی خوشبو پا رہا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

فوجدنا بہ بضعاً وثمانین ضربة بالسیف او طعنة برمح او رمیة بسہم ووجدنا قد قتل وقد مثل بہ المشرکون فما عرفہ احد الا اختہ ببنانہ۔	ہم نے ان کے جسم پر اسی سے زائد سے تلوار، نیزے اور تیر لگے ہوئے دیکھے، شہید ہو چکے تھے اور ان کی جسم کو مشرکین نے اسطرح مسخ کر دیا تھا کہ ان کی ہمشیرہ نے انہیں ان کے ہاتھوں کے پوروں سے پہچانا۔
(البخاری، کتاب الجہاد)	

ان جیسے صحابہ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا	مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔
(الاحزاب، ۲۳)	

احادیث اور مقام صحابہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امت کو اپنے صحابہ کے مقام سے آگاہ کرتے ہوئے متعدد ارشادات فرمائے ہیں۔

۱۔ صحابہ جتنا ثواب تم نہیں پا سکتے:

بخاری و مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو دو دفعہ فرمایا۔

فوالذی نفسی بیدہ لوان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ	اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرو تو تم صحابہ کے ایک مد یا اس سے آدھا صدقہ کے ثواب کو بھی نہ پا سکو گے۔

۲۔ سب سے افضل میری ظاہری حیات کے لوگ ہیں

بخاری و مسلم میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (المسلم، کتاب فضائل الصحابہ)	سب سے بہتر امت میری ظاہری حیات کی ہے پھر اس سے متصل زمانہ پھر اس سے متصل زمانہ کی۔

۳۔ صحابہ امت کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

حضرت بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی پھر سوچا یہیں بیٹھتے ہیں تاکہ عشا بھی آپ کے ساتھ ادا کی جائے ہم بیٹھے ہوئے تھے آپ گھر سے تشریف لائے فرمایا تم یہیں تھے ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں آپ کے ساتھ عشا پڑھ کر جائیں فرمایا بہت اچھا کیا پھر آپ نے آسمان کی طرف چہرہ اقدس اٹھایا اور فرمایا ستارے آسمان کی حفاظت کا ذریعہ ہیں جب یہ نہ رہیں گے تو آسمان ختم ہو جائے گا۔

Marfat.com

وانا امنة لاصحابي فاذا ذهبت اتى اصحابي مايوعدون واصحابي امنة لامتي فاذا ذهب اصحابي اتى امتي مايوعدون

(المسلم، باب بیان ان بقاء النبی امان لاصحابه)

میں صحابہ کے لیے ذریعہ امن ہوں میرے وصال کے بعد صحابہ پر حسب وعدہ آئے گا، میرے اصحاب میری امت کے لیے ذریعہ امن ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تو امت پر حسب وعدہ آئے گا۔

۴۔ میرے صحابہ کا احترام کرو:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اکرموا اصحابي فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ۵۵۴)

میرے صحابہ کا احترام کرو کیونکہ تم سے افضل و بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانہ کے لوگ پھر ان سے متصل لوگ بہتر ہیں۔

۵۔ جس نے مجھے دیکھا اسے آگ مس نہیں کر سکتی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تمس النار مسلماً رانی او رای من رانی

(الترمذی)

ایسے مسلمان کو آگ مس نہیں کرے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔

۶۔ کسی صحابی کی اقتدا کر لو:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

Marfat.com

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہیں نے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کے بارے میں بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے محمد آپ کے صحابہ میرے ہاں آسمانی ستاروں کی مانند ہیں بعض بعض سے قوی ہیں اور ہر ایک صاحب نور ہے، جو شخص ان میں سے کسی راستے پر عمل کرے گا وہ میرے ہاں ہدایت پر ہی ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم	میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی اقتدا کر لوگے
(رواہ رزین)	ہدایت پالوگے۔

اصحاب بیعت رضوان کا مقام:

مسلم اور ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لایدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ	جس نے درخت کے نیچے میری بیعت کی تھی وہ دوزخ میں داخل
(الترمذی۔ کتاب المناقب)	نہیں ہوگا۔

اہل بدر کا مقام:

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لایدخل النار من اھل بدر والحدیبیۃ	اہل بدر اور حدیبیہ میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔
(التذکرہ للقرطبی، ۳۸۸)	

Marfat.com

حضرت دفاعہ بن رافع ازرقی سے منقول ہے کہ حضرت جبریل امین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

ما تعدون اھل بدر فیکم — اہل بدر کا آپ کے ہاں کیا مقام ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من افضل المسلمین — وہ تمام دیگر مسلمانوں سے افضل ہیں۔

جبریل امین نے عرض کیا یا رسول اللہ، جو ملائکہ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ نے بھیجے تھے انہیں بھی دوسرے ملائکہ سے افضل شمار کیا جاتا ہے۔

(البخاری، باب شہود الملائکہ بدراً)

جنہوں نے میری زیارت کا شرف پایا

حضرت عبداللہ بن بسر اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

طوبیٰ لمن رانی ومن
رأی من رانی
(الصواعق المحرقہ، ۱۳)

مبارک ہو ان لوگوں کو جنہوں نے میری زیارت کا شرف پایا اور ان لوگوں کو جنہوں نے میرے دیکھنے والوں (صحابہ) کو دیکھا۔

خاموشی اختیار کرو

امام ابن حجر مکی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

Marfat.com

اذا ذکرا صحابی فامسکوا — جب میرے صحابہ کا تذکرہ کیا جائے تو خاموشی اختیار کرو۔
(تطہیر الجنان، ۵)
یعنی ان پر کسی قسم کا طعن ہرگز نہ کرو۔

بدترین اُمّتی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان شرار امتی اجرأھم علی اصحابی۔ — بدترین اُمّتی وہ ہے جو میرے صحابہ پر جرأت کرے۔
(الصواعق المحرقہ، ۱۲)

طعن کرنے والے پر اللہ کی لعنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں کثرت اور صحابہ میں کمی ہوتی چلی جائے گی میرے صحابہ پر طعن نہ کرنا

فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ — جس نے ان پر طعن کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔
(الصواعق المحرقہ، ۱۲)

Marfat.com

اقوال صحابہ اور مقام صحابہ

مقام صحابہ پر چند اقوال صحابہ بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

۱۔ حضور کے بعد سب سے بہتر دل:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ تعالےٰ نے بندوں کے قلوب کو ملاحظہ فرمایا تو سب سے بہتر دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا تو اسے اپنے لئے منتخب فرما لیا اور آپ کو رسول بنا کر بھیجا، آپ کے قلب انور کے بعد دیگر لوگوں کے دلوں کو دیکھا۔

فوجد قلوب اصحابہ خیر قلوب العباد فجعلھم وزراء نبیہ یقاتلون علی دینہ فمارای المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن ومارأوا سیئاً فھو عند اللہ سئی

(مسند امام احمد، ۱: ۳۷۹)

تو تمام لوگوں سے بہتر آپ کے صحابہ کے دل پائے تو انہیں حضور کے نائبین کے طور پر منتخب کر لیا، انہوں نے آپ کے مشن کی خاطر سب سے بڑھ کر قربانیاں دیں جس شی کو مسلمان پسند کر لیں وہ اللہ تعالےٰ کے ہاں پسندیدہ ہے اور جسے وہ ناپسند دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ناپسندیدہ ہوگی۔

۲۔ اس امت کے سب سے بہتر لوگ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحابہ کے بارے میں کہتے ہیں۔

Marfat.com

اصحاب محمد کانوا خیر هذه الامة ابرها قلوبًا و اعمقها علمًا و اقلها تکلفًا قوم اختارهم اللّٰہ لصحبة نبیه و نقل دینه فتشبهوا باخلاقہم و طرائقہم فہم اصحاب محمد کانوا علی الهدی المستقیم واللّٰہ رب الکعبة۔

(حلیة الاولیاء، ۱: ۳۰۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت میں سب سے افضل ہیں ان کے دل سب سے نیک، انکا علم سب سے عمیق و گہرا ہے بے تکلف طبیعتوں کے مالک، انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی محبت اور دین کو آگے منتقل کرنے کے لیے منتخب فرمایا پس تم ان کے اخلاق و کردار کو اپنا لو اللہ رب کعبہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہی سیدھے راہ پر چلنے والے ہیں

۳۔ کتاب و سنت کے ماہر :۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا۔

اخبرنا عن اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارے میں بتائیے۔

آپ نے فرمایا کس صحابی کے بارے میں بتاؤں عرض کیا گیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمائیے

فرمانے لگے۔

علم الکتاب والسنة ثم انتهی وکفی به

(المستدرک، ۳: ۳۱۸)

کتاب و سنت کا علم انہیں انتہائی درجہ کا تھا۔

Marfat.com

۴۔ عمل میں حضور کے سب سے قریب :

حضرت شفیق کہتے ہیں ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا ہمیں بتایئے عمل و سیرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب کون ہے۔ انہوں نے فرمایا۔

ما اعرف احداً اقرب سمتاً وھدیاً ودلاً بالنبی من ابن ام عبد (البخاری، ۲ : ۳۰۷)	میں نے چال، ڈھال اور عمل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے قریب حضرت ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) کو پایا۔

۵۔ جس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی :

ام لمومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں فرماتی ہیں۔

ما رایت احدا الزم للامر الاول من ابن عمر	میں نے کسی کو بھی ابن عمر سے بڑھ کر سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

مامنا احد ادرك الدنیا الا وقد مالت به الا ابن عمر	ابن عمر کے علاوہ ہم میں سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ دنیا کی طرف میلان ہوا۔

(سیر اعلام النبلاء، ۳ : ۲۱۱)

Marfat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہتی ہیں۔

ما رأیت احدا اشبہ سمتاً و دلاً و ھدیاً برسول اللہ عنھا فی قیامھا وقعودھا من فاطمۃ بنت رسول اللہ ۔	میں نے چال ڈھال اور دیگر معمولات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ سیدہ فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا

(الترمذی، ۳۸۷۲)

اقوال تابعین اور مقام صحابہ

اب ان لوگوں سے ان کا مقام سنیئے جنہوں نے براہ راست ان سے فیض پایا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحبت نبوی کیلئے منتخب فرمایا:۔

امام احمد حضرت قتادہ بن دعامہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ کے بارے میں فرمایا۔

احق من صدقتم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ و امامۃ دینہ	سب سے زیادہ اس بات کے حقدار جن کی تصدیق کی جائے وہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور دین کی امامت کے لیے منتخب فرما لیا۔

(مسند احمد، ۳۔ ۱۳۴)

Marfat.com

۲۔ ہر حال میں اللہ کے تابع و فرمانبردار :

امام حسن بصری مقام صحابہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ولم یجاوزوا حکم اللہ تعالٰی	اللہ تعالٰی نے قرآن میں جن تعلیمات
فی القرآن شغلوا الالسن بالذکر	کا ذکر فرمایا اس سے انہوں نے کبھی
و بذلوا دمائھم حین استنصر	تجاوز نہیں کیا ان کی زبانیں ذکر الٰہی
ھم و بذلوا اموالھم حین	سے تر رہا کرتی تھیں، اسلام کی خدمت
استقرضھم ولم یمنعھم	میں انہوں نے جانیں نچھاور کر دیں
خوفھم من المخلوقین حسنت	انہوں نے اپنے مال راہ خدا میں
اخلاقھم وھانت مؤنتھم	خرچ کر دیئے انہیں مخلوق میں سے
وکفاھم الیسیر من دنیاھم	کسی کا خوف لاحق و مانع نہ ہوا ان
الی اخرتھم	کے اخلاق اعلٰی، معاملات آسان
(حلیۃ الاولیاء ۲ : ۱۵۰)	اور انہوں نے آخرت کے مقابلہ میں
	دنیا کو کم قبول کیا۔

۳۔ علم کے تاجدار :

امام طبرانی حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں۔

شاممت اصحاب رسول اللہ	میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت	صحابہ سے مجلس کی ہیں نے انہیں علم
علمھم انتھی الی ستۃ نفر	میں کامل پایا مگر ان چھ افراد پر تو

Marfat.com

علی وعبداللہ ومعاذ وابی الدرداٗ وزید بن ثابت ثم شاممت فوجدت علمھم انتھی الی علی وعبداللہ بن مسعود ۔

(مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۰)

علم کی انتہا ہو گی، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ، حضرت معاذ، حضرت ابوالدرداٗ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنھم پھر میں نے ان سے بڑھ کر دو اشخاص کو صاحب علم پایا حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ۔

حضرت عبداللہ بن عباس کی شان علمی :-

ابن سعد نے حضرت عبداللہ بن عتبہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالٰی نے علم میں عظیم شان سے نوازا تھا ۔

مارائیت عالماً قط جلس الیہ الا خضع لہ ومارائیت سائلاً قط سالہ الا وجد عندہ علماً

(الطبقات، ۲ : ۳۶۸)

میں نے ہر عالم کو ان کی خدمت میں عاجزی کے ساتھ حاضری دیتے ہوئے دیکھا ہے اور ان سے کسی نے بھی کسی معاملہ کے بارے میں جب بھی پوچھا تو انہوں نے اس کا علمی جواب عطا فرمایا ۔

صحابی کے گھوڑے کی خاک اور حضرت عمر بن عبدالعزیز

کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے حضرت معاویہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مقام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا

ان تراب انف فرسہ فضلاً	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے
عن ذاتہ افضل من عمر	گھوڑے کی ناک کی خاک حضرت
بن عبدالعزیز الف مرۃ ۔	عمر بن عبدالعزیز کی ذات سے ہزار
(تطہیر الجنان لابن حجر مکی، ۱۳۷)	درجہ افضل ہے ۔

Marfat.com

اقوال صحابہ کا مقام

صحابی کا وہ قول جس میں رائی اور اجتہاد کا دخل نہ ہو وہ بالاتفاق استدلال میں سنت کا درجہ رکھتا ہے اور وہ حکم مرفوع میں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر شعبان محمد اسماعیل رقمطراز ہیں۔

ان قول الصحابي فيما لا مجال فيه	صحابی کا وہ قول جس میں رائے
للرائی والاجتهاد حكمه حكم	اور اجتہاد کا دخل نہ ہو وہ حکماً حضور
المرفوع الی النبي صلی اللہ علیہ وسلم	صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہی سمجھا
فيأخذ حكم السنة في الحجية	جاتا ہے استدلال و حجیت
والاستدلال۔	ہونے میں وہ سنت کا ہی درجہ
(قول الصحابي واثره في الفقه	پاتا ہے۔
الاسلامی ، ۵۵)	

لیکن جو قول اجتہادی ہو اس کے بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے امام اعظم، امام مالک اور امام احمد ان تینوں کی رائے یہی ہے کہ کسی مسئلہ میں اگر کتاب وسنت خاموش ہوں تو قیاس کے بجائے قول صحابی پر عمل کیا جائے گا: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے استنباطِ مسائل کے لیے جو ضابطہ پیش نظر رکھا وہ یہ تھا اگر مجھے مسئلہ کتاب اللہ اور سنت رسول میں مل جائے تو فبہا ورنہ

اخذت بقول اصحابه من	میں صحابہ میں کسی کا قول لوں
شئت وادع قول من شئت	گا خواہ وہ کسی کا ہو ان کے قول
ثم لا اخرج من قولهم الی	کے ہوتے ہوئے کسی کا قول نہیں

Marfat.com

قول غیرھم لوں گا۔

(تاریخ بغداد، ۱۳ : ۳۲۳)

امام مالک رحمہ اللہ نے حضرت لیث بن سعد کو ایک خط لکھا جس میں انہیں آدابِ فتوی کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا۔

حقیق بان تخاف علی نفسک	آپ کو اپنی ذات پر خوب خوف
وتستبیع ما ترجو النجاۃ باتباعہ	طاری کرنا چاہیئے اور ان کی اتباع
فان اللہ تعالے یقول فی کتابہ	کرنی چاہیئے جن کی اتباع میں نجات
العزیز (والسابقون الاولون	کی امید ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے
من المھاجرین والانصار)	اپنی کتاب مبارک میں فرمایا ہے "اور
(اعلام الموقعین، ۳ : ۲۲)	مہاجرین وانصار میں سے سبقت
	اور اولیت لے جانے والے"

امام شافعی کے بارے میں امام اسنوی ... ابن نجیم کی تحقیق یہی ہے کہ وہ صحابی کے اجتہادی قول کو بھی حجت تسلیم کرتے ہیں۔

(الشافعی لابی زہرہ، ۳۲۲)

یاد رہے جن وصایا کا ذکر ہم کر رہے ہیں ان میں اکثر غیر اجتہادی ہیں مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک میرے کفن میں رکھ دینا۔ آپ کے ناخن شریف میری آنکھوں پر رکھنا۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پسینہ سے معطر کرنا۔ میری قبر کے پاس کچھ دیر کھڑے رہنا میری قبر کے پاس تلاوت قرآن کرنا۔

گویا یہ اقوال تمام ائمہ امت کے ہاں بغیر کسی اختلاف کے حجت ہوں گے۔

Marfat.com

وصیت کا مفہوم :

اردو میں لفظ وصیت فقط انسان کی اس نصیحت پر بولا جاتا ہے جو وہ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں ورثا کو کرتا ہے یہاں ہماری مراد بھی یہی ہے باقی عربی زبان میں اس کا اطلاق ہر نصیحت پر بھی ہوتا ہے۔ کتاب سنت میں یہ لفظ کثرت کے ساتھ نصیحت کے لیے مستعمل ہے۔

۱۔ اللہ تعالٰی کا تقویٰ کے بارے میں ارشاد گرامی ہے۔

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ۔

بلاشک ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو اور تمہیں نصیحت کی کہ اپنے رب کے حقوق ادا کرو

(النساء، ۱۳۱)

۲۔ وراثت کی تقسیم کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ

اللہ تعالٰی تمہیں اولاد کے بارے میں نصیحت فرما رہا ہے۔

(النساء، ۱۱)

۳۔ اگلی آیت میں وراثت کے حکم میں تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ

یہ اللہ کی طرف سے نصیحت ہے اور اللہ علم و حلم والا ہے

(النساء : ۱۲

۴:۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ان مبارک الفاظ میں عطا فرمایا۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا

اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے

(العنکبوت، ۸)

Marfat.com

۵ - کامیاب لوگوں کی چار صفات بیان فرمائیں، ایمان، عمل صالح اور

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۔	وہ حق کی تلقین اور صبر کی تلقین کرتے ہیں ۔

(العصر، ۳)

موت کے وقت انسان اپنے ورثا کو جو نصیحت اور تاکیدی بات کہتا ہے اس معنی میں بھی قرآن میں یہ لفظ مستعمل ہے ۔

۱- بندوں کو موت کے وقت حسب ضرورت وصیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ	جب موت کا وقت آئے تو تم پر والدین اور رشتہ داروں کے لیے وصیت لکھ دی گئی ہے اگر تم مال چھوڑو

(البقرہ، ۱۸۰)

۲- سورۃ المائدہ میں فرمایا

إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ	جب تم کو موت کا وقت آئے تو وصیت کے وقت دو عادل گواہ ہوتے چاہییں ۔

(المائدہ، ۱۰۶)

۳- آیت وراثت میں تو یہ لفظ بار بار اسی معنی میں آیا ہے ۔

الغرض ہماری مراد وصیت سے یہاں ہر نصیحت نہیں ہے بلکہ وہ نصیحت مراد ہے جو صحابہ نے فوت ہوتے وقت اپنے ورثا کو کی گویا یہ نصیحت ان کی ساری زندگی کا نچوڑ، خلاصہ اور حاصل ہے ۔

شیخ مصطفیٰ عبدالقادر عطا لکھتے ہیں ۔

Marfat.com

ومن الصحابة الصالحين والعلماء الاجلاء من اوصٰى عند موته بوصايا نفيسة هي خلاصة حياة عاشها	صحابہ کرام اور علماء عظام نے موت کے وقت جو عمدہ وصیتیں کیں وہ ان کی تمام زندگی کا خلاصہ ہیں۔

(مقدمہ وصایا العلماء، ۶)

وصیّت کا مقام:

اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والے کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ اپنی موت سے پہلے اپنی زندگی اور دیگر معاملات کے بارے میں ورثا کو وصیت کر جائیں مثلاً اگر کوئی حج نہیں کر سکا، زندگی میں نمازیں رہ گئیں، روزے چھوٹ گئے تو ان کے بدل کے طور پر صدقہ کرنے کی وصیت کرے، ورثا کو کسی صدقہ جاریہ کے بارے میں کہے تاکہ آئندہ برزخی زندگی میں بھی اسے ثواب حاصل ہوتا رہے کسی کا قرض دینا ہے یا لینا ہے اس کے بارے بتا جائے۔

قرآن مجید نے وصیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ (البقرہ، ۱۸۰)	جب تم میں سے کسی پر موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے جا رہے ہو تو تم پر وصیت فرض کر دی گئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصیت کے بارے میں متعدد ارشادات عالیہ ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما حق امرئ مسلم له شئ يوصى	جس شئی کی وصیت کرنا کسی مسلمان پر

Marfat.com

به يبيت ليلتين الا و وصيته	لازم ہو اس پر دو راتیں بھی —
عنده مكتوبة	— اس طرح نہیں گزرنی چاہیئے
(المسلم، كتاب الوصايا)	کہ وہ وصیت اس کے پاس تحریری طور پر موجود نہ ہو۔

۲ ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

المحروم من حرم الوصية	محروم ہے وہ شخص جو وصیت
(میزان الاعتدال، ۳: ۲۶)	سے محروم رہا

۳ ۔ حضرت قرۃ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے اللہ کے رسول نے فرمایا جس شخص نے موت کے وقت کتاب اللہ کے مطابق وصیت کی

كانت كفارة لما ترك من زكاته	زندگی میں ادائیگی زکوٰۃ میں جو اس
في حياته	سے کمی رہ گئی اس کا یہ کفارہ بن
(ابن ماجہ - ۲۷۰۵)	جائے گی۔

○

Marfat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

Marfat.com

Marfat.com

آپ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے بعد تمام انسانوں سے آپ کی ذات افضل ہے ان کے وصال کا سبب حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہجر و فراق ہے۔

کان سبب موت ابی	حضرت ابوبکر کے وصال کا سبب
بکر وفاۃ رسول اللہ ما	حضور سے ہجر و فراق تھا ان کا
زال جسمہ یجری حتے مات	جسم لاغر ہوتا گیا حتیٰ کہ وصال ہو گیا

(المستدرک ۳ : ۶۶)

کل کا انتظار نہ کرنا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وقتِ وصال قریب آگیا تو آپ نے پوچھا۔

ای یوم ہذا؟ قالوا	آج کون سا دن ہے؟ عرض کیا
یوم الاثنین	آج پیر کا دن ہے۔

فرمایا اگر میں آج رات فوت ہو جاؤں تو آنے والے دن کا انتظار نہ کرنا

فان احب الایام و	کیونکہ مجھے وہ دن اور راتیں زیادہ
اللیالی الی اقربہا من	محبوب ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	وسلم کے قریب ہیں۔

(مسند احمد ۱ : ۱۶)

مجھے انہی ہاتھوں سے غسل دینا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

وصال کا وقت آیا تو آپ نے مجھے بلایا۔

اوصٰی الی ان یغسلہ بالکف الذی غسل بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ (الکنز العمال : ۱۲ : ۵۳۸)

اور یہ وصیت کی کہ مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔

میرے لباس میں مجھے کفن دیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ نے کفن کے بارے میں پوچھا

ففیم کفنتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؟

تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا کفن دیا تھا ؟

عرض کیا تین سفید کپڑے تھے نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ، فرمایا!

انظروا ثوبی ھذین فاغسلوھما وکفنونی فیھما۔

یہ میرے دونوں کپڑوں کو دھو کر انہیں میں مجھے کفن دے دینا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا

یا ابتاہ قد رزق اللہ واحسن نکفنک فی جدید۔

اے پیارے ابا جان اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے ہم آپ کو نیا کفن پہنائیں گے۔

آپ نے فرمایا میری اس وصیت کی وجہ غربت و امارت نہیں بلکہ

Marfat.com

فان الحی ھواحوج الی الجدید من المیت۔ (ابوبکر الصدیق للطنطاوی، ۲۴۰)
زندہ آدمی، میت سے کہیں بڑھ کر نئے کپڑے کا ضرورت مند ہوتا ہے۔

انہی کپڑوں میں کفن دینے کی حکمت محدثین نے یہ بیان کی ہے

لمعنی فیہ من التبرک بہ لکون نہ صار الیہ من النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اس میں تبرک کا حصول تھا کیونکہ وہ لباس آپ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملا تھا۔

(فتح الباری ، ۳ : ۱۹۷)

ابن سعد نے قاسم بن محمد سے انھوں نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

کفنونی فی ثوبی الذی کنت اصلی فیہما الطبقات :
مجھے انہی کپڑوں میں کفن دینا جن میں نماز ادا کرتا رہا ہوں

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ہی مروی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے مجھے پوچھا۔

فی کم کفنتم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا۔

میں نے عرض کیا۔ آپ کا مبارک کفن تین کپڑوں پر مشتمل تھا۔

فرمایا :

ففیہا کفنونی (المستدرک : ۳ : ۶۵)
مجھے بھی اتنے ہی کپڑوں میں کفن دینا۔

Marfat.com

یہاں یہ بات نہایت قابلِ توجہ ہے کہ معلوم ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں تو اس کی متعدد حکمتیں بیان ہوئی ہیں:

۱۔ اس کے تذکرہ سے لذت حاصل کرنا مقصد تھا۔

۱۔ اگر انہیں معلوم نہیں تو بتا دیا جائے تا اس کے مطابق عمل کریں۔

مجھے محبوبِ خدا کے پہلو میں دفن کرنا

ابنِ سعد حضرت عروہ اور قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وصال کے وقت آپ نے اپنی بیٹی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنا جب ان کا وصال ہو گیا تو ان کی قبر اس طرح تیار کی گئی کہ ان کا سر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاندھے مبارک کے برابر تھا۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

ان ابابکر اوصی عائشۃ ان یدفن الی جنب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما توفی حفر لہ وجعل رأسہ عند کتف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ وصیت فرمائی مجھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنا جب انکا وصال ہوا تو ان کی قبر اس طرح بنائی گئی کہ ان کا سر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاندھے کے برابر تھا۔
(تاریخ الخلفاء، ۱۸۵)	

روایات میں یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اُٹھا کر رسول اللہ صلے

Marfat.com

علیہ وسلم کے مواجہہ شریف میں لے جانا اگر اندر تدفین کی اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ جس جگہ چاہیں دفن کر دیں۔ امام فخر الدین رازی "ام حسبت ان اصحاب الکہف" کے تحت لکھتے ہیں۔

لما حملت جنازۃ الی باب قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونودی السلام علیک یا رسول اللہ ھذا ابوبکر بالباب فاذا الباب قد انفتح واذا بھاتف یھتف من القبر ادخلوا الحبیب الی الحبیب

جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنازہ اُٹھا کر حضور علیہ السلام کے مواجہہ شریف میں رکھا گیا اور عرض کیا گیا السلام علیک یا رسول اللہ ابوبکر در پر حاضر ہے دروازہ کھل گیا اور مزار اقدس سے آواز آئی۔ دوست کو دوست سے ملا دو۔

(تفسیر کبیر: ۲۱ : ۸۷)

تیری دوسری ہمشیرہ ابھی پیدا ہوگی

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے مجھے فرمایا:

تمام مال ورثا کا ہے اسے کتاب اللہ کی تقسیم کے مطابق اپنے دو بھائیوں اور دو بہنوں کے درمیان تقسیم کر دینا۔ میں نے عرض کیا میری ہمشیرہ!

انما ھی اسماء فمن الاخری؟ فقال ذو بطن بنت خارجۃ اراھا

تو فقط اسماء ہی ہے دوسری ہمشیرہ کونسی؟ فرمایا میری اہلیہ بنت خارجہ حاملہ ہے اس کے

Marfat.com

جاریۃ — ہاں بچی کی ولادت ہونے والی ہے

(موطا، باب مالا یجوز من النحل)

ابن سعد کے الفاظ ہیں۔

قد القی فی روعی انہا — مجھے القا کیا گیا ہے کہ وہ بچی ہوگی

جاریۃ فولدت ام کلثوم — پھر آپ کی بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئیں

پانچواں حصہ مال صدقہ کر دینا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے مجھے فرمایا

من مالی ما رضی ربی — میرے مال سے اتنا صدقہ کر دینا

من الغنیمۃ فاوصی بالخمس — جو میرے رب نے مال غنیمت سے

(طبقات ابن سعد، ۳: ۱۹۴) — پسند فرمایا ہے یعنی پانچواں حصہ

آپ نے بعد میں آنے والوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے،

آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بھی فرمایا بیٹی ہمیں مسلمانوں کا امیر بنایا گیا تھا ہم حسب ضرورت کھانے اور پہننے کے علاوہ ایک درہم یا دینار نہیں لیا لہٰذا اب ہمارے پاس بیت المال کی طرف سے یہ غلام، اونٹ اور یہ کپڑا ہے

فاذامت فابعثی — جب میں مر جاؤں تو انہیں

بہن الی عمر — حضرت عمر کے سپرد کر دینا

جب یہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچائیں گئیں تو انہوں نے فرمایا، اے ابوبکر اللہ تم پر رحمتوں کی برسات نازل فرمائے۔

Marfat.com

لقد اتعبت من جاء بعدك — آپ نے ہر بعد میں آنے والے کو مشقت میں ڈال دیا ہے

(الصواعق المحرقہ/۱۳۱)

میرے طبیب نے دیکھ لیا ہے

حضرت ابوالسفر کہتے ہیں میں حضرت ابوبکر کی عیادت کے لیے حاضر ہوا۔ وہاں حاضر لوگوں نے عرض کیا ہم کسی معالج و طبیب کو بلائیں تاکہ وہ آپ کے مرض کا علاج کرے۔ فرمایا:

قد نظر الی — طبیب نے مجھے دیکھ لیا ہے

عرض کیا اس نے کیا کہا ہے۔ آپ نے بتایا۔ میرے طبیب نے فرمایا ہے۔

اِنِّی فَعَّالٌ لِّمَا اُرِیْد — جو میں چاہتا ہوں وہ ہی ہوتا ہے۔

(کنزالعمال: ۱۲: ۵۳۲)

Marfat.com

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

Marfat.com

Marfat.com

آپ کا یہ مقام ہے کہ آپ کی زبان پر حق جاری ہوا، آپ کے سایہ سے شیطان بھاگ اٹھتا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی تربیت فرمائی کہ تاریخ اسلام میں ان جیسا عادل حکمران نہیں مل سکا۔

وصال کے وقت مجھے زمین پر حالتِ سجدہ میں ڈال دینا شاید اللہ رحم فرمادے

اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا۔ جب میرے وصال کا وقت قریب آجائے تو

الصق خدی بالارض — مجھے چہرہ کے بل زمین پر ڈال دینا

لعلہ یرحمنی — شاید اللہ رحم فرمادے۔

اس موقعہ پر لوگوں نے کہا اے عمر آپ تو جنتی ہیں اور خدمات کا تذکرہ کرنے لگے۔ آپ فرمانے لگے اے عمر! اگر اللہ تعالےٰ نے تجھے معاف نہ فرمایا تو تیرا کیا بنے گا؟

(مجمع الزوائد : ۹ : ۷۶)

حضرت ابن عمر کہتے ہیں وصال کے وقت آپ پر بے ہوشی کا عالم تھا میں نے آپ کا سر مبارک اٹھاکر جھولی میں رکھ لیا ہوش آیا تو فرمایا۔

ضع رأسی بالارض — میرے کہنے کے مطابق میرے

کما امرتک۔ — سر کو زمین پر ڈال دو۔

میں نے عرض کیا ابا جان میری گود اور زمین میں کوئی فرق نہیں۔

فرمایا: میرے کہنے کے مطابق میرے سر کو زمین پر رکھ دے میں نے پیشانی زمین پر رکھ دی۔

فعفرہ بالتراب و قال ویل — آپ نے مٹی پر پیشانی رگڑتے

Marfat.com

لعمر و یل لعمر ان لم یغفر اللہ[1] — ہوتے کہا عمر تو ہلاک ہو گیا اگر اللہ نے معاف نہ فرمایا۔

لہ (کنز العمال، ۱۲: ۶۹۵)

خلافت کا فیصلہ

خلافت کے بارے میں آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ میرے بعد یہ چھ افراد خلافت کا فیصلہ کریں۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی۔ حضرت طلحہ۔ حضرت زبیر۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہم جنہیں یہ خلیفہ مقرر کریں اس کی اطاعت کرنا۔ اتنے میں ایک انصاری نوجوان داخل ہوا اس نے آپ کے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے زمین پر نظام عدل قائم فرمایا اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ آپ نے سن کر فرمایا۔

لیتنی یا ابن اخی ذلک — اے میرے بھائی! افسوس میں کچھ نہ کرسکا

کفافاً لا علی و لا لی۔ — اب میرے لیے اتنا ہی کافی ہے

(البخاری: باب ما جاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم) — نہ مجھے نقصان ہو اور نہ فائدہ۔

یعنی اللہ تعالےٰ کے ہاں نجات ہو جائے تو مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

خلیفہ بننے والے کو وصیت

یہ چھ رکنی کمیٹی جسے خلیفہ چننے کے لیے نامزد کیا ہے مہاجرین سے خوب بھلائی سے پیش آئے ان کے حق اور مقام کو پیش نظر رکھے۔ انصار کے احسان کو یاد رکھے ان کی کوتاہیوں سے درگزر سے کام لے۔ میں اسے اللہ و رسول کی طرف سے ذمہ داری کی نصیحت کرتا ہوں لوگوں کے ساتھ کیے گئے وعدوں کو پورا

Marfat.com

کرے۔ رعایا کو تحفظ دے اور ان کی طاقت سے بڑھ کر ان پہ کوئی حکم نافذ نہ کرے۔ (البخاری: باب ماجاء فی قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

میرے نزدیک سب سے اہم امر حضور کے پہلو میں دفن ہونا ہے

اے عبداللہ! ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ۔ میرا سلام کہو اور عرض کرو۔ عمر بن خطاب کی خواہش ہے کہ وہ حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر کے پہلو میں دفن ہو۔ فقط میرا نام لینا امیر المومنین نہ کہنا۔ کیونکہ میں آج امیر المومنین نہیں رہا۔ حضرت ابن عمر جب ام المومنین کی خدمت میں آئے تو آپ اپنے حجرے میں بیٹھی رو رہی تھیں سلام کیا اور والد گرامی کا پیغام پہنچایا آپ نے فرمایا۔

قد کنت واللہ ارید ہ	اللہ کی قسم وہ جگہ میں نے اپنے
لنفسی ولأوثرنه الیوم	لیے رکھی تھی مگر آج میں عمر کو
علے نفسی۔	اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔

حضرت ابن عمر نے آکر خوشخبری دی کہ ام المومنین نے اجازت مرحمت فرما دی ہے تو آپ نے فرمایا۔

ما کان شیئ اھم	میرے نزدیک اس مقام کے حصول
عندی من ذلك المضجع	سے بڑھ کر کوئی معاملہ نہ تھا۔

اے عبداللہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میری چارپائی کو حجرۂ انور کے سامنے رکھ کر ام المومنین سے یہ کہتے ہوئے اجازت لینا عمر داخلہ کی اجازت چاہتا ہے

فان اذنت لك فادفنونی	اگر سیدہ اجازت دے دیں تو
وان لم تأذن فردونی	مجھے روضہ اقدس میں دفن

Marfat.com

الی مقابر المسلمین	کردینا اور اگر وہ اجازت نہ
(البخاری باب ماجاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم)	دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردینا۔

شارح بخاری امام ابن حجر عسقلانی نے اس وصیت کے تحت فوائد ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وفیہ الحرص علی مجاورۃ الصالحین فی القبور طمعا فی اصابۃ الرحمۃ	قبور میں صالحین کے نزدیک رہنے کا سبق ہے کیونکہ جب صالحین پر رحمت نازل ہوگی تو پڑوسی
اذا نزلت علیہم وفی دعاء من یزورہم من اہل الخیر۔	کو بھی اس کی برکت نصیب ہوتی ہے اسی طرح جب کوئی اہلِ خیر دُعا کرنے کے لیے آئے گا تو اس
(فتح الباری: ۳ : ۲۰۰)	دعا سے بھی حصہ نصیب ہوگا۔

مجھے اپنے حبیب کے شہر میں موت عطا فرما

یاد رہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بارگاہِ الٰہی میں ہمیشہ یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک وارزقنی موتا فی بلد حبیبک۔	اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت اور اپنے حبیب کے شہر میں موت نصیب فرما۔
(شرح شفا، ۱ : ۱۶۶)	

Marfat.com

ابنِ سعد میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا حجرۂ عائشہ تنگ ہے، لہٰذا میرے پاس عصا لاؤ۔ آپ نے اپنا جسم ماپا اور فرمایا۔

احفروا علی قدر هذه — اس کے مطابق قبر بناؤ۔

(الکنز العمال: ۱۲ : ۶۸۹)

میرا جنازہ حضرت صہیبؓ پڑھائیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ آپ زخمی ہوئے تو یہ وصیت فرمائی۔

اوصٰی ان یصلی علیہ	میرا جنازہ صہیب پڑھائیں اور
صہیب و ان یصلی بالجماعۃ	جب تک خلیفہ کا فیصلہ شوریٰ
المسلمین حتیٰ یتفق	نہیں کر لیتی نماز بھی وہی پڑھائیں

اهل الشوریٰ علی من یستخلف (اسد الغابہ ۳۰ : ۳۹)

میرے کفن کو خوشبو نہ لگانا

ابنِ سعد نے حضرت فضیل بن عمر سے نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت فرمائی۔

لا یتبع بنار ولا تتبعہ	میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ
امرأۃ و لا یحنط بمسک	لانا نہ ہی کسی عورت کو آنے دینا
(الکنز العمال: ۱۲ : ۶۹۰)	اور نہ ہی میرے کفن کو خوشبو لگانا

میرے کفن میں اعتدال سے کام لینا

مجھے یہ جو کفن ڈالو اس میں اعتدال سے کام لو کیونکہ

Marfat.com

ان يكن لي عند الله خير لي
ابدلني خيرا منه وان
كنت على غير ذلك سلبني
فاسرع سلبي

اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے لیے اچھا بدلہ ہوا تو وہ مجھے اس سے کہیں بہتر بدل عطا فرمائے گا اور اگر اس کے برعکس فیصلہ ہوا تو یہ بھی مجھ سے فی الفور چھین جائے گا۔

میری قبر بھی معتدل بنانا

قبر بھی نہ اتنی کشادہ ہو اور نہ تنگ وجہ یہ ہے کہ

ان يكن لي عند الله خير
وسع علي فيها مد بصري وان
كنت على غير ذلك ضيقها
على حتى يختلف اضلاعي

اگر اللہ کے ہاں میرے لیے بہتر بدلہ ہوا تو تاحد نگاہ قبر کشادہ ہو جائے گی اور اگر اس کے برعکس معاملہ ہوا تو یہ مجھ پر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ میری پسلیاں اِدھر اُدھر ہو جائیں گی۔

جو وصف میرے اندر نہیں وہ بیان نہ کرنا

میرے جنازے کے ساتھ کوئی خاتون نہ چلے اور

ولا تزكوني بما ليس
في فان الله هو اعلم
بي

جو وصف مجھ میں نہیں وہ بیان نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے احوال سے خوب آگاہ ہے۔

Marfat.com

مجھے جلدی لے کر چلنا

جب تدفین کے لیے مجھے لے کر چلو تو تیز چلنا کیونکہ

ان یکن لی عند اللہ خیر	اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے
قدمتمونی الی ما ھو	لیے بہتر جزا ہو گی تو وہاں جلدی
خیر لی وان کنت علی	پہنچا دینا اور اگر معاملہ ایسا نہ ہوا
غیر ذالك کنتم قد القیتم	تو تمہاری گردنیں اس شر سے جلدی
عن رقابکم شرا تحملونه	خلاصی پالیں گی ۔

(ابن سعد، ۳ ، ۳۵۸)

میرے رخسار اور زمین کے درمیان کوئی شے نہ ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے مجھے والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ وصیت فرمائی تھی ۔

اذا وضعتمونی فی لحدی	جب مجھے لحد میں رکھو تو میرے
فافضوا بخدی الی الارض	رُخسار کو زمین پر اس طرح رکھنا کہ
حتی لا یکون بین جلدی	اس کے اور زمین کے درمیان کوئی
وبین الارض شیئ	شئی حائل نہ ہو ۔

(الکنز العمال : ۱۲ : ۶۹۰)

مجھ پر نوحہ نہ کرنا

آپ کی وصیتوں میں یہ بھی تھا ۔

Marfat.com

نہی ان یبکی علیہ   کوئی شخص مجھ پر نوحہ نہ کرے

(کنز العمال ۱۲ : ۶۸۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

Marfat.com

Marfat.com

امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ حضور علیہ السلام کے چچا زاد بھائی اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں ۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہجرت کی رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹ جانے والے بھی آپ ہی ہیں ۔ آپ کا لقب اسد اللہ (اللہ کا شیر) ہے ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت

امام حسن فرماتے ہیں مجھے والدِ گرامی نے سحری کے وقت بلا کر بتایا۔ آج خواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی ۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا ہے یا رسول اللہ آپ کی اُمت کی طرف سے مجھے یہ یہ تکالیف و پریشانیاں ہیں آپ نے فرمایا علی تم ان کے خلاف دُعا کرو تو میں نے یہ دُعا کی

اللّٰھم ابدلنی بھو	اے اللہ مجھے ان کے شر
خیراً لی منھم وابدلھم	کے عوض خیر کی صورت میں بدل
شرا لھو منی	عطا فرما اور انہیں شر
(ابن سعد ۳ ، : ۳۶)	کی سزا دے ۔

انہیں چھوڑ دو یہ

حسن بن کثیر اپنے والدِ گرامی سے بیان کرتے ہیں حضرت علی وصال کے دن نمازِ فجر کی ادائیگی کے لیے گھر سے مسجد جانے لگے ۔

فاستقبلہ الاوز یصحن	تو بطخیں آپ کی خدمت میں
فی وجھہ	حاضر ہوئیں اور چیخ و پکار شروع کر دی ۔

ہم نے انہیں بھگانے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا ۔

Marfat.com

دعوھن فانھن نوائح — انہیں چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہیں

(اسد الغابہ ۴: ۱۱۸)

اگر میں زندہ رہا تو

آپ کے قاتل ابن ملجم کو پکڑ کر آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اس کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا اسے اچھا کھانا اور نرم لبستر دو۔

فان اعش فانا ولی دمی — اگر زندہ رہا تو میں اپنے خون
عفوا او قصاصا وان — کا مالک ہوں چاہوں معاف
مت فالحقوہ بی اخاصمہ — کردوں یا قصاص لوں اگر فوت
عند رب العالمین — ہو جاؤں تو اسے بھی آگے میرے
(اسد الغابہ ۴: ۱۲۰) — ساتھ بھیج دو اس کا مقدمہ رب
العالمین کے حضور پیش کرونگا

صرف میرے قاتل ہی کو قتل کیا جائے

وصیت کرتے ہوئے آپ نے بنو عبد المطلب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہیں ایسا نہ ہو تم کسی اور کو بھی قتل کرو تم پہ لازم ہے۔

الا لا یقتلن بی — فقط میرے ہی قاتل کو قتل کرنا
الا قاتلی (ذخائر العقبیٰ ۱۲۶)

اسے مثلہ نہ کرنا

فرمایا اسے قتل کرو مگر اسے مثلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور — مثلہ کرنے سے بچو خواہ کاٹنے والا کتا ہی کیوں نہ ہو۔

(ذخائر العقبیٰ : ۱۲۶)

میرے کفن وجسم کو یہ خوشبو لگانا

حضرت ابو وائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں

کان عند علی مسک فاوصی ان یحنط بہ قال وقال علی وھو فضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — ان کے پاس خوشبو تھی فرمایا اس کے ساتھ کفن کو معطر کیا جائے اور ساتھ فرمایا یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کفن کو لگائی گئی خوشبو سے بچی ہوئی ہے۔

(المستدرک ۱، : ۵۱۵)

حافظ ابن اثیر نے یہی وصیت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

ان علیا کان عندہ مسک فضل من حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی ان یحنط بہ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حنوط رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بچی ہوئی خوشبو تھی وصیت کرتے ہوئے فرمایا میرے کفن کو یہی خوشبو لگائی جائے۔

(اسد الغابہ ۴، : ۱۲۲)

امام بدر الدین عینی نے میت کو خوشبو لگانے پر دلائل دیتے ہوئے اس وصیت کا ذکر بھی کیا ہے۔

Marfat.com

امر علی رضی اللہ عنہ بہ فی
حنوطہ و قال ھو من
فضل حنوط النبی صلی اللہ
علیہ وسلم
(عمدۃ القاری ، ۸ : ۴۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوشبو
لگانے کی وصیت کی اور فرمایا
یہ خوشبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بچی ہوئی ہے یہی مجھے لگائی
جائے۔

وصیت کی تفصیل شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی زبانی

روایت کردہ شدہ است کہ جمع
شد آب در وقت غسل زیر
پلک ہائے و در گوناف آنحضرت
ومی لیسید و بر میداشت علی مرتضیٰ
آں آب را بزبان خود فرمودی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ازینجا بود
کثرت علم و قوت حفظ من وچوں
تمام شد غسل حنوط کردہ اند مساجد
و مفاصل شریف را و تجمیر میکر
دند عود را سہ بار پس برداشتند
و سازند بر سریر آمدہ است
کہ علی مرتضیٰ مقداری مشک
و حنوط بفرزندان خود سپردہ بود
و وصیت کردہ کہ ایں را در کفن

منقول ہے کہ غسل کے وقت
پانی کے قطرات آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پلکوں اور ناف میں جمع
ہو گئے تھے۔ حضرت علی نے منہ
لگا کر انہیں چوس لیا۔ خود فرمایا
کرتے تھے کہ میری قوت حفظ
اور کثرت علم اس پانی کی برکت
سے ہے۔ جب غسل مکمل ہو
گیا تو آپ صلی اللہ کے اعضاء
سجدہ پر خوشبو لگائی تین بار کفن
کو دھونی دی گئی اس کے بعد جسد
اطہر کو چارپائی پر رکھا گیا یہ بھی
منقول ہے کہ اس خوشبو کا کچھ
حصہ حضرت علی نے اپنے بیٹوں

Marfat.com

من بکار بر ند کہ فضل حنوط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

(مدارج ۲، ۲: ۴۳۹)

کے سپرد کرتے ہوئے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشبو میں سے ہے اسے محفوظ کر لو اور میرے کفن کو اسی خوشبو سے معطر کرنا۔

حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو وصیّت

وصال کے وقت دونوں شہزادوں کو بلا کر درج ذیل وصیت فرمائی۔

اوصیکما بتقوی اللہ و اقام الصلوٰۃ لوقتہا و ایتاء الزکوٰۃ عند محلہا وحسن الوضوفانہ لا یقبل صلاۃ الا لطھور و اوصیکم بغفر الذنب وکظم الغیظ و صلۃ الرحم والحلم عند الجھل والتفقہ فی الدین والتثبت فی الامر و تعاہد القرآن وحسن الجوار والامر بالمعروف والنھی عن المنکر واجتناب الفواحش

میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے بروقت قیام نماز برموقعہ ادائیگی زکوٰۃ، کامل وضو کی وصیت کرتا ہوں اور نماز بغیر طہارت کے مقبول نہیں اور تمہیں غلطی معاف کرنے غصہ پی جانے، صلہ رحمی، جاہل کے مقابل حلم و حوصلہ، دین میں رسوخ احکام خداوندی میں استقامت قرآن کے ساتھ دائمی تعلق، پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک، نیکی کا حکم، برائی سے روکنے اور برائیوں سے بچنے کی وصیت بھی کرتا ہوں۔

Marfat.com

اس کے بعد آپ نے اپنے صاحبزادے محمد بن حنفیہ کی طرف دیکھا اور فرمایا ان دونوں بھائیوں کو جو میں نے وصیت کی ہے تم نے سن لی ہے عرض کیا۔ ہاں میں نے سنی ہے فرمایا تجھے بھی یہی وصیت ہے۔

اوصیک بتوقیر اخویک	اپنے دونوں بھائیوں کا احترام
لعظم حقھما علیک۔	کرنا کیونکہ ان کا تم پر بڑا حق ہے۔

پھر حسنین سے فرمایا یہ تمہارا بھائی ہے تم جانتے ہو میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں۔ سب ایک دوسرے کے ساتھ خوب حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ۱: ۱۰۱)

صلح کروانا نماز اور روزہ سے افضل ہے

آپ نے تمام اہلِ ایمان کو یہ وصیت ارشاد فرمائی۔ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اور اس طرح اسلام پر قائم رہو کہ حالتِ موت بھی اسی پر آئے اللہ تعالیٰ کی رسی کو اجتماعی طور پر تھامے رکھو۔ افتراق و انتشار نہ پیدا کرو۔

فانی سمعت ابا القاسم	کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان	علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
صلاح ذات البین اعظم	سنا دو کے درمیان صلح
من عامۃ الصلاۃ والصیام	پیدا کرنا، نماز اور روزے
(المعجم الکبیر ۱: ۱۰۱)	سے افضل ہے۔

Marfat.com

میرا جنازہ حضرت زبیر پڑھائیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی میرا جنازہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پڑھائیں اور انہوں نے ہی وصیت کے مطابق جنازہ پڑھایا

وصلی علیہ الزبیر وکان اوصیٰ الیہ۔ (الصواعق المحرقہ، ۱۷۲)

حضرت عثمان کا جنازہ حضرت زبیر نے پڑھایا اور انہیں آپ نے اس کے بارے میں وصیت کی ہے۔

Marfat.com

سیدہ عالم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں

آپ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پیاری صاحبزادی ہیں۔ آپ ہی سے رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل مبارک کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جتنی دیر زندہ رہیں

وھی تذوب وما ضحکت بعدہ — آپ نے ہنسنا ترک کر دیا اور اکثر آنسو بہاتیں۔

(اتحاف السائل للمناوی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تدفین سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پُردرد لہجے میں فرمایا۔

کیف طابت قلوبکم تحثون التراب علی الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ — تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے پسند کر لیا؟

(اسد الغابہ ۷: ۲۲۶)

میرا لباس نہ اتارنا

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مرضِ وصال میں مجھے آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ وصال کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

کہیں گھر سے باہر تشریف لے گئے سیدہ نے مجھے فرمایا پانی لا دو تاکہ میں غسل کر لوں۔ میں نے پانی رکھا۔ آپ نے غسل کیا اور فرمایا!

اعطینی ثیابی الجدد — میرے نئے کپڑے لاؤ

میں نے پیش کیے آپ نے پہن کر فرمایا۔

اجعل لی فراشی فی وسط البیت — گھر کے درمیان میرے لیے بستر بچھاؤ

میں نے بستر بچھایا۔ آپ اس پر پہلو کے بل قبلہ رُخ ہو کر اس طرح لیٹی کہ ہاتھ رخسار کے نیچے تھا۔

پھر فرمایا۔

انی مقبوضة الآن — میں اب فوت ہونے والی ہوں

قد تطہرت الآن — میں نے غسل کر لیا ہے۔

فلا یکشفنی احد — اب میرا لباس کوئی نہ کھولے۔

(اسد الغابہ، ۷: ۲۴۴)

طبقات ابن سعد میں راویہ کا نام ام سلمیٰ کے بجائے سلمیٰ ہے (الطبقات ۸: ۲۷

امام عبدالرؤف مناوی اس روایت کے بارے میں رقمطراز ہیں

حدیث غریب واسنادہ جید ولکن فیہ ابن اسحٰق وقد ضعفہ ولہ شواھد — یہ روایت غریب ہے مگر اس کی سند جید ہے ہاں اس میں ابن اسحاق راوی ضعیف ہے البتہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

(اتحاف السائل = ۹۳)

اس کے بعد امام مذکور عبداللہ بن محمد بن عقیل سے ایک مرسل روایت ان الفاظ

Marfat.com

ہیں نقل کرتے ہیں۔

ان فاطمۃ لما حضرتھا الوفاۃ امرت علیا فوضع لھا غسلاً فاغتسلت و تطھرت ودعت بثیاب کفنھا ——— فاتیت بثیاب غلاظ خشنۃ فلبستھا و مست ...... من حنوط ثم امرت الا یکشفھا احدا اذا قبضت وان تدرج کما فی ثیابھا

(اتحاف السائل: ۹۳)

سیدہ رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت آیا تو حضرت علی سے کہا پانی رکھو۔ آپ نے غسل کیا وضو کیا اور کفن کے کپڑے منگوائے۔ سخت اور کھردرے کپڑے پیش کیے گئے آپ نے کفن پہنا اسے خوشبو لگائی اور فرمایا میرے وصال کے بعد لباس کو نہ اُتارا جائے اور انہی کپڑوں میں اسی حال میں مجھے دفن کرایا جائے۔

مجھے پالکی میں لے جانا

ام ابی جعفر رضی اللہ عنہا سے منقول ہے آپ نے وصال سے پہلے حضرت اسماء بنت عمیس کو بلوایا اور فرمایا جس طرح خواتین کا جنازہ لے جایا جاتا ہے مجھے ہرگز پسند نہیں۔ حضرت اسماء نے عرض کیا۔ میں نے حبشہ میں دیکھا ہے خواتین کے لیے کھجور کی شاخوں کو ملا کر اور ان پر کپڑا ڈال کر پالکی کی طرح بنایا جاتا ہے۔ فرمایا مجھے بنا کر دکھاؤ۔ انہوں نے بنا کر دکھایا تو آپ نے نہایت ہی پسند کرتے ہوئے فرمایا۔

Marfat.com

ما احسن هذا واجمله تعرف به المرأة من الرجل	یہ بہت ہی خوب ہے، اس سے عورت اور مرد کے جنازہ میں امتیاز ہو جاتا ہے۔

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ ۶۳)

مجھے آپ اور علی غسل دیں

اور فرمایا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے آپ اور علی غسل دیں اور کسی کو وہاں داخل نہ ہونے دیں۔

فاغسلینی انت وعلی ولا تدخلی علی احداً	مجھے تم اور علی غسل دیں اور کوئی وہاں داخل نہ ہو۔

آپ کی وصیت اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

آپ کو غسل دیا جا رہا تھا تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ حضرت اسماء نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی آپ نے واپس آ کر اپنے والد گرامی سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ اسماء نے مجھے داخل نہیں ہونے دیا اور فاطمہ کے لیے انہوں نے پالکی کی طرح کچھ بنایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دروازے پر کھڑے ہو کر اسماء سے پوچھا۔

ما حملک علی ان منعت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخلن علی بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کیا وجہ؟ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو یہاں داخل ہونے سے منع کر دیا ہے اور سیدہ کے لیے پالکی کیوں

Marfat.com

وجعلت لها مثل هودج — بنائی گئی ہے ؟

العروس ؟

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ سیدہ کی وصیت کے مطابق سب کچھ ہوا ہے۔ آپ نے جب یہ سنا تو فرمایا۔

فاصنعی ما امرتک — جو انہوں نے حکم دیا ہے اس کے مطابق کرو۔

(الاستیعاب ۴: ۳۷۹)

مذکورہ دونوں روایات میں اگرچہ تضاد ہے کیونکہ پہلی روایت میں ہے آپ وصال سے پہلے غسل کر کے لیٹ گیئں تھیں اور اس میں ہے آپ کو حضرت اسماء اور حضرت علی نے غسل دیا ان میں تطبیق یوں بھی ممکن ہے کہ غسل دیا ہو مگر لباس نہ اتارنے کا حکم دیا ہو واللہ و رسولہ اعلم،

مجھے رات کو دفن کرنا

سیدہ عالم رضی اللہ عنہا نے اپنی تدفین کے بارے میں فرمایا تھا۔

اوصت ان تدفن لیلاً — مجھے رات کو دفن کرنا۔

(اسد الغابہ ۷: ۲۲۶)

امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وصیتیں

آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے نواسے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد چھ ماہ تک آپ نے خلافت کی ذمہ داری نبھائی اس کے بعد دستبرداری کا اعلان فرمادیا۔

Marfat.com

معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے

حضرت قتادہ سے منقول ہے امام حسن نے مرضِ وصال میں اپنے بھائی امام حسین سے فرمایا مجھے تین دفعہ زہر دیا گیا ——— مگر اس دفعہ جو زہر دیا گیا ہے اس نے میرے جگر کو کاٹ ڈالا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ زہر کس نے دیا ہے؟۔ آپ نے پوچھا تم یہ سوال کیوں کر رہے ہو۔ کیا اسے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

اکلهم الی الله عز وجل	میں نے تو یہ معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

لئن کان الذی اظن فالله اشد نقمة وان کان غیرہ فلا احب ان یقتل بی أحد (ذخائر العقبیٰ: ۱۵۱)	اگر معاملہ میرے گمان کے مطابق ہے تو اللہ تعالیٰ سب سے سخت انتقام لینے والا ہے اور اس کے علاوہ ہے تو میں اسے اپنی رائے کی بنیاد پہ قتل نہیں کرنا چاہتا۔

مجھے رسول اللہ کے پہلو میں دفن کرنا

جب مرض شدید ہو گیا تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا اگر اجازت ہو تو میں آپ کے حجرہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تدفین چاہتا ہوں۔ سیدہ نے جواباً فرمایا۔ آپ کی تمنا و آرزو کی تکمیل میرے لیے سعادت ہے اس کے بعد آپ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بطورِ وصیت

Marfat.com

فرمایا۔

اذا انامت فاطلب	جب فوت ہو جاؤں تو حضرت
الی عائشۃ ان ادفن	عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	میں عرض کرنا مجھے نبی صلی اللہ
فقد کنت طلبت منہا	علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کی اجازت
فاجابت الی ذلک	دیجئے میں نے آپ سے اجازت
فلعلہا تستحی منی فان	چاہی تھی جو انہوں نے قبول کر
اذنت فادفنی فی بیتہا	لی تھی۔ ممکن ہے میرا حیا ہو۔ اگر
وما اظن القوم الا	وہ اجازت دے دیں تو ان کے
سیمنعوک فان فعلوا	حجرہ میں دفن کر دینا اور میں یہ
فلا تراجعہم فی ذلک	محسوس کرتا ہوں کچھ لوگ وہاں
وادفنی فی بقیع	میری تدفین نہیں ہونے دیں گے
الغرقد	اگر ایسا ہو تو جھگڑا نہ کرنا مجھے
	بقیع میں دفن کر دینا۔

اُمّ المومنین کی اجازت، مگر مروان کا انکار

جب آپ کا وصال ہو گیا تو حسب وصیت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پیغام بھیجا کہ بھائی جان نے آپ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت طلب کی تھی جو آپ نے منظور فرمالی تھی لیکن انہوں نے فرمایا تھا وصال کے بعد دوبارہ پوچھ لینا۔ اس بارے میں ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ جواباً آپ نے

Marfat.com

یہ کلمات فرمائے۔

نعم وکرامۃ — ہاں! میرے لیے یہ سعادت ہو گی۔
(اسد الغابہ، ۲ : ۱۶)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حباً وکرامۃ" — یہ میں خود چاہتی ہوں اور یہ میرے لیے سعادت ہے۔
(ذخائر العقبیٰ : ۱۵۲)

مروان کو پتہ چلا تو اس نے یہ اعلان کر دیا حکومت امام حسن رضی اللہ عنہ کو وہاں نہیں دفن ہونے دے گی۔ قریب تھا کہ لوگ مروان کے خلاف مسلح ہو کر لڑائی کرتے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو فرمایا۔

واللہ ما ھو الا ظلم یمنع حسن ان یدفن مع ابیہ واللہ انہ لابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ — اللہ کی قسم امام حسن کو نانا جان کے ساتھ دفن نہ ہونے دینا ظلم کی انتہا ہے اللہ کی قسم وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے اور نواسے ہیں
(الاستیعاب ۱ : ۳۷۷)

پھر امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور عرض کیا، مروان فتنہ برپا کرنا چاہتا ہے۔ آپ اسے ناکام بنائیں۔ چونکہ امام حسن نے وصیت کے وقت یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر لوگ رکاوٹ بنیں تو مجھے بقیع میں دفن کر دینا۔

و دفن الی جنب امہ فاطمۃ رضی اللہ عنھا — لہذا آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔
(الاستیعاب ۱ : ۳۷۷)

Marfat.com

مجھے دادی صاحبہ کے پاس دفن کرنا

بعض روایات میں آپ کی وصیت یوں ملتی ہے کہ اگر نانا جان کے پاس دفنانے میں رکاوٹ ہو تو پھر مجھے

ردنی الی قبر جدتی فاطمۃ بنت اسد فادفنی ھناک — میری دادی حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے پاس دفن کر دینا۔

امام ابن حجر مکی لکھتے ہیں، مدینہ طیبہ کے گورنر حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ودفن عند جدتہ بنت اسد بقبتہ المشھودۃ — اور آپ کی دادی حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے پاس مشہور قبہ میں دفن کیا گیا۔

(الصواعق المحرقہ، ۲۱۷)

اس گفتگو سے اس بے بنیاد بات کا رد بھی ہو جاتا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دفن نہ ہونے دیا تھا کیونکہ مذکورہ حوالہ جات نے آشکار کر دیا کہ اُمّ المومنین نے بطیب خاطر وہاں تدفین کی اجازت دی تھی مگر مروان وغیرہ اس میں رکاوٹ بنے امام ابن عبدالبر نے یہی بات ان کلمات میں بیان کی۔

قد کانت اباحت لہ عائشۃ ان یدفن مع رسول اللہ — سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہا و	کی اجازت دے دی تھی جب
کان سألھا ذلک	انہوں نے وصال سے پہلے اس کی
فی مرضہ فلما مات منع	اجازت چاہی تھی لیکن جب انکا
من ذلک مروان و	وصال ہو گیا تو مروان اور بنو امیہ
بنو امیۃ۔	وہاں تدفین سے رکاوٹ بن گئے۔

(الاستیعاب ۱: ۳۷۵)

مسجد نبوی کی چھت پر حضرت ابو ہریرہؓ کا اعلان

ابن اسحاق نے مساور السعدی سے نقل کیا۔ جب امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو میں نے دیکھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کی چھت پر روتے ہوئے بلند آواز سے یہ اعلان کر رہے تھے۔

یا ایھا الناس مات	اے لوگو آج رسول اللہ صلے اللہ
الیوم حب رسول اللہ	علیہ وسلم کے محبوب کا وصال ہو گیا۔
صلی اللہ علیہ وسلم فابکوا	اس پر آنسو بہاؤ۔

(سیر اعلام النبلاء ۳: ۲۷۷)

○

Marfat.com

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیتیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور تمام امت کی ماں کے درجہ پر فائز ہیں اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ !

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ

نبی محترم مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں اہلِ ایمان کی مائیں ہیں۔

اب مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن نہ کرنا

امام شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مجھ سے کچھ کوتاہیاں سرزد ہوئیں ہیں۔ میں نہیں جانتی میرا حال آپ کے ہاں کیسا ہے؟

فلا تدفنونی معہ فانی اکرہ ان اجاور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

مجھے آپ کے پہلو میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنے آپ کو اس حال میں آپ کے پڑوسی ہونے کے قابل نہیں سمجھتی

(اتحاف السادۃ المتقین ۱۰ر۳۳۳)

کسی نے عرض کیا آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دفن ہوتیں تو بہتر تھا۔ فرمایا۔ اگر ایسا ہو تو پچھلا عمل جاتا رہے۔

انی اذا لانا المبتدئۃ یعنی

اور میں نیا عمل شروع کروں۔

(مؤطا امام محمد۔ باب النوادر)

Marfat.com

میرے نیچے سُرخ چادر نہ بچھانا

عبداللہ بن عبید سے مروی ہے سیدہ نے وصال کے وقت یہ بھی فرمایا تھا۔

لا تحملونی علی قطیفۃ حمراء — مجھے سُرخ اونی کپڑے پر اٹھا کر نہ لے جانا۔

(ابن سعد: ۸: ۷۶)

مجھے رات کو ہی دفن کر دیا جائے

حضرت سالم کا بیان ہے کہ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وصال سترہ رمضان المبارک کو نماز وتر کے بعد ہوا۔

فامرت ان تدفن من لیلتھا۔ — آپ نے وصیت فرمائی مجھے رات ہی دفن کر دیں۔ صبح کا انتظار نہ کیا جائے۔

(ابن سعد ۸: ۷۷)

رسول اللہ کا قمیص اور عذاب قبر سے نجات

اس کے بعد آپ نے فرمایا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک قمیص ہے

ضعوا ھذہ علی صدری وادفنوھا معی لعلی انجو بھا من عذاب القبر — اس مبارک کرتے کو میرے سینے پر رکھ کر مجھے دفن کرنا شاید میں اس کی برکت سے عذاب قبر سے نجات پاؤں۔

(اتحاف السادۃ المتقین ۱۰: ۳۳۲)

Marfat.com

حضرت اسما کی وصیت:

حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فوت ہوتے وصیت فرمائی جب میں فوت ہو جاؤں

جمروا ثیابی وحنطونی ولا تحنطونی فوق الکفنی — میرے کپڑوں اور جسم کو خوشبو لگانا مگر میرے کفن پر خوشبو نہ لگانا۔

(الطبقات، ۸ : ۲۵۴)

اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وصیتیں

حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی خاتون حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان جلوہ افروز تھے آپ نے ارشاد فرمایا

اطولکن باعًا اسرعکن لحوقا بی — تم میں سے جس کا بازو لمبا ہے وہ مجھ سے پہلے ملے گی۔

آپ کے وصال کے بعد اکٹھی ہوتیں تو ایک دوسری سے ہم بازو مایا کرتی جب سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو

فعرفنا حینئذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما اراد بطول الید الصدقة — ہمیں پتہ چلا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طویل بازو سے مراد کثرتِ صدقہ تھا۔

(الطبقات لابن سعد : ۸ : ۱۰۸)

Marfat.com

ایک کفن صدقہ کر دینا

حضرت قاسم کا بیان ہے کہ آپ نے وصال کے وقت فرمایا۔

انی قد اعددت کفنی	میں نے کفن تیار کر رکھا ہے
فان بعث لی عمر بکفن	اگر حضرت عمر کفن بھیجیں تو ایک
فتصدقوا باحدھما	کفن صدقہ کر دینا۔

(سیر اعلام النبلاء، ۲: ۲۱۷)

حضرت عمرۃ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے پانچ اقسام کا کپڑا بھیجا تاکہ ان میں سے جو آپ پسند فرمائیں اسے کفن بنایا جائے۔

حضرت عمر کے بھیجے ہوئے کپڑے میں آپ کو کفن دیا گیا اور جو خود تیار کیا تھا۔

تصدقت عنہا اختہا	اسے آپ کی ہمشیرہ حمنہ نے
حمنۃ	راہِ خدا میں صدقہ کر دیا۔

نوٹ: اس سے اندازہ کیجیے مسلمانوں کا بیت المال ولادت سے لے کر وفات تک کس طرح انسانیت کی خدمت کرتا ہے۔ کاش یہ نظام ہمیں پھر دیکھنا نصیب ہو۔

میری چادر صدقہ کر دینا

آپ نے اپنی چادر کے بارے میں فرمایا۔

وان استطعتم اذا	اگر ورثا کو طاقت ہو تو مجھے

Marfat.com

ولیتموئن ان تصدقوا بحقوتی۔ — دفن کر دینے کے بعد اسے صدقہ کر دیا جائے۔

(سیر اعلام ۲/ ۲: ۲۱۷)

مجھے رسول اللہ کی چارپائی پر باپردہ لے جانا

محمد بن ابراہیم التیمی آپ کے مرضِ وصال کے احوال میں بیان کرتے ہیں

اوصت ان تحمل علی سریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یجعل علیہ نعش — آپ نے وصیت فرمائی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی چارپائی پر لے جانا اور اس پر پالکی کی شکل بنا لینا۔

(ابن سعد ۸: ۱۰۹)

میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ لانا

حضرت ابن کعب بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ بھی وصیت فرمائی تھی۔

ان زینب اوصت ان لا تتبتع بنار — کہ میرے جنازہ کے ساتھ آگ مت لے جانا۔

(ابن سعد ۸: ۱۰۹)

ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہ کی غریب یہودی بھانجے کیلئے وصیت

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے منقول ہے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کو وراثت میں ایک لاکھ درہم حاصل ہوئے تھے جب آپ کے وصال کا وقت آیا تو۔

فاوصت لابن اختہا	آپ نے اپنے بھانجے کے لیے
وھو یہودی بثلثہا	تہائی مال کی وصیت کی۔

آپ کے دیگر ورثا نے بھانجے کو تہائی مال دینے سے انکار کر دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ پیغام بھیجا۔

اتقوا اللہ واعطوہ وصیتہ	اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بھانجے کو
(ابن سعد: ۸ : ۱۰۸)	وصیت کے مطابق دو۔

نوٹ: اندازہ کیجئے اسلام کتنا عظیم دین ہے کہ وہ غیر مسلم کے حق میں بھی کی گئی وصیت کو جائز رکھتا ہے۔

میرا جنازہ سعید بن زید پڑھائیں

ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت فرما رکھی تھی۔

ان یصلی علیہا سعید	میرا جنازہ سعید بن زید پڑھائیں
بن زید احد العشرۃ	جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

امام ذہبی نے یہ وصیت نقل کر کے کہا کہ حضرت سعید کا وصال آپ سے کئی سال پہلے ہو چکا تھا۔

فلعلہا اوصت فی	ممکن ہے انہوں نے کسی ایسی
وقت تشوعو صیت و	بیماری کے وقت یہ وصیت
نقدمہا ھو	کی ہو جس کے بعد انہیں صحت
(سیر، ۲ : ۲۰۸)	ہو گئی اور حضرت سعید کا وصال

Marfat.com

ان کے وصال سے پہلے ہو گیا۔

واقدی نے امام نافع سے روایت کیا ہے

صلی ابو هريرة علی ام سلمة

(سیر اعلام النبلاء: ۲ : ۲۱۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وصیتیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحابہ کرام کی رائے یہ ہے کہ آپ معمولات میں ہم سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لقد تركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم توفي وما منا احد الا و تغير عما كان عليه الا عمر وعبد الله بن عمر رضی الله عنهما

(المستدرک ، ۳ : ۵۶۱)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصال کے دن ہمیں جس حال میں چھوڑا ہم میں اس کے بعد تبدیلی آ گئی مگر عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی آپ کے بارے میں یہی کلمات مروی ہیں۔

اذا سركم ان تنظروا الى اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم الذين لم يغيروا ولم يبدلوا فانظروا

اگر تم ایسے صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہو جن میں کوئی تبدیلی و تغیر نہیں آیا تو عبداللہ بن عمر کو دیکھ لو ورنہ ہم میں سے ہر ایک

Marfat.com

الی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ۔ میں تب یہی آئی ہے ۔
احد الاغیاں (المستدرک ۳، ۶۴۶)

دیکھنے والا مجنون سمجھتا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے آثار سے پیار کا یہ عالم تھا کہ دیکھنے والا آپ کو مجنون تصور کرتا ۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ۔

لو رأیت ابن عمر یتبع آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقلت ھذا مجنون (المستدرک ۳ : ۶۴۷)

اگر تم حضرت ابن عمر کو آثار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے دیکھتے تو کہتے یہ تو کوئی دیوانہ ہے ۔

ان درختوں کو پانی دیتا ہوں تاکہ محبوب کی یادیں ترو تازہ رہیں

آثار رسول سے محبت و پیار کی ایک جھلک بھی ملاحظہ کر لیجئے کہ آپ ان درختوں کو ہمیشہ پانی دیا کرتے ۔ جن کے بارے میں یہ علم ہوتا کہ ان کے نیچے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ۔ پوچھنے پر بیان کرتے یہ اس لیے کرتا ہوں تاکہ میرے آقا کی یادیں ترو تازہ رہیں ۔

صحیح ابن حبان میں ہے ۔

کان عبد اللہ بن عمر یاتی الی الشجرۃ سمرۃ التی کانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کیکر کے درخت کی زیارت کے لیے جاتے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

Marfat.com

ینزل تحتہا فکان عبداللہ	فرما ہوئے۔ اس کے نیچے بیٹھتے
ینزل تحتہا وکان	اور پانی دیتے کہ کہیں یہ سوکھ
یسقیہا الماء لکی لا تیبس	نہ جائے۔

کنزالعمال میں ابن عساکر کے حوالے سے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

ان ابن عمر کان یتبع	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان
آثار رسول اللہ صلی اللہ	تمام مقامات کی زیارت کرتے۔
علیہ وسلم کل مکان صلی	جہاں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فیہ حتی ان النبی	نے نماز ادا کی تھی یہاں تک کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نزل	اس درخت کے پاس ہمیشہ جاتے
تحت الشجرۃ فکان ابن عمر	جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتعاہد تلک الشجرۃ فیصب	تشریف فرما ہوئے تھے اور اسے
فی اصلہا الماء کیلا تیبس	پانی دیتے تاکہ کہیں یہ سوکھ نہ
(کنزالعمال، ۱۳ : ۴۶۸)	جائے۔

(سیر اعلام، ۳ : ۲۱۳)

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہجر و فراق کی وجہ سے ان کے اپنے معمولات زندگی کی عجیب کیفیت تھی۔ حضرت عمرو بن دینار کا بیان ہے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا

ما وضعت لبنۃ علی	میں نے وصال حبیب

Marfat.com

لبنة ولا غرست نخلة	صلی اللہ علیہ وسلم
منذ توفی رسول الله	کے بعد نہ کوئی تعمیر کی ہے
صلی اللہ علیہ وسلم.	اور نہ ہی کوئی کھجور کا درخت
(ابن سعد، ۴: ۱۷۰)	لگایا ہے۔

یعنی ہجر محبوب میں اپنے پودے لگانے تو ترک کر دیئے مگر محبوب کی یادوں کو ہرا رکھنے کو اپنا مشغلہ بنا لیا۔

مجھے حرم سے باہر دفن کرنا

آپ کے بیٹے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

اوصانی ابی ان ادفنه	مجھے والد گرامی نے وصیت کی تھی
خارجا من الحرم فلم	کہ مجھے حرم سے باہر دفن کرنا مگر
نقدر فدفناه بالحرم	ہم اس میں کامیاب نہ ہو سکے
بفخ فی مقبرة المهاجرین.	تو آپ کو مقبرہ مہاجرین میں
(المستدرک ۳: ۶۴۳)	مقام فخ پر دفن کیا۔

الطبقات میں اس کی وجہ کا بھی ذکر ہے۔

یا بنی اذا انا مت فادفنی	اے بیٹے جب میں فوت ہو جاؤں
خارجا من الحرم فانی	تو مجھے حرم سے باہر دفن کرنا کیونکہ
اکره ان ادفن فیه	میں اس جگہ تدفین پسند نہیں
بعد ان خرجت منه	کرتا جہاں سے میں نے ہجرت
مهاجراً	کر لی تھی۔

(ابن سعد، ۴: ۱۸۸)

Marfat.com

اب میں اولاد کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کر سکتا

امام نافع بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وصال کے وقت لوگوں نے وصیت کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

واللہ اعلم ما کنت اصنع	جو کچھ اپنے مال میں زندگی بھر کرتا
فی مالی واما دیاعی	رہا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد
وارضی فانی لا احب	مگر اب میں جائیداد میں اولاد کے
ان اشرک مع ولدی فیہا احداً	ساتھ کسی کو شریک نہیں کر سکتا۔

(ابن سعد ۴ : ۱۸۵)

تین حسرتیں لیے جا رہا ہوں

جناب سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مرضِ وصال میں اس بات کا اظہار کیا کہ دُنیا سے تین حسرتیں لیے جا رہا ہوں۔

ظمأ الھواجر ومکابدۃ	اب دن کو روزہ رکھنا
اللیل ولا اکون قاتلت	اور رات کو قیام نصیب
ھذہ الفئۃ الباغیۃ	نہ ہوگا اور میں ان باغیوں
التی حلت بنا۔	کے خلاف کیوں نہ لڑا۔

(ابن سعد ۴ : ۱۸۵)

میری قبر پر سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات تلاوت کرنا

محدث عبدالحق الاشبیلی نقل کرتے ہیں۔

Marfat.com

ان عبد اللّٰہ بن عمر امر ان یقرأ عند قبرہ سورۃ البقرۃ (الروح : ۱۰)	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے قبر کے پاس سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کا حکم دیا۔

شیخ الخلال نے اپنی کتاب الجامع میں کتاب القرأۃ عند القبر کے تحت عبد الرحمٰن بن العلاء سے روایت کیا کہ مجھے والدِ گرامی نے بوقتِ وصال یہ وصیت فرمائی جب مجھے دفن کرو تو میری قبر پر سر کی طرف سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت کرنا۔

فانی سمعت ابن عمر یوصی بذلک اوصی اذا دفن ان یقراء عند رأس بفاتحۃ الکتاب وخاتمتہا (الروح : ۱۰)	میں نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کو یہی وصیت کرتے ہوئے سُنا تھا کہ میرے سَر کی طرف فاتحہ اور آخری آیاتِ بقرہ کی تلاوت کرنا۔

اس وصیت کا ذکر کرکے شیخ ابنِ قیمؒ لکھتے ہیں۔

قد ذکر من جماعۃ من السلف انھم اوصوا ان یقرأ عند قبرھو وقت الدفن (الروح : ۱۰)	اسلاف کی ایک پوری جماعت کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے تدفین کے وقت قبور کے پاس تلاوت کے بارے میں وصیت کی۔

Marfat.com

خادمِ رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو عرصہ دس سال آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل رہا۔ ان کی والدہ حضرت ام سلیم نے انہیں پیش کرتے ہوئے عرض کیا تھا یارسول اللہ! میں چاہتی ہوں یہ آپ کی خدمت کرے۔ اس کے لیے دُعا فرمایئے۔ ان کے لیے آپ نے یہ چار دعائیں فرمائیں!

اللھم اکثر مالہ وولدہ	اے اللہ ان کے مال اور اولاد
واطل عمرہ واغفر ذنبہ	میں کثرت عطا فرما ان کی عمر لمبی
	فرما اور ان کے گناہ معاف فرما دے

حضرت انس کہتے ہیں میری اولاد میں اتنی برکت ہوئی کہ ایک سو سے زائد پوتے پوتیوں کو دفن کر چکا ہوں میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا، تین دعاؤں کا صلہ میں عملاً دیکھ چکا ہوں اور چوتھی کا بھی امیدوار ہوں۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ان کی کیفیت یہ تھی۔ حضرت مثنی بن سید الذارع بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔

ما من لیلۃ الا وانا	کوئی ایسی رات نہیں جس میں میں
اری فیہا حبیبی	اپنے پیارے محبوب طلے اللہ علیہ وسلم
ثم یبکی	کا دیدار نہیں کرتا پھر زاروقطار
(ابن سعد ۷/۲۰)	رو پڑے۔

۵۔ مُوئے محبوبِ خدا میری زبان کے نیچے رکھ کر دفن کرنا

حضرت انس کے شاگرد حضرت ثابت البنانی بیان کرتے ہیں کہ جب

Marfat.com

حضرت انس کے وصال کا وقت آیا تو انہوں نے مجھے وصیت کی اے ثابت یہ میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس بال لے لو جب میں فوت ہو جاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ کر مجھے دفن کرنا

ھذہ شعرۃ من شعر	میرے آقا کا بال مبارک ہے جب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	میں فوت ہو جاؤں تو اسے میری
فضعھا تحت لسانی قال	زبان کے نیچے رکھ دینا میں نے
فوضعتھا تحت لسانہ	آپ کی وصیت کے مطابق وہ
فدفن وھی تحت لسانہ	بال آپ کی زبان کے نیچے رکھ دیا
	اور آپکو اس حال میں دفن کیا گیا
(الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ۱: ۷۱)	کہ بال آپ کی زبان کے نیچے تھا۔

پسینۂ محبوب سے کفن کو معطر کرنا

امام محمد بن عبداللہ انصاری اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کا بچھونا بچھاتی آپ اس پر قیلولہ فرماتے جب آپ سو جاتے تو وہ آپ کا پسینہ اور بال مبارک ایک شیشی میں جمع کر لیتی تھیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو

اوصٰی ان یجعل فی حنوطہ	وصیت کی میرے کفن کو حضور
من ذلک السک قال	علیہ السلام کے محفوظ پسینہ سے
فجعل فی حنوطہ	خوشبو لگائی جائے لہذا ان کی وصیت
(البخاری ۔ کتاب الاستیذان)	کے مطابق پسینہ مبارک کو ہی خوشبو

Marfat.com

(المسلم باب طیب عرق النبی والتبرک بہ) کے طور پر کفن پر لگایا گیا۔

طبقات میں روایت کے الفاظ یہ ہیں

جعل فی حنوطه صرة مسك و	میرے جسم و کفن کو اس خوشبو
شعر من شعر النبی صلی اللہ	سے معطر کرنا جس میں آپ کا مبارک
علیہ وسلم و فیہ مسك	پسینہ اور بال شریف ہیں۔

(ابن سعد، ۲۵)

مصطفیٰ کے پسینہ کی کیا بات ہے:

یہ طریقہ مبارک آگے بھی جاری رہا امام محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سے مبارک پسینہ کا عظیم تحفہ حاصل کیا۔

فاستوهبت من ام سلیم من	میں نے حضرت ام سلیم رضی اللہ
ذلك المسك فوهبت لی منه	عنہا وہ خوشبو مانگ لی انہوں نے مجھے
	اس میں سے حصہ عطا فرمایا۔

حضرت ایوب کا بیان ہے کہ میں نے مبارک پسینہ امام محمد بن سیرین سے حاصل کیا۔

فاستوهبت من محمد من ذلك	میں نے وہ پسینہ امام محمد بن سیرین
المسك فوهبت لی منه فانه عندی	سے طلب کیا تو انہوں نے مجھے
الآن	حصہ عطا فرمایا جو اب تک میرے
	پاس محفوظ ہے۔

امام محمد بن سیرین تابعی کا کفن بھی اسی پسینہ سے معطر ہوا

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ولما مات محمد حنط بذلك المسك

جب امام محمد بن سیرین کا وصال ہوا تو ان کے کفن کو اسی پسینہ سے معطر کیا گیا

(سیر اعلام النبلاء، ۲: ۳۰۷)

ابن سعد میں ہے امام ابن سیرین میت کو اسی سے خوشبو لگانا پسند کرتے۔

وکان محمد یعجبه ان یحنط بالمسک

امام محمد بن سیرین یہ پسند کرتے کہ میت کو اس مبارک پسینہ سے معطر کیا جائے۔

(الطبقات، ۴: ۲۲۸)

حضور علیہ السلام کی چھڑی مبارک میرے ساتھ دفن کرنا

سنن بیہقی اور ابن عساکر میں امام محمد بن سیرین سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

انه کانت عنده عصیة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فمات فدفنت معه بین جنبه وبین قمیصه

ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک چھڑی تھی جو ان کے ساتھ ان کے پہلو اور قمیص کفن کے درمیان دفن کی گئی۔

(کنز العمال، ۱۳: ۲۸۹)

حافظ ابن اثیر آپ کے احوال میں تحریر کرتے ہیں۔

وکانت عنده عصیة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فلما مات امران

ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک چھڑی تھی وصال کے وقت فرمایا دفن کے وقت اسے میرے

Marfat.com

تدفن معه بين جنبه و قميصه (اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۵۲) پہلو اور قمیص کے درمیان رکھ دینا۔

مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا

حضرت انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو میں وہاں موجود تھا آپ نے فرمایا۔

لقنوني لا اله الا الله . فلم يزل يقولها حتى قبض (کنز العمال ۱۳، ۳۸۹) مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا پھر آپ کلمہ طیبہ مسلسل پڑھتے رہے یہاں تک کہ وصال ہو گیا۔

مجھے محمد بن سیرین غسل دیں اور میرا جنازہ پڑھائیں

حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ وصال سے پہلے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ نے وصیت فرمائی۔

اوصی ان يغسله محمد بن سيرين و يصلي عليه مجھے محمد بن سیرین غسل دیں اور میرا جنازہ پڑھائیں۔

ان دنوں محمد بن سیرین محبوس تھے لوگوں نے اس وقت کے امیر عمر بن یزید سے بات کی تو انہوں نے اجازت دے دی۔

فخرج فغسله و كفنه و صلي عليه في قصر انس بالطف ثم رجع فدخل كما هو في السجن ولم امام محمد بن سیرین نے آکر غسل و کفن دیا نماز جنازہ پڑھائی اور پھر قید خانہ کی طرف لوٹ گئے حتیٰ کہ اپنے گھر بھی نہ گئے اس

Marfat.com

يذهب الى اهله فلم يزل — معاملہ میں تعاون پر ہمیشہ عمر بن
يشكرها لآل عمرو بن يزيد — یزید کے شکر گزار رہے
حتى مات (ابن سعد ۷ : ۲۵)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت جب قریب آیا تو دیوار کی طرف منہ کر کے بہت روتے بیٹے نے عرض کیا ابا جان کیوں پریشان ہوتے ہو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بہت سی بشارتیں نہیں دی تھیں؟ فرمایا بیٹے مجھ پر تین طرح کے احوال گزرے ہیں - ایک وہ دن جب تھے مجھے اللہ کے رسول سے شدید بغض و عداوت تھی، میں چاہتا تھا العیاذ باللہ آپ کو شہید کر دوں - اگر اس حال میں میری موت آجاتی تو میں ہمیشہ دوزخ میں جاتا - پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی - میں نے رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ عنایت فرمایئے تاکہ میں بیعت کروں - آپ نے ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا - آپ نے فرمایا اے عمرو کیا وجہ؟ عرض کیا میں ایک شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں - فرمایا کونسی شرط؟ عرض کیا گناہوں پر معافی کی - فرمایا عمرو تجھے علم نہیں

ان الاسلام يهدم ما كان قبله — اسلام لانے سے ماقبل کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں -

اس کے بعد میری حالت یہ ہو گی -

وما كان احد احب الى من رسول الله صلى الله — آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہ رہا - میری نگاہوں

Marfat.com

علیہ وسلم ولا اجل فی عینی	میں آپ سے بڑھ کر کوئی عظیم ہستی نہ رہی
منہ وما کنت اطیق ان	ادب و تعظیم کی وجہ سے مجھ میں
املاٴعینی منہ اجلا لاًولو	آپ کو نظر بھر کر دیکھنے کی طاقت
سئلت ان اصفہ ما	کہاں تھی ؟ اب اگر کوئی مجھ سے
اطقت لانی لم اکن املاٴ	آپ کے سراپا کے بارے میں سوال
عینی منہ	کرے تو میں بیان نہیں کر سکتا۔
	کیونکہ میں نظر بھر کر آپ کو دیکھ ہی نہیں سکا

اس حال میں اگر دنیا سے رخصت ہو جاتا تو اُمید تھی میں جنت میں جاتا مگر اس کے بعد بہت سے معاملات کی ذمہ داری ہم پر آئی ان میں میرا حال کیسا رہا۔ میں نہیں جانتا۔

میرے جنازہ کے پیچھے چلنا:

طبقات ابن سعد میں آپ کی وصیت ان الفاظ میں مروی ہے جب میں فوت ہو جاؤں تو اس طریقہ سے غسل دیں۔

فاغسلنی غسلة بالماء ثم جففنی	ایک مرتبہ پانی سے نہلائیں پھر
فی ثوب ثم اغسلنی الثانیة	میرے جسم کو کپڑے سے خشک کریں
بماء قراح ثم جففنی فی ثوب	دوبارہ گرم پانی سے نہلائیں پھر کپڑے
ثم اغسلنی الثالثة بماء فیہ	سے خشک کریں پھر سہ بارہ کافور ملے
شئی من کافور ثم جففنی فی	ہوئے پانی سے نہلائیں پھر جسم کو خشک
ثوب ثم اذا البستنی الثیاب	کر کے مجھے کفن میں رکھیں۔ میرے قمیض
فازرعلی فانی مخاصم ثم اذا	کے بٹن لگوائیں میں پھر اس حال میں بٹیں

Marfat.com

انت حملتنی علی السریر فامش	ہونا چاہتا ہوں جب مجھے چار پائی
بی مشیاً بین المشیتین وکن	پر اٹھاؤ تو درمیانی چال چلنا اور
خلف الجنازة فان مقدمها	میرے جنازہ کے پیچھے چلنا کیونکہ جنازہ
ملائکة وخلفها بنی آدم	کے اگلے حصہ میں فرشتے ہوتے ہیں
	اس لیے بنی آدم کے جنازہ کے پیچھے
	چلنا چاہیئے۔

مجھے قبر میں رکھو آہستہ آہستہ مٹی ڈالتے ہوئے یہ دعا کرو۔

اللھم انک امرتنا فرکبنا د	اے اللہ تو نے حکم دیا ہم سوار ہوگئے تو
نھیتنا فامتنعنا فلا بریٔ فاعتذر	تو نے منع فرمایا ہم نیچے اتر
ولا عزیز فانتصر ولکن لا اله الا الله	گئے۔

دوسری روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں۔

والا تدرکنی برحمة اکن	اگر تیری رحمت نے سہارا نہ دیا
من الھالکین	تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

(ابن سعد ۴،۰ : ۲۶۰)

نماز عید سے پہلے میرا جنازہ پڑھ لینا۔

امام حاکم نے آپ کی وصیت ان الفاظ میں نقل کی ہے اے بیٹے

اذا انا مت فاغسلنی وکفنی	جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے
وشد علی ازاری فاف	غسل و کفن۔ جب غسل دے لو
مخاصم فاذا انت غسلتنی	تو مجھے جلدی لے چلو، جب عیدگاہ
فاسرع بی المشی فاذا انت	میں لے جاؤ (آپ کا وصال عید الفطر

Marfat.com

وضعتني في المصلى في ذلك يوم عيد فانظر في افواه الطرق فاذا لم يبق احد واجتمع الناس فابدأ فصل علي ثم صل العيد

کی رات ہوا تھا، تو تمام راستوں کو دیکھنا جب تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں کوئی باقی نہ رہ جائے تو پہلے میری نماز جنازہ ادا کرنا اس کے بعد نماز عید ادا کرنا۔

مٹی ڈالنے میں میرے دائیں بائیں کا خیال نہ کرنا

جنازے کے بعد جب مجھے دفنانے لگو

فاذا وضعتني في لحدي فاهيلوا علي التراب فان شقي الايمن ليس احق بالتراب من شقي الايسر

جب مجھے لحد میں رکھو تو ہر طرف سے مٹی یکوقت ڈالو۔ کیونکہ اب میں دائیں، بائیں سے مٹی کا زیادہ حقدار نہیں۔

(المستدرک، ۳، ۵۱۲)

میری قبر میں لکڑی اور پتھر نہ رکھنا

اور یہ بھی خیال رکھنا۔

لا تجعلوا في قبري خشبة ولا حجراً

میری قبر میں لکڑی اور پتھر ہرگز نہ رکھنا۔

(اسد الغابہ، ۴، ۲۴۷)

Marfat.com

میری قبر پر ٹھہرنا تاکہ میں جواب دے سکوں

جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی عورت نہ چلے اور نہ آگ ساتھ لائی جائے۔ جب مجھے دفن کرو تو مٹی آہستہ آہستہ ڈالنا۔

ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمہ حتی استأنس بکم واعلم ماذا اراجع بہ رسل ربی (المسلم، باب کون الاسلام یہدم ماکان قبلہ)

پھر میری قبر کے پاس اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور پورے وثوق کے ساتھ اپنے رب کے بھیجے ہوئے ملائکہ کو ان کے سوالات کے جواب دے سکوں۔

Marfat.com

رازدانِ رسولؐ حضرت حذیفہ کی وصیتیں

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے رازدان صحابی ہیں انہیں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے بارے میں آگاہ فرمایا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔

کان اعلم الناس بالمنافقین
(المستدرک، ۳: ۴۲۹)

منافقین کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے آپ ہی ہیں۔

اسی لیے ان کا لقب "صاحب سرِ رسول" ہے

امام ذہبی رقمطراز ہیں

وکان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قد اسر الی حذیفۃ اسماء المنافقین وضبط عنہ الفتن الکائنۃ فی الامۃ
(سیر اعلام النبلاء ۲: ۳۶۴)

حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تمام منافقین کے ناموں سے آگاہ فرما دیا تھا اور انہوں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے امت میں آئندہ برپا ہونے والے فتنوں سے بھی آگاہی حاصل کر لی تھی۔

ابوادریس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا

واللہ انی لاعلم الناس

اللہ کی قسم میں تمام لوگوں سے ہر

Marfat.com

بکل فتنۃ ھی کائنۃ فیھا وبین الساعۃ

(سیر ۲ : ۳۶۵)

اس فتنہ کے بارے میں زیادہ آگاہ ہوں جو میرے اور قیامت کے درمیان واقع ہونے والا ہے۔

امام ابن حجر مکی لکھتے ہیں۔

حذیفۃ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتعلق بالمنافقین والفتن

(الزواجر ۱/۱۸)

حضرت حذیفہ فتنوں اور منافقین کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان صحابی ہیں

اگر حضرت حذیفہ جنازہ میں شریک ہوتے تو

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا جب کوئی شخص فوت ہوتا اس کے جنازہ میں اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ شریک ہوتے تو آپ اس جنازہ میں شرکت کرتے اور اگر اس میں حضرت حذیفہ شریک نہ ہوتے تو آپ بھی شرکت نہ کرتے۔

وکان عمر اذا مات میت یسأل عن حذیفۃ ان حضر الصلاۃ علیہ صلی علیہ عمر وان لم یحضر حذیفۃ لم یحضر عمر

(رسل الغابہ ۱/۴۶۸)

جب کوئی شخص فوت ہوتا تو حضرت عمر حذیفہ کے بارے میں پتہ کرواتے اگر وہ نماز جنازہ میں ہوتے تو آپ جنازہ میں شرکت کرتے اور اگر حضرت حذیفہ جنازہ میں تشریف نہ لاتے تو آپ بھی جنازہ میں شرکت نہ کرتے۔

Marfat.com

خدا کی قسم اے امیر المؤمنین آپ شامل نہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر خوف و خشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ آپ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا اے حذیفہ

هل انا من المنافقين ؟ میں کہیں منافقین میں شامل تو نہیں ؟

انہوں نے فرمایا۔

واللہ لست منهم یا امیر المومنین۔ اے اہلِ ایمان کے امیر۔ اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں۔

(الزواجر ۱۸:۱۷)

نوٹ: یہاں رک کر یہ ضرور سوچیے کہ جب فیض پانے والوں کے علم کا یہ مقام ہے تو اس مرکزِ فیض کا عالم کیا ہوگا جس کی تعلیم و تربیت براہِ راست اللہ رب العزت نے خود فرمائی ہے۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا؟

مجھے قیمتی کفن نہ دینا

حلیہ میں صلہ بن زفر سے مروی ہے کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا وقتِ وصال آیا تو آپ نے مجھے اور ابو مسعود کو کفن لانے کا حکم دیا۔ ہم نے تین صد درہم کا یمنی حلہ خریدا جب واپس آئے تو فرمایا جو کفن خرید کر لائے ہو مجھے دکھاؤ دیکھ کر فرمایا۔

لا تغالوا بالاکفان فانه مجھے زیادہ قیمتی کفن نہ دینا اگر میرے

Marfat.com

ان یکن لی عنداللہ خیر بدلت | پیلے اللہ تعالیٰ کے ہاں خیر ہوئی
به خیراً منه وان کانت | تو اس کفن سے اعلیٰ کفن مل جائے
الاخریٰ سلبت سلباً | گا اور اگر اور معاملہ ہوا تو پھر یہ بھی
سریعاً | بہت جلد چھن جائے گا۔

(الادب المفرد : ۷۲)

ورنہ روزِ قیامت منہ پر مار دیا جائے گا

حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کفن لانے کے لیے کہا۔

فاتی بکفن جدید | تو نیا کفن لایا گیا۔

آپ نے دیکھ کر فرمایا۔

ما تصنعون بهذا ان | ایسا کیوں کرتے ہو اگر تمہارا یہ
کان صاحبکم صالحاً | ساتھی صالح ہے تو اللہ اس سے
لیبدلن الله له وان کان | بہتر لباس عطا فرمائے گا اور اس
غیر ذلک لیضربن الله | کے علاوہ صورت ہوئی تو یہ روزِ
به وجهه یوم القیامة | قیامت اس کے منہ پر مار دیا
(المستدرک ۳، : ۴۲۸) | جائے گا۔

موت مجھے محبوب ہے لیکن

حضرت لیث بن ابی سلیم بیان کرتے ہیں جب حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو آپ بہت رونے لگے رونے کی وجہ پوچھی گئی

Marfat.com

تو فرمایا میں دنیا پر نہیں رو رہا بلکہ

الموت احب الی ولکن	موت مجھے بہت عزیز (محبوب)
لا ادری علی ما اقدم	ہے لیکن میں یہ نہیں جانتا میں
علی علیّ رضی ام علی سخط؟	کس حال میں جا رہا ہوں۔ علی
(اسد الغابہ، ۱: ۴۶۹)	مجھ سے راضی ہیں یا ناراض

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنا

بلال بن یحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد صرف چالیس دن زندہ رہے۔

لما حضر حذیفۃ الموت	جب حضرت حذیفہ کے وصال
قال لنا اوصیکم بتقوی	کا وقت آیا تو ہمیں فرمانے لگے
اللہ والطاعۃ لامیر المومنین	میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور امیر المومنین
علی بن ابی طالب	حضرت علی کی اطاعت کی وصیت
(المستدرک، ۳: ۴۲۸)	کرتا ہوں۔

Marfat.com

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیّتیں

یہ بال مبارک میرے مُنہ اور ناک میں رکھ دینا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو کہنے لگے ایک دفعہ میں صفا کے مقام پر نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے بال مُبارک کٹوانے کا ارادہ فرمایا۔

انی دعوت بمشقص فاخذت	میں نے قینچی لے کر آپ کے بال
من شعرہ وھو فی موضع	بنائے اور مبارک بال حاصل کر
کذا وکذا فاذا انامت	لیے جب میں فوت ہو جاؤں
فخذوا ذلك الشعر فلحشوا	تو ان بالوں کو میرے مُنہ اور
بہ فمی ومنخری	ناک پر رکھ دینا۔

(تاریخ ابن عساکر: ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان)

یہ ناخن مبارک میری آنکھوں پر رکھ دینا

اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناخنوں کے تراشے پاس رکھے ہوتے تھے ان کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ	ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم قلم يوما اظفاره واخذ من شعره فجمعت ذالك فاذا نامت فاحشيه فمي وانفي وخباُت قلامة اظفاره في قارورة فاذامت واجعلوها في عيني فعسى الله ان يرحمني ببركتها۔

(تاریخ اسلام للذھبی ۲-۲۹۳)

وسلم نے ناخن اور بال کاٹے ہیں نے انہیں جمع کر لیا۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو انہیں میرے مُنہ اور ناک پر رکھ دینا۔ میں نے ایک شیشی میں آپ کے ناخن آج کے لیے محفوظ کیے تھے میری موت کے بعد انہیں میری آنکھوں پر رکھ دینا۔ اللہ تعالےٰ سے اُمید ہے کہ ان کی برکت سے مجھ پر رحم فرمائے گا۔

ناخن پیس کر انہیں میری آنکھوں کا سُرمہ بنا دینا

امام شمس الدین محمد بن عثمان الذہبی نے آپ کی یہی وصیت یوں بیان کی ہے۔ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا کرتا تھا۔ آپ نے اپنا قمیص مبارک اتار کر مجھے پہنا دیا۔ میں نے وہ قمیص اور آپ کے ناخن مبارک محفوظ کر لیے تھے۔ جب میں فوت ہو جاؤں۔

البسوني القميص على جلدي

قمیص مبارک کو میرے جسم پر رکھ دینا

اور

اجعلوا القلامة مسحوقة في عيني فعسى الله ان يرحمني ببركتها

(سیر اعلام النبلاء ۳ : ۱۶۰)

ناخن مبارک کو پیس کر انہیں میری آنکھوں کا سرمہ بنا دینا۔ امید ہے اللہ تعالےٰ ان کی برکت سے مجھ پر رحم فرمائے گا۔

Marfat.com

ناخن مبارک رکھ کر مجھے سپردِ خدا کر دینا

امام نووی نے آپ کی یہی وصیت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

وکان عندہ قلامۃ اظفار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاوصی ان تسحق وتجعل فی عینیہ و فمہ وقال افعلوا ذلک بی وخلوا بینی و بین ارحم الراحمین۔	ان کے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ناخن مبارک تھے انہوں نے یہ وصیت کی انہیں پیس کر میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دینا اور کہا ایسا کر کے مجھے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے کے سپرد کر دینا۔

(تہذیب الاسماء واللغات ج۲ ص۱۰۳)

یہ قمیص رسول کفن کے نیچے جسم پر رکھ دینا

حضرت امام شافعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔

فخرج لحاجتہ فاتبعتہ باداوۃ فکسانی احد ثوبیہ الذی کان علی جسدہ فخبأتہ لہذا الیوم۔ (الاستیعاب ۳-۳۹۹)	آپ صلے اللہ علیہ وسلم حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں پانی کا کوزہ لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ نے اپنے جسدِ اقدس کا ایک کپڑا مجھے پہنا دیا میں نے اس

Marfat.com

کپڑے کو آج کے دن کے لیے محفوظ کر لیا تھا۔

امام نووی نے اسے ان الفاظ میں نقل کیا ہے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو

اوصٰی ان یکفن فی قمیص کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کساہ ایاہ وان یجعل مایلی جسدہ (تہذیب الاسماء ۲ : ۱۰۳)	انہوں نے وصیت کرتے ہوئے کہا مجھے اس قمیص میں کفن دینا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنائی تھی۔ اور اُسے میرے جسم سے ملا کر رکھنا۔

امام ابن عبدالبر نے وصیت کے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں۔

فاجعلہ ذلک القمیص دون کفنی مما یلی جلدی	اس قمیص کو میرے کفن کے نیچے جسم سے متصل کر کے رکھنا۔

اگر بنی تو ان سے بنے گی

بلکہ وہاں یہ الفاظ بھی ہیں اگر بنی تو ان میں سے کوئی شئے وسیلہ بنے گی ورنہ اللہ تعالٰی ہی معاف فرمانے والا ہے۔

فان نفع شئ فذاک والا فان اللہ غفور الرحیم (الاستیعاب ۳ : ۳۹۹)	اگر کوئی نفع مند چیز ہے تو یہی ہے ورنہ اللہ تعالٰی ہی معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے

Marfat.com

میرا نصف مال بیت المال کو دے دیا جائے

محمد بن حکم سے روایت ہے کہ آپ نے وصال کے وقت یہ بھی وصیت کی تھی

اوصٰی بنصف مالہ ان	میرے ذاتی اموال کا نصف ،
یرد الی بیت المال کانہ	اسلامی بیت المال میں داخل کر دیا
اراد ان یطیب لہ	جائے گویا وہ از راہ احتیاط اپنے مال
(البدایہ والنہایہ ۸ : ۱۴۱)	کو صاف کرنا چاہتے تھے ۔

چادر انور کا بیس ہزار درہم دے کر حاصل کرنا

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن زہیر بن ابی اسلمی شاعر کو کمالِ شفقت فرماتے ہوئے جو چادر عنایت کی تھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے ان کی اولاد سے بیس ہزار درہم دے کر حاصل کر لی تھی - انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو بھی کہا تھا مگر انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا تھا ۔

ما کنت لأوثر بثوب رسول	میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احداً	مبارک کپڑے پر کسی کو ترجیح نہیں
	دیتا ۔

یہی وہ چادر تھی جس سے خلفا بنو امیہ اور پھر خلفا بنو عباس تبرک حاصل کرتے اور عیدین کے موقع پہ اسے پہنتے - (السیرۃ الحلبیہ ۳ - ۳۴۲)

Marfat.com

معلمِ اُمّت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کائنات میں یہ شرف حاصل ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک اُٹھاتے تھے۔ رحمت کون و مکاں صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو یہ نعلین ایک تھیلے میں ڈال کر سینے سے لگائے بیٹھ جاتے۔ جیسے ہی آپ صلّے اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھتے نعلین پیش کرتے اور بعض اوقات پہنانے کا بھی شرف حاصل کرتے۔

میرا جنازہ حضرت زُبیرؓ پڑھائیں

ابواسحاق سے مروی ہے کہ آپ نے جنازہ کے بارے میں فرمایا

اوصٰی الی الزبیر ان یصلی علیہا۔	میرا جنازہ حضرت زبیر پڑھائیں۔

(سیر اعلام النبلاء ۱/۔ ۹۹۴)

مجھے دُوسو درہم کا کفن دیا جائے

جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ اب جلد ہی وہ اپنے رب سے جا ملیں گے تو انہوں نے حضرت زبیر بن العوام اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو اپنی اولاد، مال اور تجہیز و تدفین کے متعلق چند وصیتیں کیں ان میں پہلی یہ تھی۔

اوصٰی ان یکفن فی حلۃ مبماأتی درہم	مجھے دوسو درہم کے کپڑوں کا کفن دیا جائے۔

(طبقات ابنِ سعد)

Marfat.com

کیا خواہش ہے؟ رحمتِ رب کی

ابو ظبیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے اور پوچھا

ما تشتکی ؟ کیا پریشانی ہے

فرمایا۔

ذنوبی گناہوں کی

حضرت عثمان نے فرمایا۔

فما تشتہی ؟ کیا خواہش ہے ؟

فرمایا۔

رحمۃ ربی اپنے رب کی رحمت کی۔

فرمایا

الا امرلک بطبیب؟ کسی طبیب کو بلواؤں ؟

فرمایا

الطبیب امرضنی طبیب ہی نے بیمار کیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱ - ۴۹۸)

فارغ اوقات اپنے گھر رہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو

محدث نور الدین ہیثمی، اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے ابو عبیدہ کو نصیحت کرتے

Marfat.com

ہوئے تین باتوں کا حکم دیا۔

ای نبی اوصیک بتقوی اللہ	اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی
ولیسعک بیتک وابک	کرنا۔ فارغ اوقات گھر میں رہو اور
علی خطیئتک	اپنے گناہوں پر روتے رہنا۔

(مجمع الزوائد ۱۰ - ۲۹۹)

مجھے عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفن کرنا

آپ کے مذکورہ صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ مجھے والدِ گرامی نے وصیت فرمائی تھی۔

ادفنونی عند قبر عثمان بن مظعون	مجھے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کرنا۔

نوٹ: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضور نے تدفین سے پہلے ان کے چہرے کو اس حال میں چوما کہ آپ کے مبارک آنسو ان کے چہرے پر گرے جنازہ پڑھا کر جنت البقیع میں دفن کیا۔ ان کے سر کی طرف ایک اونچا پتھر بطور نشان نصب کرتے ہوئے فرمایا: اہل بیت میں سے فوت ہونے والے کو میں ان کے قریب دفن کروں گا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وصیت

صحابہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فقر کی تصویر تھے۔ نہایت ہی کھرے اور دنیاوی مصلحت سے بہت دور تھے

Marfat.com

۳۲ھ میں ربذہ کے مقام پر اپنی بیوی اور لڑکی کے ساتھ قیام پذیر تھے۔ مرض وصال شروع ہو گیا۔ ربذہ مختصر سا گاؤں تھا۔ حج کے موسم کی وجہ سے جو تھوڑے بہت لوگ یہاں رہتے تھے وہ بھی مکہ معظمہ روانہ ہو گئے آپ کی بیوی نے یہ دیکھ کر کہ آپ کی زندگی کا وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ گاؤں کے لوگ بھی حج کو چلے گئے ہیں اس ویرانے میں میری بیٹی اس جاں گداز واقعہ کو کس طرح برداشت کریں گی۔ میں کفن و دفن کے فرض سے کیسے عہدہ برا ہوں گی۔ جنازہ کا کیا بنے گا؟ اس رنج و فکر میں آپ رونے لگیں۔ حضرت ابوذر غفاری نے نہایت اطمینان و سکون میں ان سے فرمایا ہرگز فکر نہ کرو ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی جماعت سے جس میں میں بھی تھا سے فرمایا۔

لیموتن منکم رجل بفلاۃ من الارض تشھدہ عصابۃ من المومنین

تم میں سے ایک شخص سنسان وادی میں فوت ہو گا۔ لیکن اس کے جنازہ کے لیے مسلمانوں کا ایک معزز گروہ آئے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب کے سب انتقال کر چکے صرف میں ہی رہ گیا ہوں۔ اس سنسان وادی میں ضرور ایک معزز گروہ آئے گا تم سڑک پر جاؤ اور دیکھو کون لوگ آ رہے ہیں بیوی نے جواباً کہا آج آٹھ ذوالحجہ ہے۔ جس نے مکہ پہنچنا تھا وہ مکہ پہنچ چکا راستہ بالکل سنسان ہے۔

آپ نے فرمایا! میرے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جو فرمایا تھا وہ ہو کر رہے گا تم سڑک پر جا کر دیکھو ضرور بالضرور کچھ لوگ میرے جنازے میں شرکت کے لیے آ رہے ہیں۔ آپ کی بیوی بیان کرتی ہیں۔ میں راستے پر گئی دیکھتی ہوں ایک قافلہ چلا آ رہا ہے۔ مجھے تنہا اور پریشان دیکھ کر قافلے والوں نے اونٹ

Marfat.com

روک دیے۔ مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے کہا ایک مسلمان کا آخری وقت ہے اس کے کفن دفن کا معاملہ درپیش ہے قافلہ والوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ جواب ملا صحابئ رسول ابوذر غفاری! یہ سنتے ہی قافلہ میں ایک شور برپا ہوگیا۔ یک آواز بولے ان پر ہمارے ماں باپ قربان! روتے ہوئے خیمہ کی طرف آئے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بشارت دی۔

جب آپ نے بیوی کو قافلہ والوں کی تلاش میں بھیجا تو اپنی صاحبزادی کو حکم دیا۔ ایک بکری ذبح کر کے اس کا گوشت چولہے پر چڑھا دو کیونکہ گھر مہمان آ رہے ہیں۔

کوئی کھانا کھائے بغیر نہ جائے۔

اور بیٹی کو وصیت کی کہ جب وہ قافلہ والے میری تجہیز و تکفین اور تدفین سے فارغ ہو جائیں تو انہیں کہنا ابوذر نے تمہیں قسم دی ہے کہ جب تک تم کھانا نہ کھالو اپنی سواریوں پہ سوار نہ ہوں۔ (تاریخ طبری ۵ - ۵۸۱)

آپ نے اہلِ قافلہ سے مخاطب ہو کر یہ بھی فرمایا۔

لو کان لی ثوب یسعنی	اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوتا
کفناً لہ اکفن الا فی	جو کفن بن سکتا تو مجھے اسی میں کفن
ثوب ھو لی	دیا جاتا۔

میرے کفن و دفن میں کوئی صاحب منصب شریک نہ ہو

اور اہلِ قافلہ کو اللہ تعالےٰ اور اسلام کی قسم دیتے ہوئے یہ وصیت کی

لا یکفنی رجل منکم	میری تجہیز و تکفین میں ہر وہ شخص

Marfat.com

كان اميراً او عريفاً	شریک ہو جو حکومت کے کسی بھی
او نقيباً او بريداً	منصب پہ ہو خواہ امیر ہو یا نقیب
	محاسب ہو یا پیغام رساں ۔

ایک انصاری نوجوان کھڑا ہوا۔ عرض کیا آپ کی تمام شرائط میرے اندر موجود ہیں۔ میرے پاس چادریں ہیں جو میری والدہ نے کاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا

انت صاحبی فکفنی	تو ہی میرا دوست ہے تو ہی مجھے
(مسند احمد، ۵ = ۱۶۶)	کفن دے گا۔

فرمایا میرا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔ حکم کی تعمیل کرتے ہی روح پرواز کر گئی!

غسل و کفن کے بعد جنازہ پڑھانے والے کا انتظار کرنا

طبقات ابن سعد میں ہے کہ آپ نے اپنی بیوی اور غلام کو وصیت فرمائی تھی۔

فاوصاهما ان اغسلانی	مجھے غسل و کفن دے کر راستہ کے
وکفنانی و ضعانی علی	کنارے رکھ دینا جو پہلا سوار وہاں
قارعة الطريق فاول	سے گزرے اُسے بتائیے حضور
ركب يمر بكم فقولوا هذا	صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوذر
ابو ذر صاحب رسول الله	ہیں ۔
صلى الله عليه وسلم ۔	

انہوں نے وصیت کے مطابق جنازہ سڑک کے کنارے رکھ دیا کیا دیکھتے ہیں معلم امت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شاگردوں سمیت عمرہ کا احرام باندھے چلے آرہے ہیں چونکہ آپ کو اپنے قدیم دوست اور رفیق کار کا آخری حق ادا کرنا تھا۔ اس لیے حضرت ابن مسعود عین اس وقت ربذہ پہنچے۔ جب

Marfat.com

حضرت ابوذر کا جنازہ لب سڑک رکھ دیا گیا تھا۔ یوں سرِ راہ جنازہ دیکھ کر آپ اور آپ کے ساتھی ٹھٹھک گئے اور انہوں نے اپنی سواریوں کو روک کر پوچھا۔ یہ کس کا جنازہ ہے؟ بتایا گیا یہ حضرت ابوذر غفاری صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازہ ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ کہتے ہوئے زاروقطار رو دیئے۔

صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمشی وحدك وتموت وحدك وتبعث وحدك

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا اے ابوذر تو اکیلا زندگی بسر کرے گا۔ اکیلا فوت ہوگا اور روز قیامت اکیلا ہی اٹھایا جائے گا

(ابنِ سعد ۴ : ۲۳۴)

میرے مرنے پر نوحہ نہ کرنا

حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں بنو تمیم کے سردار جب حضرت قیس بن عاصم المقری رضی اللہ عنہ کے وصال کا --- وقت آیا تو یہ وصیت تحریر کروائی۔

لا تنوحوا علی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النوح

مجھ پر ہرگز نوحہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نوحہ سے --- منع فرماتے ہوئے سنا تھا۔

(المستدرک: کتاب الجنائز)

Marfat.com

یارسول اللہ مجھے اپنے جسم کے ساتھ مس کرنے والے کپڑے میں کفن دیجئے!

طبرانی، ابو یب مخزومی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ولید بن ولید مکہ میں محبوس تھے انہوں نے ہجرت کے وقت سارا مال بیچ دیا اور حضرت عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام کے ساتھ پیدل ہجرت کی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

یارسول اللہ حسرت و انا میت فکفنی فی فضل ثوبك واجعله مما یلی جلدك	میری تمنا ہے جب فوت ہو جاؤں تو آپ مجھے اپنے مبارک جسم سے مس ہونے والے کپڑے میں کفن دیں۔

جب اس صحابی کا وصال ہوا

فکفنه النبی صلی اللہ علیه وسلم فی قمیصه (الاصابہ ۳: ۶۴۰)	تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قمیص میں کفن دیا۔

اے اللہ مجھے اپنی ملاقات عطا فرما

محدث ابن ابی الدنیا حضرت سعید المقری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مرضِ وصال کے دوران عیادت کرنے کے لیے جب مروان آیا اور اس نے دعا دی اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔ آپ نے سن کر اللہ تعالے کے حضور یہ دعا کی۔

Marfat.com

اللّٰھم انی احب لقاءک | اے اللہ میں تیری ملاقات
فاحبب لقائی | چاہتا ہوں تو بھی میری ملاقات چاہنے والا ہوجا۔

(الاصابہ ۴ : ۲۱۰)

مروان واپس بازار میں پہنچا تھا کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

رونے کی وجہ کیا ہے؟

امام بغوی نقل کرتے ہیں جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ زار و قطار روئے آپ سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔

من قلۃ الزاد و شدۃ | زادِ راہ کی کمی اور سفر کی شدت
المفازۃ | اور بیابانی کی وجہ سے

(الاصابہ : ۴ : ۲۱۰)

میری قبر پر خیمہ نہ لگانا

مسند احمد اور نسائی میں حضرت عبدالرحمٰن بن مہران بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وصیتیں کرتے ہوئے فرمایا۔

لا تضربوا علی فسطاطا و لا | میری قبر پر خیمہ نصب نہ کرنا اور نہ
تتبعونی بمجمرۃ | ہی میرے ساتھ آگ لانا۔

مجھے جلدی دفن کرنا

شیخ ابوالقاسم نے امالی میں حضرت ابوسلمہ کے حوالے سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

اذا مت فلا تنوحوا علی واسرعوا بی
جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھ پر نوحہ نہ کرنا اور مجھے جلدی لے جانا۔

(الاصابہ : ۴ : ۲۱۰)

کفن میں مجھے عمامہ اور کرتہ نہ پہنانا :

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں وصال کے وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انھوں نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

لا تعمونی ولا تقمصونی کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھے نہ عماما پہنانا اور نہ کرتہ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کے کفن میں نہیں تھا۔

(الطبقات، ۴ : ۳۳۹)

موت کے بعد وصیت! زرہ بیچ کر قرض ادا کردینا

جب اللہ تعالیٰ نے آداب بارگاہ نبوی علیہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے یہ حکم نازل فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ
اے اہل ایمان اپنی آواز کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر بلند نہ کیا کرو۔

(الحجرات : ۲)

حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ آیت مبارکہ

Marfat.com

سنی تو انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ میں اب آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کی جرأت نہیں کروں گا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں پُوچھا کہ ثابت کیوں نہیں آتے۔ معاملہ عرض کیا گیا تو آپ نے آدمی بھیجا جس پر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا۔

انا رجل شدید الصوت — میں بلند آواز آدمی ہوں مجھے ڈر

اخاف ان یکون قد حبط — ہے کہیں میرے اعمال ضائع نہ

عملی — ہو جائیں۔

آپ نے انہیں طلب فرمایا جیسے ہی آدمی پہنچا تو دیکھا انہوں نے اپنے آپ کو گھوڑے کی جگہ داخل کر کے کواڑ کو میخوں کے ساتھ بند کر دیا تھا اور بیوی کو کہا اسے کوئی نہ کھولے۔ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی ہوئی ہے اس لیے میں دنیا میں ہی خود کو سزا دینا چاہتا ہوں۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام پہنچا تو فی الفور کواڑ کو توڑ دیا اور حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!

میری آواز بلند ہے اللہ تعالےٰ نے آپ کی خدمت میں بلند آواز کرنے والے کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کے اعمال برباد ہو جائیں گے اس لیے میں حاضر نہیں ہوتا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

لست منھم بل تعیش — تو ان میں سے نہیں بلکہ تیری زندگی

بخیر و تموت بخیر — اور موت قابلِ رشک ہو گی۔

اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

تو دروازہ بند کر کے اللہ کے خوف میں رونا شروع کر دیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلوایا تو عرض کیا یا رسول اللہ!

Marfat.com

انی احب الجمال و احب	میں حسن کو پسند کرتا ہوں اور اس
ان اسود قومی	بات کو کہ میں اپنی قوم کا سربراہ بنوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا تو ان میں سے نہیں۔

بل تعیش حمیداً و تقتل	تو قابلِ رشک زندگی بسر کرے گا
شہیداً و تدخل الجنۃ	تجھے شہادت نصیب ہوگی اور تو جنتی ہے۔

دورِ صدیقی میں یہ صحابی مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت خالدبن ولید کی سربراہی میں جنگِ یمامہ میں شریک ہوئے حضرت ثابت اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما دونوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس طرح جنگ کیا کرتے تھے پھر دونوں نے زمین میں گڑھے کھودے اور ان میں کھڑے ہو کر جنگ شروع کی حتیٰ کہ دونوں شہید ہوگئے۔

حضرت ثابت کے بدن پر نہایت ہی نفیس زرح تھی جو کسی نے اُتار لی مسلمانوں میں سے ایک سوئے آدمی کی خواب میں حضرت ثابت آئے اور فرمایا

اوصیک وصیۃ فایاک	میں تجھے نصیحت کرتا ہوں
ان تقول ھذا حلم	اسے اہم سمجھنا محض خواب تصوّر
فتضیعہ	نہ کرنا۔

میری شہادت کے بعد فلاں نے میری زرح اتار لی ہے اس کا خیمہ سب سے آخر میں ہے اس کے خیمے کے سامنے لمبی رسی کے ساتھ گھوڑا بندھا ہوا ہے اس نے میری زرح برتن کے نیچے رکھی ہوئی ہے آپ حضرت خالد کے پاس

Marfat.com

جاکر میرا یہ پیغام دیں - اور یہ زرہ حاصل کریں۔

اذا قدمت المدینۃ	اور جب مدینہ منورہ خلیفۃ الرسول
علی خلیفۃ رسول اللہ	حضرت ابوبکر کے پاس پہنچیں تو
صلے اللہ علیہ وسلم فقل	ان سے عرض کرنا مجھ پر فلاں
لہ ان علی من الدین	فلاں کا اتنا قرض ہے اور
کذا و کذا و فلان من	میرا فلاں غلام آزاد
رقیقی عتیق	کر دیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے زرہ حاصل کر کے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجی اور ساتھ خواب کا حوالہ دیا تو

فاجاز وصیتہ ثابت	آپ نے حضرت ثابت کی وصیت
بن قیس	کو جاری فرمایا۔

یعنی زرہ بیچ کر ان کا قرض اتار دیا۔ (الروح : ۱۵)

دُنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے

حضرت عبید حضرمی کا بیان ہے میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ آپ نے وصال کے وقت موجود قبیلہ اشعری کے تمام لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا میری بات اچھی طرح سنو اور جو موجود نہیں ان تک پہنچا دو۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

حلوۃ الدنیا مرۃ الاخرۃ	دُنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ
و مرۃ الدنیا حلوۃ الاخرۃ	اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی
(مسند احمد : ۵ : ۳۴۲)	مٹھاس ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ سے چادر کفن کے لیے لی ہے

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دھاری دار چادر لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ!

نسجت هذه بیدی — یہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنی ہے
فجئت بها لاکسوها۔ — اس لیے لائی ہوں تاکہ آپ کو اوڑھاؤں

آپ پہن کر تشریف لائے تو ایک صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!

ما احسن هذه البردة — یہ چادر کتنی خوبصورت ہے آپ
اکسنیها۔ — مجھے اوڑھا دیں۔

فرمایا ٹھیک ہے آپ گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر اسے بھجوا دی۔ دیگر صحابہ نے ان پہ اعتراض کیا تجھے علم ہے آپ کسی سائل کو رد نہیں فرماتے۔ آپ کو اس چادر کی ضرورت بھی تھی پھر تم نے سوال کر ڈالا ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

اس صحابی نے جواباً عرض کیا۔

واللہ انی ماسألتہ — اللہ کی قسم میں نے چادر پہننے کے
لالبسها ولکن —— — لیے نہیں لی۔
سألتہ ایاها لتکون — ہاں میں نے اس لیے مانگ لی
کفنی یوم اموت — ہے تاکہ موت کے دن میرا یہ کفن بنے

ابن جریر نے اس صحابی کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

واللہ ما حملنی علی ذالک — اللہ کی قسم مجھے اس سوال پر صرف

Marfat.com

الا رجوت برکتہا حین ۱ — اس بات نے ابھارا ہے کہ میں
لبسہا رسول اللہ صلی اللہ — اس چادر سے برکت حاصل کروں
علیہ وسلم لعلی اکفن فیہما — جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(الرسول ۱ : ۱۲۹) — نے پہنا اور میں اسے اپنا کفن بناؤنگا

حضرت سہل فرماتے ہیں ان کی وصیت کے مطابق

فکانت کفنہ یوم مات — وصال کے دن وہی مبارک چادر ان
(مسند احمد: ۳۳۷۵) — کا کفن بنی ۔

مولانا احمد علی سہارنپوری — حاشیہ بخاری میں مذکور صحابی کے نام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ امام محب طبری کی رائے کے مطابق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور امام طبرانی کے بقول حضرت سعد بن ابی وقاص ہے ۔

(حاشیہ بخاری : ۱ : ۱۷۰)

میں ہجرت والی سرزمین پر نہیں مرنا چاہتا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رحمتِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ۔ جب ہم مکۃ المکرمہ پہنچے تو میں سخت بیمار ہو گیا حتیٰ کہ موت کے قریب پہنچ گیا ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی آپ میری عیادت کے لیے تشریف لائے ۔ میں نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اس سرزمین پر نہیں مرنا چاہتا ۔ یہاں سے میں نے ہجرت کی ہے آپ میرے لیے دعا فرمائیے تاکہ اللہ تعالےٰ شفا عطا فرمائے ۔

فوضع یدہ علی جبہتی — آپ نے میری پیشانی پہ دستِ
فمسح وجھی وصدری — اقدس رکھا ۔ میرے چہرے، سینہ

Marfat.com

وبطنی وقال اللھم اشف سعداً واتمم لہ ھجرتہ
اور بطن پر پھیرا اور دعا کی لے اللہ! سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت کو کامل فرما۔

حضور کے اس کرم وشفقت کا یہ عالم ہے۔

فمازلت یخیل الی بانی اجد بردیدہ علی کبدی حتی الساعۃ
میں ہمیشہ جب بھی خیال کرتا ہوں تو اس گھڑی تک سینے میں آپ کے دستِ اقدس کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں۔

کیا تم نے کوئی وصیّت کی ہے

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تو نے کوئی وصیت نہیں کی؟ عرض کیا! یا رسول اللہ! میری ایک بیٹی کے سوا کوئی وارث نہیں لہذا میں نے

اوصی بمالی کلہ
تمام مال کے صدقہ کی وصیت کی ہے

آپ نے فرمایا ایسی وصیت کی اجازت نہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! دو تہائی مال کی وصیت کرتا ہوں فرمایا نہیں! عرض کیا! نصف مال۔ فرمایا! نہیں! عرض کیا۔ ایک تہائی مال فرمایا!

الثلث والثلث کثیر انک ان تترک ورثتک اغنیاء خیر من ان تترکھم عالۃ یتکففون الناس انک لن تنفق
ہاں تہائی اور وہ بھی کثیر ہے تیرا اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ جانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ انہیں اس حال میں چھوڑ جائے کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔

Marfat.com

نفقة الا اجرت فيها حتى اللقمة ترفعها الى فى امراتك

اور تو جو بھی خرچ کرے گا اس پر بھی ہے حتیٰ کہ اس لقمہ پہ بھی جو تو نے اپنی بیوی کے منہ تک پہنچایا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

اخلف عن ہجرتی۔

کیا میں ہجرت والی جگہ (مدینہ طیبہ) سے یہاں رہ جاؤں گا۔

آپ نے فرمایا:

انك لن تخلف بعدی فتعمل عملاً تزيد به وجه الله الا ازددت به رفعة ودرجة ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضربك اخرون

تم میرے بعد اللہ کی خاطر جو بھی عمل کرو گے اس سے درجات میں اضافہ ہوگا تمہاری شخصیت سے بہت سے لوگوں کو نفع ہوگا اور بہت سے لوگوں (کفّار) کو نقصان ہوگا۔

آپ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔

فی ست رسول الله صلى الله عليه وسلم الثلث

(مسند احمد: ۱: ۱۷۴)

تہائی مال میں وصیت کرنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جاری فرمایا۔

میری لحد رسول اللہ کی لحد کی طرح ہی بنانا

آپ کے صاحبزادے حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب آپ کے وصال کا دقت آیا تو فرمایا۔

Marfat.com

اذا انا مت فالحدوالی	جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے
لحداً او انصبوا علی اللبن	لیے اسی طرح لحد بنانا اور کچی
نصباً کما صنع برسول اللہ	اینٹیں نصب کرنا جس طرح
صلے اللہ علیہ وسلم .	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
(مسند احمد: ۱: ۱۸۴)	لیے کیا گیا تھا۔

یہ ہار مجھے رسول اللہ نے پہنایا تھا۔ مجھ سے جدا نہ کرنا

حضرت امیہ بنت ابی الصلت قبیلہ بنو غفار کی ایک خاتون کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ میں بنو غفار کی خواتین کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خیبر تشریف لے جا رہے ہیں ۔

اردنا ان نخرج معک	ہم بھی آپ کے ساتھ جہاد میں شریک
فنداوی الجرحیٰ ونعین	ہو کر حسب ہمت زخمیوں اور
المسلمین بما استطعنا	مسلمانوں کی خدمت کرنا چاہتی ہیں

آپ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔

علی برکۃ اللہ	اللہ تعالےٰ برکت عطا فرمائے

میں ابھی نابالغ تھی اسی سفر میں مجھے پہلا حیض آیا۔ میں نے اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔

خذی اناء من ماء	ایک برتن میں پانی ڈال کر اس
فاطرحی فیہ ملحاً ثم	میں نمک ملا دو پھر اس سے غسل
اغتسلی	کرو۔

Marfat.com

جب اللہ تعالےٰ نے خیبر میں فتح دی اور مالِ غنیمت آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

اخذ القلادۃ التی تربین فی عنقی فاعطانیھا وجعلھا بیدہ فی عنقی فو اللہ لا تفارقنی ابداً	یہ ہار جو میرے گلے میں آپ دیکھ رہے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا بلکہ میرے گلے میں پہنایا تھا۔ اللہ کی قسم میں اسے کبھی بھی اپنے آپ سے جدا نہیں کروں گی۔

راوی کا بیان ہے۔

وکانت فی علقھا حتی ماتت ثم اوصت ان تدفن معھا	جب ان کا وصال ہوا تو وہ ہار ان کے گلے میں تھا پھر انہوں نے یہ وصیت بھی کی اس ہار کو میرے ساتھ ہی دفن کیا جائے

(مسند احمد ۶: ۳۸۰)

مجھے نمکین پانی سے ہی غسل دینا

چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں غُسل حیض کے بارے میں فرمایا تھا پانی میں نمک ڈال کر غسل کرو تو ہمیشہ انکا یہی معمول رہا بلکہ وصیت کی مرنے کے بعد بھی مجھے نمکین پانی کے ساتھ ہی غسل دیا جائے۔

فکانت لا تطھر من حیضۃ الا جعلت فی طھورھا ملحاً واوصت ان یجعل	وہ غسلِ حیض اسی پانی سے کرتیں جس میں نمک ہوتا اور یہ وصیت بھی کی کہ موت کے بعد غسل بھی

Marfat.com

غسلها حین ماتت — اسی کے ساتھ دیا جائے
(مسند احمد ۶ : ۳۸۰)

مجھے دشمن کے شہر قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے دفن کرنا :

حضرت ابوعمران التجیبی سے مروی ہے کہ ہم غزوہ قسطنطنیہ میں شریک تھے اور ہمارے ساتھ میزبان رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے - ہم نے دو صفیں بنائیں میں نے ان صفوں سے بڑھ کر لمبی صفیں نہیں دیکھیں - اسی غزوہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا انہوں نے قبل از وصال فرمایا

اوصی ان یدفن فی اصل سور القسطنطنیة وان یقضی دین علیہ — مجھے شہر قسطنطنیہ کی قلعہ کی دیوار کے نیچے دفن کرنا اور میرا قرض ادا کر دینا -
(مستدرک ۳ : ۵۱۸)

امام محمد بن سیرین کا بیان ہے جب آپ غزوہ میں سخت بیمار ہوئے تو لشکر کے سربراہ نے آپ کی عیادت کی اور پوچھا -

ما حاجتک ؟ — آپ کی کوئی خواہش ؟

فرمایا میری یہ خواہش ہے کہ یہاں خیمہ میں نہ مروں

اذا انا مت فارکب ثم اسع فی ارض العدو ما وجدت مساغاً فاذا لم تجد مساغاً فادفنی ثم ارجع فنحل — جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے سوار کر لینا اور دشمن کی زمین میں جہاں تک جا سکتے ہو جانا - جب آگے جانے کی کوئی گنجائش نہ ہو تو وہاں مجھے دفن کر دینا لہذا آپ

Marfat.com

(الاصابہ : ۱ : ۴۰۵) کی وصیت کے مطابق کیا گیا۔

امام ابن عبدالبر نے آپ کی وصیت ان الفاظ میں نقل کی ہے جب آپ بیمار ہو گئے تو۔

فلما ثقل قال لاصحابہ	دوستوں سے کہا جب میں فوت
اذا انا مت فاحملونی	ہو جاؤں تو مجھے ساتھ اٹھا لینا
فاذا صاففتم العدو	جہاں تمہاری دشمن سے مڈبھیڑ
فادفنونی تحت اقدامکم	ہو جائے وہاں مجھے اپنی قدموں
ففعلوا	والی جگہ دفن کر دینا ان کی وصیت
(الاستیعاب ۱ : ۴۰۵)	کے مطابق ایسا کیا گیا۔

جس طرح آپ کو دفن کیا گیا۔ اہل روم نے مسلمانوں سے پوچھا۔

لقد کان لکم	رات کیا معاملہ تھا؟ تو اہل لشکر
البارحۃ شان فقالوا	نے بتایا ہمارے آقا صلے اللہ علیہ
ھذا رجل من اکابر	وسلم کے اکابر صحابہ میں سے ایک
اصحاب نبینا صلی اللہ	ایسے صحابی کا وصال ہو گیا تھا
علیہ وسلم اقدمھم	جو قدیم الاسلام تھے۔ ہم نے
اسلاما و قد دفناہ	تمہاری سرزمین پر انہیں دفن کیا
حیث رأیتم واللہ	ہے اگر تم نے قبر کو اکھاڑا تو تمہاری
لئن نبش لاضرب لکم	موت کا تمام زمین عرب پر
ناقوس فی ارض العرب	ناقوس بج جائے گا۔

(الاستیعاب ۱ : ۴۰۶)

Marfat.com

قبرِ انور کی برکات

امام ابن عبدالبر آپ کی قبرِ انور کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ آپ کی قبر قسطنطنیہ کے قلعہ کے پاس ہے۔

قبرہ قرب سورہا معلوم — آپ کی قبرِ انور وہاں مشہور و معروف

دیزورونہ الی الیوم — ہے لوگ آج بھی زیارت کے لیے

یستسقون بہ فیسقون — جاتے ہیں۔ بارش کے لیے

(الاستیعاب ۱ : ۴۰۵) — وہاں دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ

بارش عطا فرماتا ہے۔

میزبانِ رسول کے احترام میں اسی طرح میں گھر خالی کرتا ہوں جس طرح انہوں نے رسول اللہ کے لیے کیا تھا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف حاصل تھا ان کے اس مبارک عمل کی بنا پر صحابہ جو ان کا احترام کرتے اس کی ایک جھلک بھی ملاحظہ کیجئے!

آپ ایک دفعہ بصرہ کے سربراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی احترام و اکرام کیا اور کہا اے ابوایوب!

انی ارید ان اخرج لک — میں چاہتا ہوں میں اپنے گھر کو

من مسکنی کما خرجت — تمہارے لیے اسی طرح خالی کردوں

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ — جس طرح آپ نے اپنا گھر رسول اللہ

Marfat.com

وسلم فامر اهله فخرجوا واعطاء كل شئ كان في الدار (المستدرک - ۳ - ۵۲۲)

صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے خالی کر دیا تھا۔ اس کے بعد اپنے گھر والوں کو گھر خالی کرنے کا حکم دیا اور گھر کی ہر شے آپ کے حوالے کر دی

میری بیڑیاں نہ کھولنا اور نہ خون دھونا

حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ جو راہب اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب زیاد نے جلادوں کو حکم دیا کہ آپ کو قتل کر دیا جائے وہ قتل گاہ کی طرف جا رہے تھے تو آپ نے فرمایا مجھے دو رکعت نماز کی اجازت دے دو۔ اجازت دے دی گئی۔ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد فرمایا۔

لا تطلقوا حديداً ولا تغسلوا دماً وادفنوني في ثيابي فاني مخاصم (المستدرک، ۳، ۵۳۳)

میری بیڑیاں نہ اتارنا۔ خون نہ دھونا اور انہی کپڑوں میں دفن کرنا میں اپنے رب کے حضور اسی حال میں کیس پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مجھے اس مجاہدانہ لباس میں کفن دینا جو میں نے اسی لیے محفوظ رکھا تھا

امام ابن شہاب زہری، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

لما حضره الموت دعا

جب موت کا وقت آیا تو آپ نے

Marfat.com

بخلق جبة له من صوف	پرانا اونی جُبہ منگوایا اور کہا مجھے
فقال كفنوني فيها فاني	اسی میں کفن دینا کیونکہ میں نے
لقيت المشركين فيها	بدر کے دن مشرکین مکہ سے
يوم بدر وهي على وانما	جب جہاد کیا تو یہی پہنا ہوا تھا
كنت اخباءها لهذا اليوم	اسے میں نے آج کے لیے محفوظ
(الاستیعاب ۲ : ۲۶)	کر لیا تھا۔

میری نمازِ جنازہ حضرت سعد پڑھائیں

حضرت عمران بن سعد صحابی رسول حضرت ارقم بن ابی ارقم کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

حضرت الارقم بن ابی	میں حضرت ارقم کی وفات کے وقت
الارقم الوفاة فاوصی	موجود تھا انہوں نے وصیّت کی
ان يصلی عليه سعد بن	میرا جنازہ حضرت سعد بن ابی وقاص
ابی وقاص	پڑھائیں۔

(اسد الغابہ، ۱ : ۷۵)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس وقت مقام عقیق میں تھے۔
چونکہ مروان جنازہ پڑھانے کا ارادہ رکھتا تھا اس لیے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔
صحابی رسول کا جنازہ ایک غیر موجود آدمی کے لیے کیسے روکا جا سکتا ہے؟ ان کے صاحبزادہ حضرت عبیداللہ بن ارقم ڈٹ گئے اور کہا والدِ گرامی کی وصیت کے مطابق ہی ہوگا۔

Marfat.com

ثم جاء سعد فصلی علیہ ۔ (المستدرک، ۳ : ۵۷۵)

پھر حضرت سعد تشریف لائے اور انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی ۔

میرے بالوں کو آقا کا دستِ اقدس لگا ہے قبر میں بھی ساتھ ہی جائیں گے

حضرت ابو محذورہ الجمعی رضی اللہ عنہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہونے کا شرف حاصل ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کے مؤذن اور یہ حرم کعبہ کے مؤذن تھے انہیں جب حضور علیہ السلام نے اذان کی تعلیم دی تو ان کے سر کے اگلے حصہ پر آپ نے مبارک دستِ اقدس رکھا۔ احترام نبوی کے پیشِ نظر زندگی بھر وہ بال نہ منڈوائے اور نہ کٹوائے وہ بال اتنے بڑھ گئے تھے کہ جب بیٹھتے تو بال زمین پر پھیل جاتے۔ لوگ جب پوچھتے :

الا تحلقہا ؟ — آپ انہیں مونڈوا کیوں نہیں دیتے ؟

آپ فرماتے ۔

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسح علیہا بیدہ فلم اکن لا حلقہا حتی اموت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا تھا۔ موت تو آسکتی ہے مگر میں انہیں مونڈوا نہیں سکتا۔

راوی کا بیان ہے ۔

فلم یحلقہا حتی مات (المستدرک ۳، ۳ : ۵۸۹)

انہوں نے بال نہ مونڈوائے حتی کہ ان کا وصال ہو گیا ۔

Marfat.com

ابوداؤد میں آپ کے بیٹے سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

فکان ابو محذورہ لا یجز ناصیتہ ولا یفرقھا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علیھا۔ (ابوداؤد: باب الاذان)	ابو محذورہ نے اپنے بال نہ کبھی مونڈوائے نہ ان میں مانگ نکالی کیونکہ ان پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دستِ اقدس رکھا تھا۔

ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ

حضور علیہ السلام نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان کیسے سکھائی اور ان کے سر پر دستِ اقدس کب اور کیوں رکھا اس کی تفصیل بھی ایمان کی جلا کے لیے پڑھ لیجئے!

آپ کا بیان ہے کہ ہم دس افراد ایک منزل پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے واپسی اس جگہ کے قریب ٹھہرے نماز کا وقت ہوا موذن نے اذان دی جب ہم نے اذان سنی تو

فصرخنا نحکیہ ونستھزیٔ بہ سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصوت فاعجبہ	ہم نے مذاق اڑاتے ہوئے اذان کی نقل اتاری آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن لی اور آپ کو پسند آگئی۔

آپ نے بلوا بھیجا حاضر ہوا فرمایا! اذان دو، میں کھڑا تو ہو گیا مگر کیفیت یہ تھی۔

لا شئ اکرہ الی من رسول اللہ	مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم والا مما یأمرنی — سے اور اذان سے بڑھ کر کسی سے

بہ — عداوت نہ تھی۔

میں آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپ نے مجھے کلمات اذان کی تعلیم دی۔ جب اذان سے فارغ ہوا تو پاس بلا کر ایک تھیلی عنایت فرمائی جس میں کچھ چاندی تھی۔

ثم وضع یدہ علی ناصیتی — پھر میرے سر پر ہاتھ پھیرتے

ثم مر بین ثدیی ثم — ہوئے سینہ تک حتی کہ

علی کبدی حتی بلغت ید — میری ناف تک آپ نے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ — ہاتھ پھیرا اور یہ دعا دی

وسلم سرتی ثم قال رسول اللہ — اے اللہ اس میں برکت عطا

صلے اللہ علیہ وسلم بارک اللہ — فرما۔ اے اللہ! اس

فیک و بارک اللہ علیک — پر برکت عطا فرما۔

اب میرا حال کیا تھا؟

ذھب کل شئ کان فی — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

نفسی لرسول اللہ صلے اللہ — بارے میں میرے دل میں جو عداوت

علیہ وسلم من کراھتہ — تھی تمام ختم ہو گئی اور میرا دل محبت

وعاد ذلک کلہ محبتہ — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

لرسول اللہ صلے اللہ — معمور ہو گیا۔

علیہ وسلم (الاستیعاب ج ۴ : ۱۷۹)

اس کے بعد مجھے آپ نے مکہ معظمہ میں مؤذن مقرر فرما دیا۔

Marfat.com

میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور قوم کو میرا پیغام دینا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا جاؤ سعد بن ربیع کا پتہ کرو۔

ان رائیتہ فاقرئہ منی — اگر ملاقات ہو جائے تو میرا

السلام وقل لہ یقول — سلام دو اور ان سے کہو رسول اللہ

لک رسول اللہ کیف تجدک! — پوچھ رہے ہیں تم کیا پا رہے ہو!

میں زخمیوں کے درمیان انہیں تلاش کرتے کرتے ان کے پاس پہنچا۔ ان کے آخری سانس تھے اور ان کے جسم پر نیزے، تلوار اور تیروں کے ستر زخم تھے۔ میں نے آواز دے کر کہا اے سعد۔

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وسلم یقرأ علیک السلام و — سلام دیا ہے اور پوچھا ہے تم جو پا رہے

یقول لک اخبرنی کیف تجدک؟ — ہو اس کے بارے میں اطلاع دو۔

جواباً حضرت سعد کہنے لگے۔

علی رسول اللہ السلام و — میرے آقا پہ سلام اور تجھ پہ

علیک السلام — بھی سلام۔

آپ کی خدمتِ عالیہ میں جا کر عرض کرنا یا رسول اللہ!

احد نی ریح الجنۃ — میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔

اور میری قوم انصار کو یہ پیغام دے دیں۔

Marfat.com

لا عذر لکم عند اللہ ان یخلص الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وواحد منہم حی
(المستدرک: ۳: ۲۲۱)

اگر تم میں سے کسی ایک کے زندہ ہوتے ہوئے اللہ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچی تو تمہیں اللہ کے ہاں معافی نہیں ملے گی۔

میں نے واپس آکر آپ کی خدمت میں تمام معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا!

نصح للہ ولرسولہ حیاً ومیتاً۔
(الاستیعاب ۲: ۳۵)

حالت حیات وموت دونوں میں سعد نے اللہ اور اس کے رسول سے خوب وفاداری کا مظاہرہ کیا۔

کل میں پہلے شہید ہونے والا ہوں میرا قرض ادا کر دینا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ہم غزوۂ احد میں جہاد کے لیے پہنچے تو والدِ گرامی نے مجھے رات کو بلا کر فرمایا۔

انی لا اراف الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں محسوس کر رہا ہوں میں ان اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوں گا جو صبح پہلے شہید ہونے والے ہیں۔

اور میں جنہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے حضور علیہ السلام کے بعد سب سے زیادہ تو عزیز ہے۔

ان علی دینا فاقض

مجھ پر قرض ہے اسے ضرور ادا

Marfat.com

عنی دینی　　　　کرنا۔

اپنی بہنوں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی سے پیش آنا

اور مجھے دوسری وصیت یہ فرمائی۔

واستوص باخواتک　　　اپنی بہنوں کے ساتھ ہمیشہ
خیراً　　　　بھلائی کرنا۔

جب صبح ہوئی تو واقعتہً آپ سب سے پہلے شہید ہوئے۔ دوسرے شہداء کے ساتھ انہیں بھی قبر میں دفن کر دیا۔ مگر میرا دل مطمئن نہ ہوا۔

چھ ماہ کے بعد ترو تازہ

میں نے چھ ماہ کے بعد انہیں الگ قبر میں دفن کرنے کے لیے ان کی قبر کو کھودا تو۔

فاذا ھو کیوم وضعتہ　　　کان کے علاوہ ان کا جسم اسی طرح ترو
غیر اذنہ　　　تازہ تھا جیسا کہ تدفین کے وقت
(المستدرک ۳ : ۲۲۴)　　　(دن) تھا۔

تیرے والد سے اللہ تعالےٰ نے بلا حجاب کلام فرمایا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نہایت ہی پریشان رہتا تھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جابر میں تجھے بشارت نہ دوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ضرور۔ فرمایا۔

Marfat.com

ان اللہ تعالیٰ لا یکلم احدا الا من وراء حجاب وانہ کلم اباک کفاحاً	اللہ تعالیٰ ہر شہید سے کلام فرماتا ہے مگر پردہ میں لیکن تیرے والد کے ساتھ اس نے بلا حجاب کلام فرمایا ہے۔

(المستدرک ۳ : ۲۲۴)

علم ان چار صحابہ سے حاصل کرنا

یزید بن عمیر سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا۔ حاضرین نے درخواست کی۔

اوصینا یا ابا عبدالرحمٰن	اے ابو عبدالرحمٰن ہمیں نصیحت کیجیے۔

آپ نے تین دفعہ فرمایا علم اور ایمان کی جگہ ہے جو انہیں وہاں سے تلاش کرے گا پالے گا۔ تو علم ان چار افراد سے حاصل کرو۔

عند عویمر ابی الدرداء وعند سلمان الفارسی وعند عبداللہ بن مسعود وعند عبداللہ بن سلام	حضرت عویمر ابو الدرداء، حضرت سلمان فارسی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم

انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے بڑے عالم

خود حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

معاذ بن جبل اعلم الاولین والاخرین بعد النبیین والمرسلین وان اللہ یباھی بہ الملائکۃ (المستدرک ۳ : ۳۰۴)

حضرت انبیاء ومرسلین کے بعد اولین وآخرین میں سب سے علم والے حضرت معاذ بن جبل ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ میں ان پر فخر مانتا ہے۔

انگوٹھی تھامے رہی

حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں آئے تو انہوں نے انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اس کے بارے میں پوچھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ یہ انگوٹھی بنوائی ہے فرمایا دکھاؤ انہوں نے پیش کی تو وہ لوہے کی تھی فرمایا اس کا نقش کیا ہے عرض کیا۔ محمد رسول اللہ

فاخذہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فتختم بہ حتی مات فھو الخاتم الذی کان فی یدہ (المستدرک ۳ : ۲۷۹)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی لے کر انہیں پہنا دی جب موت آئی تو وہ انگوٹھی ان کے ہاتھ میں تھی۔

میری قبر پہ قبلہ رُخ ہو کر دُعا کرنا

حضرت حکم بن حارث السلمی نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

اذا دفنتمونی ورششتم علی قبری الماء فقوموا

جب مجھے دفن کر کے میری قبر پہ پانی چھڑک لو تو قبر کے پاس قبلہ رُخ

Marfat.com

علیٰ قبری واستقبلوا القبلۃ وادعوالی

ہو کر میرے لیے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرنا۔

(ابونعیم۔ بحوالہ کنز العمال ۱۳: ۳۶۳)

قبر پر پانی چھڑکنا

حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں آپ کی یہی وصیت ان الفاظ میں روایت کی ہے۔

انہ اوصاھم حین مات ان یرشوا علیٰ قبرہ ماء ویقوموا علیٰ قبرہ مستقبلی القبلۃ یدعون لہ

(الاصابہ ۱: ۳۴۳)

انھوں نے یہ وصیت کی جب میں فوت ہو جاؤں تو میری قبر پہ پانی چھڑکنا اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر میرے لیے دعا کرنا۔

مجھے یہاں دفن کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ ایک دن والدِ گرامی نے فرمایا۔ بیٹے میں بوڑھا ہوگیا ہوں۔ میرے تمام دوست اور ساتھی رخصت ہو چکے ہیں۔ میرا ہاتھ پکڑو۔ میں نے آپ کو سہارا دیا۔ آپ چل کر جنت البقیع کے اس آخری حصہ میں تشریف لے گئے یہاں کوئی دفن نہ تھا۔ فرمایا بیٹے۔

اذا انا مت فادفنی ھھنا

جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے یہاں دفن کرنا۔

Marfat.com

مدینہ کی تاریک گلیوں سے لے جانا

میری قبر پر خیمہ نہ لگانا۔ نوحہ نہ کرنا اور جنازہ کے ساتھ آگ نہ لانا۔

ولا تؤذنن بی احدا	"کسی کو وفات کی اطلاع نہ
واسلک بی زقاق	کرنا۔ مجھے مدینہ کی تاریک
عمقة ولیکن مشیك	گلیوں سے لے جانا اور خوب
خببًا	تیز چلنا۔

حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ آپ کا وصال جمعہ کے دن ہوا ہیں نے ان کے حکم کے مطابق کسی کو اطلاع کرنا مناسب سمجھا لیکن لوگ کثرت کے ساتھ آنا شروع ہو گئے اور مجھ سے پوچھتے جنازہ کب ہو گا۔ میں نے کہا تجہیز و تکفین کے بعد۔ میرے اطلاع نہ دینے کے باوجود

فامتلاء علی البقیع الناس	تمام بقیع لوگوں سے بھر گیا

(المستدرک ۳ : ۴۵۱)

میری قبر پر کھجور کی دو شاخیں گاڑ دینا

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بخاری میں مروی ہے۔

اوصٰی ان یجعل فی قبرہ	انھوں نے یہ وصیت کی میری قبر
جریدان	پر کھجور کی دو تر و تازہ شاخیں
(البخاری، باب الجرید علی القبر)	گاڑ دینا۔

اللہ کی طرف سے شاخوں کا انتظام

ابن عساکر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو برزہ

Marfat.com

اسلمی رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ عمل بتایا اور ہمیں یہ وصیت فرمائی۔

اذا مت فضعوا فی قبری معی جریدتین — جب میں فوت ہو جاؤں تو میری قبر پر دو شاخیں گاڑ دینا۔

بیان کرتے ہیں۔

فمات فی مفازۃ بین کرمان و قومس فقالوا کان یوصینا ان نضع فی قبرہ جریدتین وھذا موضع لا نصیبھا فیہ فبینا ھم کذلک اذ طلع علیھم رکب من قبل سجستان فاصابوا معھم سعفا فاخذوا منہ جریدتین فوضعوا معہ فی قبرہ

(فرائد النور فی جرائد القبور ، ۱۶)

— ان کی وفات کرمان قومس کے درمیان ایک بیابان میں ہوئی۔ لوگوں نے آپس میں کہا ابو برزہ نے ہمیں وصیت کی تھی کہ میری قبر میں دو شاخیں گاڑ دینا اور یہ مقام ایسا ہے کہ یہاں شاخیں کہاں سے لائیں ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سجستان کی طرف سے چند سوار ظاہر ہوئے ان کے ہاتھ میں ایک شاخ پائی۔ ان سے لے کر اس کی دو کر کے ان کی قبر پر گاڑ دی گئیں۔

حضرت ابو العالیہ کی وصیت

مشہور تابعی حضرت ابو العالیہ کی وصیت کے بارے عاصم الاحول سے مروی ہے

ان ابا العالیۃ اوصی الی مورق العجلی وامرہ ان — ابو العالیہ نے مورق عجلی کو وصیت کرتے ہوئے کہا میری قبر پہ دو شاخیں

Marfat.com

یفعع ف قبرہ جریدتات   ضریدگاڑ دینا۔

نوٹ: بخاری کے اسی باب میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دو قبور پر تر ٹہنیاں گاڑتے ہوئے فرمایا تھا کہ ان کے خشک ہونے تک ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔ مذکورہ صحابی نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی اقتدا میں یہ وصیت کی، قبور پر پھول ڈالنے کا عمل بھی اسی سنت سے ماخوذ ہے البتہ زینت کے لیے نہ ڈالے جائیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت عبادہ بن صامت کے جب وصال کا وقت آیا تو انھوں نے فرمایا۔ میرے ملازمین، خدام، پڑوسیوں اور ملنے والوں کو بلاؤ۔ جب تمام اکٹھے ہو گئے فرمایا میں محسوس کر رہا ہوں آج میرا دنیا میں آخری دن ہے اور آخرت کی پہلی رات ہو گی ممکن ہے میں نے تم کو ہاتھ یا زبان سے ایسی کوئی تکلیف پہنچائی ہو جس کا قصاص مجھ سے روزِ قیامت طلب کیا جائے گا۔ بس آج اپنے آپ کو تم پر پیش کرتا ہوں میرے سانس ختم ہونے سے پہلے پہلے مجھ سے قصاص لے لو۔ سب نے عرض کیا تم ہمارے بزرگ تھے۔ تم نے ہماری اعلےٰ تربیت فرمائی۔ فرمایا کیا تم مجھے معاف کرتے ہو۔؟ سبھی نے کہا ہاں۔ عرض کیا اے اللہ ان پر تو گواہ ہو جا۔ اس کے بعد میری یہ بات یاد رکھو جو تم میں نوحہ کرے گا وہ مجھے تکلیف پہنچائے گا۔

مسجد میں جا کر نماز پڑھنا اور دُعا کرنا۔

فاذا خرجت نفسی فتوضاوا   جب میری روح نکل جائے تو تم وضو
واحسنوا الوضوء ثم   کرو اور اچھی طرح کرو پھر ہر آدمی مسجد

Marfat.com

لیدخل کل انسان منکم مسجدا فیصلی ثم یستغفر لعبادة ولنفسه فان الله تعالی قال استعینوا بالصبر والصلوة اسرعوا بی الی حفرتی ولا تتبعنی نار اً

میں جائے۔ نماز پڑھے پھر عبادہ اور اپنے لیے بخشش کی دعا کرو کیونکہ اللہ تعالے کا فرمان ہے صبر و نماز سے مدد طلب کرو۔ مجھے قبر کی طرف جلدی لے جانا۔ اور آگ ساتھ نہ جانے دیں۔

(کنز العمال ۷ : ۷۹)

مجھے اٹھا کر مدینہ طیبہ رسول اللہ کی خدمت میں لے چلو

ہجرت کا حکم نازل ہونے ہی تمام صحابہ مکہ چھوڑ کر مدینہ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی۔ ابو یعلی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ اس موقعہ پر حضرت ضمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ مرض وصال میں تھے ان کا چلنا پھرنا دشوار تھا مگر انہوں نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ مجھے ہر حال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچاؤ۔

احملونی فاخرجونی من ارض المشرکین الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فمات فی الطریق قبل ان یصل الی النبی صلی الله علیه وسلم فنزل الوحی وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

میری چارپائی اٹھاؤ اور مشرکین کی سرزمین سے نکال کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو حضورؐ سے ملاقات سے پہلے پہلے راستہ میں ان کا وصال ہو گیا آپ پر یہ وحی قرآنی نازل ہوئی جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس

Marfat.com

ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ (مجمع الزوائد ۷ : ۱۰)

کے رسولؐ کی طرف ہجرت کرتا ہے اور پھر اسے راستہ میں موت آگئی تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔

حافظ ابن اثیر نے یہی وصیت ان کلمات سے نقل کی ہے۔

فقال لبنیه احملونی الی دار الھجرۃ فاکون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحملوہ فلما بلغ التنعیم مات فانزل اللہ عزوجل ومن یخرج من بیته مھاجراً الی اللہ ورسوله۔ (اسد الغابہ ۱ : ۳۵۹)

بیٹو! مجھے مدینہ طیبہ کی طرف اٹھا کر لے چلو تاکہ میں اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جاؤں۔ بیٹے حسب وصیت اُٹھا کر لے چلے جب مقام تنعیم پہ پہنچے تو ان کا وصال ہوگیا اس موقعہ پہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی جس شخص نے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی۔

نوٹ : مذکورہ صحابی کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے ضمرہ بن جندب اور بعض نے جندب بن ضمرہ تحریر کیا ہے۔

حضورؐ کا عصا مبارک میرے کفن میں رکھ دینا

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے مروی ہے کہ والدِ گرامی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب کیا اور فرمایا اطلاع ملی ہے خالد بن سفیان مقام [illegible] خلاف لڑائی کے لیے لوگوں کو جمع کر رہا ہے تم جاؤ اور اسے قتل [illegible]

Marfat.com

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا حلیہ بیان کر دیجئے تاکہ اسے پہچان سکوں فرمایا۔ اس کا جسم زمین کی طرح سخت ہوگا۔ میں تلوار چھپا کر مقام عرنہ پہنچا عصر کا وقت تھا۔ جب میں نے اسے دیکھا تو اسی طرح تھا جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ اب خوف لاحق ہوا کہیں ایسا نہ ہو میں نماز ادا کروں تو یہ نکل جائے۔

اومی براسی الرکوع والسجود	میں نے رکوع و سجود سر کے اشارہ سے کیا۔

اس کے پاس پہنچا تو اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا عرب میں سے ہوں۔ سنا ہے تو کسی شخص کے لیے لوگوں کو جمع کر رہا ہے تو میں بھی آگیا ہوں۔ کہنے لگا۔ ہاں درست ہے میں تھوڑی دیر اس کے ساتھ چلا جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہوگئی۔ تلوار سے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا۔ یہ چہرہ کامیاب ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اس کے بعد

قام معی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فدخل بیتہ فاعطانی عصًا فقال امسک بھذہ عندک یا عبد اللہ بن انیس۔	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ چلنا شروع فرمایا حتیٰ کہ آپ اپنے گھر داخل ہوئے پھر اپنا عصا مبارک عطا کیا اور فرمایا اے عبد اللہ اسے اپنے پاس محفوظ رکھو

میں عصا مبارک لے کر باہر آیا تو لوگوں نے پوچھا؟ یہ عصا تمہارے ہاتھ میں کیسے؟ میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرما کر کہا ہے اسے

Marfat.com

اپنے پاس رکھو۔
لوگوں نے کہا کیا ایسا نہیں ہو سکتا تو واپس جا کر آپ سے عرض کرے یہ
عصا عطا کرنے کی حکمت کیا ہے ؟ میں نے واپس حاضر ہو کر عرض کیا۔
یا رسول اللہ !
لم اعطیتنی ھذہ العصاء؟ اس کرم فرمائی کی وجہ کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا۔
آیۃ ایـــ ھی علاقۃ بینی — یہ وزِ قیامت میرے اور تیرے درمیان ملاقات
وبینک یوم القیامۃ — کی علامت ہو گا۔
حضرت عبد اللہ نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ محفوظ کر لیا۔
فلم تزل معہ حتیٰ اذامات — ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے حتیٰ کہ
مر بھا فضممت معہ — وصال کے وقت وصیت کی اسے
فی کفنہ ثم دفنا جمیعاً — میرے کفن میں رکھ دینا۔ پھر تلوار
اور عصا دونوں ان کے کفن میں
رکھ دیئے۔

امام طبرانی نے حضرت محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے یہ اضافہ نقل کیا ہے
کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عصا عطا کیا جس کے ساتھ آپ
ٹیک لگایا کرتے تھے اور فرمایا اے عبد اللہ !

تحفر بھا حتی تلقانی بھا — اس کے ساتھ ٹیک لگاؤ یہاں
یوم القیامۃ فوضعت — تک کہ تم مجھے روزِ قیامت ملو وہ
علی بطنہ وکفن علیھا — عصا ان کے جسم پہ رکھ کر کفن دیا
ودفنت معہ — اور ان کے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا۔

(سیدنا محمد رسول اللہ : ۲۰۰)

Marfat.com

حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کی وصیت

حضرت سعید بن ابی سعید مقبری سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو عبیدہؓ زخمی ہو گئے تو آپ نے وہاں موجود مسلمانوں کو جمع کر کے فرمایا۔

انی موصیکم بوصیۃ ان قبلتموھا لن تزالوا بخیر

میں تمہیں ایسی وصیت کرتا ہوں اگر تم اس پر عمل کرو تو تمہیں ہمیشہ بھلائی نصیب رہے گی۔

نماز کا اہتمام کرنا زکوۃ ادا کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ صدقہ کرتے رہنا۔ حج وعمرہ کرنا اپنے حکمرانوں کی خیرخواہی اور انہیں نصیحت کرتے رہنا۔ دنیا تمہیں اپنی طرف متوجہ نہ کرنے پائے۔ کیونکہ آدمی اگرچہ ہزار سال عمر ہی کیوں نہ پائے آخر اسے اس حال کی طرف لوٹنا پڑتا ہے جس میں میں ہوں۔ اللہ تعالٰی نے ہر بندے کی موت کا وقت مقرر فرما دیا ہے۔ تم میں زیادہ عقل والا وہ ہے جس نے اپنے رب کی اطاعت کی اور آخرت کے لیے صالح اعمال سے تیاری کر لی۔

(کنز العمال: ۱۳: ۲۱۹)

میں حضورؐ سے کیسے ملاقات کروں گا؟

اس کے بعد آپ زاروقطار رو پڑے۔ رونے کی وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مسلمانوں کو بہت سی فتوحات ہوں گی۔ اے ابو عبیدہؓ! تمہاری موت دیر سے آئے گی۔ یاد رکھنا۔ تین خدام اور تین سواریوں پر اکتفا کرنا لیکن آج میں اپنے گھر کی طرف دیکھتا ہوں تو خدام

Marfat.com

سے بھرا ہوا، اصطبل چارپایوں سے بھرا ہوا ہے۔

فكيف ألقى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذا وقد اوصانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احبكم الي واقربكم مني من لقيني مثل الحال الذي فارقني عليها۔

میں اب کس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا۔ حالانکہ آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی تھی مجھے تم میں سے وہی محبوب ہے جو مجھے اس حال میں ملے گا جس میں میں اسے چھوڑے جا رہا ہوں۔

(مسند احمد ۱: ۱۹۶)

مجھے انہی کپڑوں میں دفن کرنا

حضرت ابو البختری بیان کرتے ہیں، جنگ صفین اپنے عروج پر تھی۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا۔ پیا اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اطلاع دی تھی کہ دنیا میں تیرا آخری کھانا دودھ ہوگا۔ حضرت قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ جلد ہی سخت زخمی ہو گئے۔ وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

ادفنوني في ثيابي فاني مخاصم۔

(الکنز العمال ۱۳: ۵۳۱)

مجھے انہی کپڑوں میں دفن کرنا کیونکہ میں اسی حال میں بارگاہِ خداوندی میں اپنا مقدمہ عرض کرنا چاہتا ہوں

مجھ پر مٹی نہ ڈالنا

حضرت مثنیٰ العبدی نے آپ کی وصیت یوں نقل کی ہے۔

Marfat.com

لا تغسلوا عنی دماً ولا تحثوا علی تراباً فانی مخاصم
میرا خون نہ دھونا اور نہ ہی مجھ پر مٹی ڈالنا۔ تاکہ میں اسی حال میں اللہ کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر سکوں

(الطبقات لابن سعد ۳: ۲۶۲)

میں اس مرض میں نہیں مروں گا

ایک مرتبہ آپ بہت بیمار ہوئے حتیٰ کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ گھر والے گھبرا گئے۔ ہوش آیا دیکھا تمام لوگ پریشان ہیں۔ فرمایا۔

اتخشون ان اموت علی فراشی ؟ اخبرنی حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ تقتلنی الفئۃ الباغیۃ وان اخر زادی من الدنیا مذقۃ من لبن
کیا تم ڈر رہے ہو میں بستر پر مر جاؤں گا ؟ مجھے تو میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی ہوئی ہے کہ تجھے باغیوں کا گروپ قتل کرے گا اور تیرا آخری کھانا دنیا میں دودھ ہو گا۔

(کنز العمال : ۱۳ : ۵۳۰)

مجھے یہود و نصاریٰ کی طرح آہستہ نہ لے جانا

حضرت حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے قبرستان کی طرف لے کر نکلو تو جلدی کرو۔

ولا تھودوا بی کما تھود
یہود و نصاریٰ کی طرح آہستہ

الیھود والنصاریٰ — آہستہ نہ لے جانا اور نہ ہی میرے
لا تتبعونی نارا — ساتھ آگ لانا۔

(ابن سعد، ۷ : ۱۱)

میری قبر مربع اور چار انگلیوں کی مقدار اونچی بنانا

حضرت ابراہیم بن عطا سے حضرت عمران کے بارے میں مروی ہے۔

اوصٰی اھلہ اذا مات — انہوں نے وصیت کی جب فوت
ان لا یتبعوہ صوتا ولعن — ہو جاؤں تو بین مت کرنا جو

من یفعل ذلک وان — کرے گا اس پر اللہ کی لعنت
یجعلوا قبرہ مربعا — ہو گی۔ میری قبر مربع شکل
وان یرفعوہ اربع — بنانا اور اسے زمین سے چار
اصابع — انگلیاں بلند رکھنا۔

(ابن سعد، ۷ : ۱۲)

میری چارپائی کو عمامہ سے باندھو

حفص بن نضر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جب ان کے وصال کا وقت آیا تو فرمایا۔

اذا انا مت فشدوا — جب میں فوت ہو جاؤں تو میری
علی سریری بعمامۃ — چارپائی کو عمامہ سے باندھنا۔

Marfat.com

جب واپس آؤ تو کھانا کھلاؤ

جب تم مجھے دفن کرکے آؤ تو
فانحروا واطعموا — اونٹ ذبح کرو اور کھانا کھلاؤ

(ابن سعد ۷: ۱۲)

فرشتوں کا سلام اور مصافحہ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ان کی عظمت و شان بیان کرتے ہیں کہ

ان الملائکۃ کانت تصافح عمران بن حصین حتی اکتوی فتنحت — عمران بن حصین سے فرشتے مصافحہ کیا کرتے۔ جب انہوں نے کوزے لگوائے تو وہ دور ہو گئے۔

جب تک زندہ ہوں اس معاملہ کو مخفی رکھنا

حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرض وصال میں مجھے آپ نے فرمایا۔

انہ کان یسلم علی یعنی الملائکۃ فان عشت فاکتم علی وان مت فحدث بہ ان شئت — مجھے اللہ تعالیٰ کے فرشتے سلام کہتے ہیں۔ اگر میں زندہ رہا تو اس معاملہ کو مخفی رکھنا اور اگر فوت ہو جاؤں تو جی چاہے تو لوگوں کو بتا دینا۔

(ابن سعد ۴: ۲۸۹)

Marfat.com

آپ کی موت سے پہلے سلام لوٹ آیا

انہی سے دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ مجھے آپ نے فرمایا تمہیں علم ہے مجھ پر فرشتے سلام کرتے ہیں اور جب سے میں نے کونے لگوائے وہ دور ہو گئے — میں نے عرض کیا ان کا سلام آپ کے سر کی طرف سے ہوتا ہے یا قدموں کی طرف سے فرمایا۔

لا بل من قبل راسی — قدموں کی طرف سے نہیں بلکہ وہ میرے سر کی طرف سے سلام کرتے ہیں

میں نے عرض کیا مجھے اُمید ہے وہ سلام آپ کی موت سے پہلے پہلے لوٹ آئے گا کچھ دیر کے بعد فرمایا۔

ان الذی کان انقطع عنی — جو سلام منقطع ہو گیا تھا وہ لوٹ

قد رجع وقال لی اکتم علی — آیا ہے مگر اسے مخفی رکھنا۔

(ابن سعد، ۴ : ۲۸۹)

میرے جنازہ کے ساتھ آگ لے جانا

حضرت بکر بن عبداللہ المزنی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل نے وصیت میں یہ فرمایا تھا۔

لا تتبعونی بنار — میرے جنازہ کے ساتھ آگ مت لانا۔

(ابن سعد، ۷ : ۱۴)

غسل میں آخری دفعہ کافور لگانا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت یہ بھی فرمایا۔

Marfat.com

جب میں فوت ہو جاؤں اور تم مجھے غسل دو تو

فاجعلوا فی اخر غسلی — غسل کے آخری پانی میں کافور

کافوراً — ملا لینا۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہی کفن دیا جائے

کفن کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

وکفنونی فی بردین و — مجھے دو چادروں اور ایک قمیص

قمیص فان النبی صلی اللہ — میں کفن دیا جائے کیونکہ رسول اللہ

علیہ وسلم فعل بہ ذلک — صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی کفن تھا

(المستدرک، ۳ : ۶۷۰)

میرا جنازہ ابن زیاد نہ پڑھائے

حضرت زیاد بن محمد اپنے دادا حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب ان کا مرض وصال شروع ہوا تو اپنے خاندان کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

لا یصلی علی ابن زیاد — ابن زیاد میرا جنازہ نہ پڑھائے

مجھے رسول اللہ کے صحابی غسل دیں

"حیات مومن کے آخری لمحات میں" آپ کی یہ وصیت بھی تھی کہ مجھے فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی غسل دیں اور کوئی شامل نہ ہو اور مجھ پر میرے احباب ہی داخل ہوں۔ (حیات مومن: ۱۴۱)

Marfat.com

لا یلینی الا اصحابی — اور مجھ پہ میرے احباب ہی داخل ہوں

آپ کے وصال کے بعد حضرت ابو برزہ اسلمی اور حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں غسل دیا اور کفن پہنایا جب ہم جنازہ لے کر نکلے تو ابن زیاد اپنے دروازہ پر کھڑا تھا اسے لوگوں نے بتا دیا کہ آپ نے وصیت فرمائی ہے ابن زیاد میرا جنازہ نہ پڑھائے۔ وہ تھوڑی دیر ساتھ چلا پھر مقام بیضا کی طرف چلا گیا۔

میرا جنازہ حضرت ابو برزہ اسلمی پڑھائیں

حضرت ثابت البنانی سے صحابی رسول حضرت عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ

اوصٰی ان یصلی علیہ — انہوں نے وصیت کی میرا جنازہ

ابو برزہ — ابو برزہ اسلمی پڑھائیں۔

عبیداللہ بن زیاد بھی سوار ہو کر جنازہ پڑھانے کے لیے آیا جب وہ دار سلم کے مقام پر پہنچا تو اسے آگاہ کیا گیا کہ آپ نے وصیت فرمائی ہے میرا جنازہ ابو برزہ پڑھائیں تو وہ وہیں سے ہی واپس ہو گیا۔ (ابن سعد ۷ : ۳۱)

میری قبر برابر رکھنا

عبدالعزیز بن عبدالملک کہتے ہیں کہ حضرت ابو زمعہ البلوی رضی اللہ عنہ، حضور علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں جب افریقہ میں ان کا وصال ہوا تو انہوں نے وصیت فرمائی۔

Marfat.com

إذا دفنتموني فسووا قبري — جب مجھے دفن کرو تو میری قبر کو
(ابن سعد ۷: ۴۹۹) — (زمین کے) برابر رکھنا۔

میری وصیت کون قبول کرے گا؟

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے وصال کا جب وقت آیا تو بیٹوں کو جمع کر کے فرمایا۔

أيكم يقبل وصيتي؟ — میری وصیت کون قبول کرے گا؟
بڑے بیٹے نے عرض کیا ابا جان میں حاضر ہوں فرمایا۔
إن فيها وفاء ديني — میرے قرض کی ادائیگی کرنا ہوگی
عرض کیا۔ آپ کا قرض کتنا ہے؟ فرمایا اسی ہزار دینار
عرض کیا۔ آپ نے اتنا قرض کس کے لیے لیا تھا؟ فرمایا۔ بیٹے!
في كريم سددت خلته — ایک سفید پوش کی ضرورت کے
وفي رجل جاءني ودمه — لیے اور ایک ایسے آدمی کے لیے
ينزو في وجهه من — جو میرے پاس آیا تو اس کا چہرہ
الحياء فبدأته بحاجته — حیا کی وجہ سے فق ہو گیا تو میں نے
قبل أن يسألنيها — اس کے سوال سے پہلے ہی اس کی
(اسد الغابہ ۲: ۳۶۴) — ضرورت کو پورا کر دیا۔

کفن کا قمیص گھر کے ستون پر

امام ابن عبد البر نے حضرت اهبان بن صیفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے جب ان کے وصال کا وقت آیا تو انہوں نے یہ وصیت فرمائی۔

Marfat.com

کفنونی فی ثوبین — مجھے فقط دو کپڑوں میں کفن دینا

ان کی صاحبزادی حضرت عدیسہ کہتی ہیں۔

فزدنا ثوباً ثالثاً قمیصاً فدفناہ فیہا فاصبح ذلک القمیص علی المشجب موضوعاً (الاستیعاب ۱: ۶۵)

ہم نے بصورت قمیص تیسرا کپڑا کفن میں شامل کر کے آپ کو دفن کیا تو صبح کے وقت وہ قمیص گھر ستون پر پڑا ہوا تھا۔

حافظ ابن حجر کے الفاظ یہ ہیں۔

فاصبحوا فوجدوا الثوب الثالث علی السریر (الاصابہ ۴: ۷۹)

صبح کے وقت گھر والوں نے تیسرا کپڑا چارپائی پر پایا۔

مجھے صحابہ کے ساتھ دفن کرنا

ابن اسحاق نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ثقیف سے واپس لوٹے تو عروہ بن مسعود آپ کے پیچھے پیچھے چلے ابھی آپ مدینہ منورہ داخل نہیں ہوئے تھے کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی قوم میں جا کر تبلیغ کروں؟ فرمایا اس قوم میں تکبر ہے وہ تجھے قتل کر دے گی۔ عرض کیا آقا میں ان کے درمیان نہایت ہی محبوب ہوں۔ اپنی قوم میں جا کر اس اُمید پر اشاعت اسلام کا کام شروع کیا کہ میری قدر و منزلت کی وجہ سے لوگ مخالفت نہیں کریں گے لیکن جب انہوں نے تبلیغ کی تو ہر طرف سے ان پر تیروں کی بارش کر دی گئی۔ ان سے آخری لمحات میں پوچھا گیا۔

Marfat.com

ما ترى فى دمك ؟ تمہاری شہادت کے بارے میں کیا رائے ہے ؟

فرمایا!

كرامة اكرمنى الله بها و شهادة ساقها الله الى فليس فى الاما فى الشهادة الذين قتلوا فى سبيل الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يرحل منكم فادفنونى معهم فدفنوه معهم (اسد الغابہ ۲۰۲ : ۲۲)

یہ عزت ہے جس سے اللہ نے مجھے نوازا۔ مقام شہادت مجھے اللہ نے عطا فرمایا۔ یہ وہی شہادت ہے جو حضور کے وصال سے پہلے صحابہ کو نصیب ہوئی پس مجھے بھی ان کے ساتھ دفن کرنا ان کی وصیت کے مطابق انہیں صحابہ کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

ابن سعد کے الفاظ ہیں۔

اذا مت فادفنونى مع الشهداء الذين قتلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم (الطبقات ۵ : ۵۰۴)

جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے ان صحابہ کے ساتھ دفن کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں شہید ہوئے تھے۔

مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا

حضرت جعفر بن زید العبدی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوالدرداء

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آپ رو دیئے آپ کی اہلیہ محترمہ نے عرض کیا۔

انت تبکی یا صاحب رسول اللہ — اے رسول اللہ کے صحابی آپ
الم تک تخبرنا انک تحب — رو رہے ہیں حالانکہ آپ
الموت — ہمیں کہا کرتے تھے میں موت
سے محبت رکھتا ہوں۔

فرمایا! ہاں

ومالی لا ابکی و لا — میں کیوں نہ روؤں؟ علم نہیں میرے
ادری علام اهجم — گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ
من ذنوبی — کیا ہونے والا ہے۔

اس کے بعد خوب روئے اور فرمایا۔

هذه آخر ساعاتی — یہ دُنیا سے آخری وقت ہے مجھے
من الدنیا لقنونی — کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین
لا اله الا الله ۔(اسد الغابہ ۴:۲۱۹) — ضرور کرنا۔

چھوٹوں کو سردار نہ بنانا

امام حسن بصری بیان فرماتے ہیں جب حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے بیٹوں کو جمع کیا اور فرمایا۔

احفظوا عنی فلا احد — میری نصیحت پلے باندھو۔
انصح لکم منی — مجھ سے بڑھ کر تمہارا کوئی خیر خواہ
نہیں۔

Marfat.com

جب میں فوت ہو جاؤں [1]

فسودوا اکبارکم ولا — تو بڑوں کو سربراہ بنانا چھوٹوں

تسودوا صغارکم فتسفه — کو سربراہ نہ بنانا ورنہ لوگ تمہارے

الناس کبارکم وتہونوا — بڑوں پر طعن کریں گے ۔

علیہم وعلیکم باصلاح — مال صحیح طریقہ سے حاصل کرنا کیونکہ

المال فانہ منبہۃ للکریم — یہ کریم کے لیے اور کمینے سے چھٹکارہ

ویستغنی بہ عن اللئیم — کا ذریعہ ہے مجھ پر نوحہ کرنے والی

ولا تقیموا علی نائحۃ فانی — عورت نہ لانا کیونکہ میں نے

سمعت رسول اللہ — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم نہی — کو نوحہ سے منع کرتے ہوئے

عن النائحۃ (اسد الغابہ ۴: ۴۳۴) سنا ہے ۔

کسی سے نہ مانگنا

وصیت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ۔

وایاکم ومسألۃ الناس — لوگوں سے کبھی نہ مانگنا

(ایضاً)

ابن سعد میں یہ وصیت بھی ہے ۔

ولا تدفنونی حیث — مجھے ایسی جگہ دفن کریں جسے قبیلہ

تشعر بی بکر بن وائل — بکر بن وائل کے لوگ نہ جانتے

فانی کنت اغاور لهم — ہوں کیونکہ جاہلیت کے دور میں

Marfat.com

فی الجاھلیۃ — ہیں نے ان پر مقدمہ دیا تھا۔

(ابن سعد ۷ : ۳۷)

حضرت سعد بن عبید القاری رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت سعد بن عبید القاری رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں یہ مسجد قبا کے امام تھے پھر سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہی امام رہے۔

ہمیں انہی کپڑوں میں کفن دینا

امام بخاری نے تاریخ میں حضرت طارق بن شہاب سے نقل کیا کہ حضرت سعد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جنگِ قادسیہ میں شریک ہوئے اور کھڑے ہو کر یہ خطاب فرمایا

انا مستشھدون غداً — ہم کل شہید ہونے والے ہیں ہمیں
فلا تکفنونا الا فی ثیابنا — انہی کپڑوں میں کفن دینا جو ہم نے
التی اصبنا فیھا — پہن رکھے ہیں۔

(الاصابہ ۲ : ۳۱)

یہ میری سواری حضور کی خدمت میں پیش کر دینا

حضرت سہل بن سعد اپنے والدِ گرامی حضرت سعد بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ بدر میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے جب مقام روحا پر پہنچے تو وہاں ان کا وصال ہو گیا وصال سے پہلے انہوں نے وصیت کی۔

Marfat.com

اوصی للنبی براحلة ورحلته و ثلاثة اوسق من شعیر فقبلها ثم ردها علی ورثته وضرب له بسهم

(اسد الغابہ ۲، ۳۳۵)

کہ میری سواری سامان سمیت اور تین وسق جو میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دینا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں قبول فرما کر ان کے ورثار کو واپس کر دیے اور ان کے لیے غنیمت سے حصہ بھی عطا فرمایا

حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب مدنی صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ اولیٰ کے موقعہ پر رحمت کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی بلکہ وفد میں سب سے پہلے حضور کے مبارک ہاتھ پر بیعت کا شرف انہی کو نصیب ہوا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حج کے لیے مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے ہمارے ساتھ ہمارے سربراہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے انہوں نے فرمایا۔

قد رایت ان لا ادع هذه البنیة منی بظهر وان اصلی الیها

میں سمجھتا ہوں کہ اس کعبہ کی طرف ہمیں پشت نہیں کرنی چاہیئے اور ہمیں نماز بھی اس کی طرف منہ کر کے ادا کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

سب سے پہلے کعبہ کی طرف رخ کرنے والے

ہم نے عرض کیا۔ ہمیں تو اطلاع یہ پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں آپ نے کعبہ کی طرف منہ کرنا ہے تو کرو ہم تو بیت المقدس کی طرف ہی منہ کریں گے لہذا جب نماز کا وقت آتا۔

صلینا الی الشام وصلی الی الکعبۃ — ہم شام (بیت المقدس) کی طرف اور وہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے

یہاں تک کہ ہم مکہ پہنچے۔ مشورہ یہ ہوا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کیا جائے۔

فخرجنا نسأل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنا لا نعرفہ ولم نرہ قبل ذلک — ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں لوگوں سے پوچھتے ہوئے نکلے ہم آپ کو نہیں پہچانتے تھے اور اس سے پہلے ہم نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔

ہماری آپ سے پہلی ملاقات مسجد حرام میں ہوئی براء بن معرور نے تمام واقعہ عرض کرتے ہوئے کہا۔

فماذا تری یا رسول اللہ؟ — یا رسول اللہ آپ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لقد کنت علی قبلۃ لو — میں بھی تو پڑھ رہا ہوں کاش

Marfat.com

صبرت علیھا ۔ آپ بھی اس کی پابندی کرتے ۔

اس دن کے بعد حضرت براء نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دی ۔

وعدے کے مطابق ایام تشریق میں ہماری دوبارہ ملاقات ہوئی جس میں آپ کے چچا حضرت عباس بھی شریک ہوئے ۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیمات اسلام سے آگاہ فرمایا ۔ معاملات پر تفصیلی گفتگو ہوئی ۔ براء نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور عرض کیا ۔

ن الذی بعثك بالحق	اللہ کی قسم ہم آپ کا اسی طرح
لنمنعك مما نمنع	دفاع کریں گے جیسے اپنی اولاد کا
منه ازرنا	کرتے ہیں ۔

اس کے بعد ہم تمام نے بیعت کی سعادت حاصل کی ۔ ... اس موقع پر حضرت براء نے جو تقریر فرمائی اسے بھی نقل کیا ہے ۔

سب سے پہلی تقریر

بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد حضرت براء کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد کہا ۔

الحمد لله الذی اکرمنا	حمد اس ذات اقدس کی جس نے ہمیں
بمحمد و حبانا به فکنا	محمد جیسی دولت سے نوازا آپ سے
اول من اجاب و آخرمن	محبت عطا کی ہمیں ان پر ایمان لانے
دعا فاجبنا الله و رسوله	والوں میں پہل کرنے کا جذبہ دیا ۔
و سمعنا و اطعنا یامعشر	ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت

Marfat.com

الاوس و الخزرج ان الله	کو قبول کیا۔ان کی بات کو سنا اور
اکرمکم الله بدینه فان	اطاعت کی اے اوس و خزرج ۔
اخذتم السمع والطاعة	اللہ نے تمہیں اپنے دین کی خدمت
والموازرة بالشکر فاطیعوا	کے لیے منتخب کر لیا ہے۔اگر تم
الله و رسوله	نے سمع و طاعت کو دل و جان
(الطبقات ، ۳ : ۶۱۹)	سے قبول کر لیا ہے تو اب اللہ
	تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ
	علیہ وسلم کی ہی اطاعت کرنا۔

قبر میں میرا منہ کعبہ کی طرف کر دینا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ان کے وصال کا وقت آیا تو گھر والوں کو یہ وصیت کی۔

وجھونی فی قبری	قبر میں میرا چہرہ قبلہ کی طرف
نحو القبلة	کر دینا ۔

ابن کعب سے الفاظ وصیت دو طرح مروی ہیں ۔

۱- اذا حضرته الوفاة	جب ان کے وصال کا وقت
امر اهله ان یوجهوه	آیا تو گھر والوں سے کہا میرا چہرہ
الی المسجد الحرام	مسجد حرام کی طرف کر دو
۲ - اوصی البراء بن معرور	براء بن معرور نے موت کے
عند الموت ان یوجه اذا	وقت کہا جب قبر میں رکھو تو
وضع فی قبره الی الکعبة	میرا چہرہ کعبہ کی طرف کر دینا
(الطبقات ، ۳ : ۶۱۹)	

Marfat.com

میرا تہائی مال رسول اللہ کی خدمت میں پیش کر دینا

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وصال کے وقت حضرت براء نے

اوصٰی بثلث مالہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضعہ حیث شاء	تہائی مال کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے کہا کہ حضور کی خدمت میں پیش کر دینا آپ جہاں چاہیں خرچ فرما دیں۔
(ابن سعد ۳۰ ے ۶۱۹)	

آپ نے مال ورثاء کو لوٹا دیا

حبیب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت براء بن معرور کو یاد فرمایا تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ان کا وصال ہو گیا ہے اور انہوں نے دو وصیتیں کی تھیں۔ ایک یہ کہ قبر میں میرا منہ کعبہ کی طرف کر دینا دوسری یہ کہ میرا تہائی مال میرے آقا کے حضور پیش کر دینا اس پر جانِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اصاب الفطرۃ قد رددت ثلثہ علی ولدہ	انہوں نے فطرت کے مطابق کیا اور میں تہائی مال ان کی اولاد کو لوٹا رہا ہوں۔

پھر آپ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور یہ دُعا کی۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ جنتک	اے اللہ! انہیں بخش دے، ان پر رحم فرما اور انہیں جنت میں داخل فرما۔
(المستدرک، کتاب الجنائز)	

Marfat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی وعنینں

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں جس شخص کی سب سے حسین آواز تھی وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ہیں آپ صلے اللہ علیہ وسلم جب ان کی تلاوتِ قرآن سنتے تو فرماتے

لقد اوتی ھذا من مزامیر ال داؤد	انہیں لحنِ داؤدی سے حصہ وافر عطا کیا گیا ہے۔

(الطبقات، ۴: ۱۰۷)

صحابہ کرام انہیں قرآن سنانے کی فرمائش کرتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے فرمایا۔

شوقنا الی ربنا فقرأ علیہ ابوموسیٰ وکان حسن الصوت بالقرآن	ہمیں ہمارے رب کا شوق دلایئے اس پر حضرت ابوموسیٰ اشعری نے قرآن کی تلاوت کی اور آپ نہایت ہی حسین آواز سے قرآن پڑھتے تھے

ابھی آپ قرآن کی تلاوت سن رہے تھے لوگوں نے عرض کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے - آپ نے فرمایا !

او لسنا فی صلاۃ	کیا ہم حالتِ نماز میں نہیں ہیں؟

(الطبقات لابن سعد ۴: ۱۰۹)

تاریک کمرے میں غسل کرتے وقت بھی پشت جھکائے رکھنا

حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی

Marfat.com

...ۂ بیان فرمایا کرتے تھے۔

انی لاغتسل فی البیت المظلم فاحنی ظہری حیاء من ربی (الطبقات ۴ : ۱۱۴)

میں تاریک کمرے میں غسل کرتے وقت بھی اپنے رب سے حیا کرتے ہوئے پشت ٹیڑھی رکھتا ہوں۔

کسی کو اطلاع نہ کرنا

سیار بن سلامہ کا بیان ہے کہ جب آپ کے وصال کا وقت آیا تو آپ نے اپنے عزیزوں کو جمع کر کے فرمایا۔

اذا انا مت فلا تؤذنن بی احداً ولا تتبعنی صوت ولا نار و لیکن مسی احدکم بخداء رکبتی من السریر۔

(الطبقات لابن سعد ۴ : ۱۱۵)

جب میں فوت ہو جاؤں کسی کو اطلاع نہ کرنا۔ میرے ساتھ بین نہ کرنا اور نہ ہی آگ لانا۔ اور تمہارے کاندھے میری چارپائی کے گھٹنوں کے برابر ہونے چاہیں۔

میری قبر خوب وسیع اور گہری بنانا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وفات کے وقت اپنے بیٹوں کو ... دیا جاؤ میرے لیے۔

احفروا لی واوسعوا واعمقوا

قبر کھودو اور اسے خوب وسیع اور گہرا بنانا۔

Marfat.com

وہ گئے اور انہوں نے قبر کھودی واپس آکر عرض کیا۔

قد حفرنا واوسعنا	ہم نے قبر وسیع اور گہری کھودی
واعمقنا	ہے۔

آپ نے فرمایا

والله انها لاحدی المنزلتین	اللہ کی قسم یہ قبر دو منازل میں سے
اما لیوسعن علی قبری	ایک ہے یا تو یہ مجھ پر کشادہ کر
حتی تکون کل زاویۃ	دی جائے گی حتی کہ ہر طرف چالیس چالیس
منہا اربعین ذراعا ثم	گز ہو جائے گی پھر میرے لیے جنت کا
لیفتحن لی باب الی الجنۃ	دروازہ کھول دیا جائے گا تاکہ میں
فلانظرن الی ازواجی	اپنی ازواج اور ٹھکانے اور ان
ومنازلی وما اعد الله	چیزوں کو دیکھ لوں جو اللہ تعالیٰ نے
تعالیٰ لی من الکرامۃ	میرے لیے تیار کر رکھی ہیں میں اس
ثم لاکونن اھدی الی	گھر سے اپنے اس گھر سے زیادہ
منزلی منی الیوم الی بیتی	آگاہ ہو جاؤں گا پھر تا قیامت مجھے
ثم لیصیبنی من ریحہا وروحہا	اس کی خوشبوئیں اور بہاریں پہنچیں
حتی البعث وان کانت	گی اور اگر دوسری صورت ہوئی تو
الاخری - ونعوذ بالله	(نعوذ باللہ) میری قبر تنگ کر دی
منہا لیضیقن علی قبری	جائے گی۔ پھر مجھ پر دوزخ کا دروازہ
حتی یکون فی اضیق	کھولا جائے گا تاکہ میں اپنی زنجیر اور
من القناۃ فی الرمح ثم	بیڑیاں ملاحظہ کر لوں۔ میں اپنے
لیفتحن لی باب من	اس ٹھکانے سے آج کے گھر سے

Marfat.com

ابواب جہنم فلا نظرن الی سلاسلی واغلالی وقرنائی شم لاکونن الی مقعدی من جہنم اھدی منی الیوم الی بیتی ثم لیصیبنی من سموھا وحمیھا حتی ابعث

زیادہ آگاہ ہو جاؤں گا پھر مجھے تا قیامت اس کی بو اور گرم ہوائیں پہنچتی رہیں گی۔

(الحلیۃ لابی نعیم ۱۷، ۲۶۲)

مجھے دو دفعہ غسل دینا

اسحاق بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت خالد بن حواری رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے جن کا تعلق حبشہ سے تھا۔ بیوی سے ہمبستری کر کے فارغ ہوئے تو اچانک مرض وصال شروع ہو گیا تو انہوں نے وصیت کی۔

غسلونی غسلتین غسلۃ بجنابۃ وغسلۃ للموت

مجھے دو غسل دینا ایک جنابت کا اور دوسرا میت والا۔

(اسدالغابہ ۲: ۹۲)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ان ابتدائی صحابہ میں سے ہیں جن پر مشرکین کی طرف سے ہر قسم کے ظلم و ستم ڈھائے گئے مگر ان کے پائے استقلال میں ذرہ بھر لچک پیدا نہ کی جا سکی۔ حضرت

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ آپ سے اس ظلم وستم کی داستان پوچھی تو کہنے لگے امیر المومنین میری پشت دیکھو حضرت عمر نے پشت دیکھی تو فرمایا۔ میں نے آج تک ایسی زخموں کے نشانوں سے بھری پشت کسی کی نہیں دیکھی۔ حضرت خباب نے روئیداد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

لقد وقدت نار وسحبت علیها فما اطفاٗها الا ودك ظهری	آگ جلائی جاتی ہے مجھے اس میں اوندھا کر کے ڈالا جاتا۔ پس وہ آگ میری پشت کی چربی سے پھر بجھتی۔

(اسد الغابہ، ۲: ۱۱۵)

مجھے شہر کوفہ سے باہر دفن کرنا

حضرت زید بن وہب سے مروی ہے کہ ہم سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ جنگ صفین سے واپس لوٹے۔ جب ہم شہر کوفہ کے دروازہ کے قریب پہنچے تو وہاں ہمیں سات قبور دکھائی دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ قبور کس کی ہیں؟ لوگوں نے بتایا امیر المومنین آپ کے جانے کے بعد حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا چونکہ لوگ اپنی اموات کو اپنے صحنوں اور گھروں کے دروازوں پہ دفن کر دیتے تھے تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کی۔

فاوصى ان يدفن فی ظاهر الكوفة فلما رأوا خبابًا اوصى ان يدفن بالظهر دفن الناس	وصیت کی کہ مجھے کوفہ سے باہر دفن کیا جائے جب لوگوں کو آپ کی اس وصیت کا علم ہوا تو پھر دیگر لوگوں نے وہاں تدفین شروع کر دی

Marfat.com

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خباب پر رحمتیں نازل فرمائے

اسلم راغباً وهاجر طائعاً	ذوق و محبت سے مسلمان ہوئے۔ شوق
وعاش مجاهداً وابتلی	سے اطاعت کی جہاد
فی جسمه ولن یضیع الله	میں زندگی بسر کی۔ جسمانی اذیت
اجر من احسن عملا	میں مبتلا کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ
(اسد الغابہ، ۲: ۱۱۶)	اعلیٰ عمل والوں کا اجر ضائع نہیں فرمایا۔

امام حاکم نے آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آپ کی یہی وصیت ان کلمات میں نقل کی ہے۔ وصال کے وقت بیٹے سے فرمایا۔

ادفنی بالظهر فانك	مجھے کوفہ سے باہر دفن کرنا۔
لو دفنتنی بالظهر قیل	میری تدفین کی وجہ سے لوگ
دفن رجل من اصحاب	یہ سوچ کر کہ وہاں رسول اللہ
رسول الله صلی الله علیه	صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی دفن
وسلم	ہوئے اپنی اموات کو وہاں
(المستدرک، ۲: ۱۳۱م)	دفن کریں گے۔

کہیں تم مجھے موت سے ڈرنے والا نہ سمجھو!

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کفار نے سزائے موت دینے سے پہلے گھر میں بند کردیا آپ نے استرا طلب کیا تاکہ موت کی تیاری کے لیے زیرِ ناف بال مونڈ سکیں۔ بنتِ حارث کہتی ہیں میرا بیٹا اس کمرہ میں چلا گیا تو اچانک میں نے دیکھا۔

فوجدته مجلسه علی فخذه	تو اسے خبیب کی گود میں اس حال

Marfat.com

والموثق بیدہ ... میں بیٹھا ہوا دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں استرا ہے۔

میں گھبرا گئی کہیں یہ قیدی میرے بیٹے کو ذبح نہ کر دے آپ نے محسوس کیا اور فرمایا۔

اتحسبنی ان اقتلہ ؟	کیا تو یہ محسوس کر رہی ہے میں اسے
ماکنت لافعل ذلک	قتل کر دوں گا ؟ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں میں نے حضرت خبیب سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ قیدی نہیں پایا۔

بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تر و تازہ پھل کھانا

ایک دن میں نے دیکھا۔

یاکل قطفاً من عنب	وہ ہاتھ میں لیے تر و تازہ انگور
فی یدہ وانہ الموثق	تناول کر رہے ہیں حالانکہ وہ
فی الحدید ومابمکۃ	بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے
من ثمرۃ وکانت	اور مکہ میں کھجور کا موسم بھی نہ تھا
تقول انہ لرزق	کہا کرتی تھیں وہ ایسا رزق تھا
رزقہ اللہ خبیباً	جو اللہ تعالیٰ نے خبیب کو عطا فرمایا تھا۔

جب آپ کو حرم سے نکال کر قتل کرنے کے لیے لے چلے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

Marfat.com

دعونی ارکع رکعتین — مجھے اجازت دو تاکہ میں اپنے مالک کے حضور دو رکعتیں ادا کر لوں۔

انہوں نے آپ کو اجازت دے دی آپ نے اپنے محبوبِ حقیقی کے حضور دو رکعتیں ادا کیں اور فارغ ہو کر فرمایا۔

واللہ لولا ان تحسبوا ان ما بی جزع الموت لزدت — اللہ کی قسم اگر مجھے تمہارے اس قول کا خوف نہ ہوتا کہ یہ موت سے ڈر گیا ہے تو میں نماز میں اضافہ کرتا۔

(اسد الغابہ، ۲: ۱۲۱)

بے وقوف لوگوں کی صحبت سے بچنا

حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت اپنے بیٹوں سے فرمایا۔

یا بنی ایاکم و مجالسۃ السفہاء فانہا داء — اے بیٹو! بے وقوف لوگوں کی مجلس سے بچنا کیونکہ یہ سراپا بیماری ہے۔

(الاصابہ، ۳: ۳۰)

حجاج میرا جنازہ نہ پڑھائے

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیخ علی بن المدینی سے منقول ہے۔

اوصی ان لا یصلی علیہ الحجاج — کہ انہوں نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا حجاج میرا جنازہ نہ پڑھائے۔

(الاصابہ ۱: ۲۱۳)

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

خالد سیف من سیوف اللہ — خالد اللہ کی تلوار ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱/۳۶۳)

حضرت ابو الزناد سے مروی ہے کہ جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آپ روتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

وما فی جسدی الا وفیہ	میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں
ضربۃ سیف او رمیۃ	جس پر تلوار یا نیزے کا زخم نہ
سہم وہا انا اموت	ہو افسوس میں بستر میں فوت ہو
علی فراشی	رہا ہوں۔

(سیر اعلام النبلاء ۱/۳۸۲)

میرا تمام اسلحہ اور گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دینا

حضرت ابو وائل سے مروی ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

اذا مت فانظروا الی	جب فوت ہو جاؤں تو میرا
سلاحی وفرسی فاجعلوہ	اسلحہ اور گھوڑا اللہ کی راہ
عدۃ فی سبیل اللہ	میں وقف کر دینا۔

(سیر اعلام النبلاء ۱/۳۸۱)

Marfat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الجنۃ تشتاق الی ثلاثۃ علی و عمار و سلمان (الترمذی: کتاب المناقب)	جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ علی۔ عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔

ایسے مہمان آنے والے ہیں جو خوشبو تو سونگھتے ہیں مگر کھانا نہیں کھاتے

امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آپ ایسے کمرے میں تشریف فرما تھے جس کے چار دروازے تھے۔ فرمایا چاروں دروازے کھول دو۔

فان لی الیوم زوارا لا ادری من ای ھذہ الابواب یدخلون علی۔	آج میرے ہاں مہمان آنے والے ہیں میں نہیں جانتا وہ میرے پاس کس دروازے سے آئیں گے

اس کے بعد فرمایا وہ خوشبو لاؤ جو میں نے محفوظ رکھی تھی اور اسے پانی میں ڈال دو۔

انضحیہ حولی فانہ یحضرنی خلق من خلق اللہ یجدون الریح ولا یاکلون الطعام (الطبقات ۴: ۹۲)	اور اسے میرے اردگرد چھڑک دو کیونکہ میرے پاس اللہ کے ایسے بندے آرہے ہیں جو خوشبو لیتے ہیں مگر کھانا نہیں کھاتے۔

Marfat.com

تمہیں تقویٰ اور صلہ رحمی کی وصیت کرتا ہوں

حضرت اکثم بن صیفی رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا ہے تو انہوں نے دو آدمیوں کو بھیجا تاکہ وہ معلومات حاصل کریں کہ وہ ذات کس خاندان وغیرہ سے ہے جب وہ دونوں افراد آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ آیتِ کریمہ سنائی۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (النحل : ۹۰)	اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے عدل و احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا اور وہ بے حیائی۔ برائی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

ان دونوں حضرات نے حضرت اکثم رضی اللہ عنہ کو یہ آیات سنائیں۔ آپ نے مذکورہ احکاماتِ الٰہیہ سن کر قوم کو اکٹھا کیا اور فرمایا۔

یا قوم اراہ یامر بمکارم الاخلاق و ینھی عن ملائمھا فکونوا فی ھذا الامر رؤسا ولا تکونوا اذنابا وکونوا فیہ اولا ولا تکونوا فیہ آخرا	میں نے محسوس کیا ہے وہ شخصیت اعلیٰ اخلاق کی تلقین اور برائیوں سے منع کرنے والی ہے تم اس معاملہ میں آگے بڑھ کر سربراہی لے لو دوسری صف والے

Marfat.com

نہ بنو۔ پہل کرنے والے بن
جاؤ، پیچھے نہ رہ جاؤ۔

ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ان کے وصال کا وقت آ گیا تو

فاوصی اھلہ اوصیکم بتقوی اللہ وصلۃ الرحم فانہ لا یبلی علیھا اصل ولا یھتصر علیھا فرع

اپنے خاندان کو یہ وصیّت کی، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، صلہ رحمی سے کام لو کیونکہ ان کی اصل کبھی پُرانی نہیں ہوتی اور نہ اس کی شاخ خشک ہوتی ہے۔

(اسد الغابہ، ۱: ۱۴۴)

سرزمین مدینہ میں پہلا مسلمان

سرزمین شہر مدینہ کے جس شخص کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے غلامی اور اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا ان کا اسم گرامی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہے ان کی کنیت ابو امامہ اور ان کا تعلق آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ننھال قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ ابن سعد ان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

اسعد بن زرارہ اوّل من اسلم۔

سب سے پہلے (مدینہ میں) اسلام لانے والے اسعد بن زرارہ ہیں۔

(الطبقات، ۳: ۶۰۸)

Marfat.com

جانتے ہو تم رسول اللہ کی کس پر بیعت کر رہے ہو

عبادہ بن ولید سے منقول ہے کہ بیعت کے وقت حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستِ اقدس ہاتھ میں لیا اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا

هل تدرون علی ما تبايعون محمداً؟ انكم تبايعونه علی ان تحاربوا العرب والعجم والجن و الانس مجلبة	جانتے ہو تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کس پر بیعت کر رہے ہو تم آپ کی بیعت کر کے یہ اعلان کر رہے ہو کہ ہم عرب و عجم اور جن و انس کے خلاف جہاد کریں گے۔

(ابن سعد، ۳: ۶۰۹)

میری بیٹیاں رسول اللہ کے سپرد

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی اولادِ نرینہ نہ تھی فقط تین بیٹیاں۔ کبشہ۔ حبیبہ اور فارعہ رضی اللہ عنھن تھیں۔ وصال کے وقت انہوں نے یہ وصیت کی۔ میری بیٹیوں کے تمام معاملات نکاح وغیرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں۔ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔

اوصی ابو امامة رضی الله عنه ببناته الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یدرن معه فی بیوت نسائه	ابو امامہ نے اپنی بیٹیوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا تھا وہ آپ کے گھر ازواج مطہرات کے ساتھ رہا کرتیں تھیں۔

Marfat.com

رسول اللہ نے انہیں کانٹے پہنائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب بنت بتیط بن جابر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسعد کی بیٹیوں کا نہایت خیال فرماتے۔

فقدم علیہ حلی فیہ ذھب ولؤلؤ یقال لہ الرعاث فحلاھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تلک الرعاث	آپ کے ہاں زیورات آئے جن میں سونا اور موتی تھے اور وہ کانٹوں کی صورت میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زیور ان بچیوں کو پہنائے۔

اور بیان کرتی ہیں۔

فادرکت بعض ذلک الحلی عند اھلی	ان زیورات میں سے کچھ ہمارے گھر تھے میں نے انہیں دیکھا ہے

(ابن سعد ۳ : ۶۱۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے پسند نہیں فرمایا لہٰذا مجھے اس میں کفن نہ دینا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ خریدا تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن بن سکے صحابہ نے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں رکھا مگر پھر فیصلہ ہوا کہ اسے کفن بنانا... مناسب نہیں لہٰذا

Marfat.com

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو تین نئے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

لا کفن نفسی فی شئ مس النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کپڑے نے جسدِ نبوی کو مَس کیا ہے لہذا اسے میں اپنا کفن بناؤں گا۔

اس کے بعد انہوں نے اسے صدقہ کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا آپ نے تو کفن کے لیے رکھا تھا۔ اب صدقہ کیوں کر رہے ہو۔ اس سچے محب کا جواب سنیئے۔

واللہ لا اکفن فی شئ منعہ اللہ بنبیہ ان یکفن فیہ

(ابن سعد ۲ : ۲۰۱)

اللہ کی قسم مجھے اس کپڑا میں ہرگز کفن نہ دینا جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے پسند نہیں فرمایا۔

اس واقعہ کی تفصیل امام حاکم نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کچھ یوں نقل کی ہے۔

کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بردی حبرۃ کانا لعبد اللہ بن ابی بکر ولف فیہما ثم نزعا عنہ فکان عبد اللہ بن ابی بکر قد امسک تلک الحلۃ لنفسہ

پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عبداللہ بن ابی بکر کی دو چادروں میں رکھا گیا اس کے بعد انہیں اتار لیا عبداللہ نے وہ حلہ اپنے کفن کے لیے محفوظ کر لیا۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے اسے یہ کہتے ہوئے صدقہ کر دیا کہ

Marfat.com

حتی یکفن فیھا اذا مات	میں کسی ایسی شے کو اپنے لیے
ثم قال بعد ان امسکھما	پسند نہیں کر سکتا جسے اللہ تعالیٰ
ماکنت لا مسك لنفسی	اپنے حبیب صلے اللہ علیہ
شیأ منع اللہ رسوله	وسلم کے لیے ناپسند فرما
صلی اللہ علیہ وسلم ان	دے۔
یکفن فیہ فتصدق	
بھا عبد اللہ	

(المستدرک ۳ : ۵۴۳)

اگر اس میں خیر ہوتی تو

امام ابن عبدالبر نے وصال کے وقت ان کی وصیت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

فلما حضرته الوفاة	جب ان کی وفات کا وقت
قال لا تکفنونی فیھا	آیا تو کہنے لگے مجھے اس کپڑے
فلو کان فیھا خیر فکفن	میں کفن نہ دینا اگر اس میں خیر
——— فیھا رسول	ہوتی تو ضرور رسول اللہ صلے اللہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	علیہ وسلم کے کفن بننے کی سعادت
(الاستیعاب ۲ : ۲۵۸)	حاصل کر لیتا۔

اے اللہ ہمارے آقا کو ہمارے حال پر مطلع فرما

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی خدمتِ اقدس میں قبیلہ ہذیل کے کچھ لوگ آئے اور عرض کیا۔ ہمارے ساتھ کچھ مبلّغین بھیجیں تاکہ وہ ہمارے علاقہ میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تیار کردہ دس افراد کا وفد حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ان کے ساتھ بھیج دیا۔ جب وہ ھدۃ کے مقام پر پہنچے تو ایک سو کافروں نے ان کا پیچھا شروع کر دیا۔ حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے جیسے ہی محسوس کیا تو ایک بلند جگہ پر چڑھ گئے تاکہ دفاع کیا جا سکے کفار نے گھیراؤ کر لیا اور دھوکہ دیتے ہوئے کہا ہم عہد کرتے ہیں تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے تم نیچے اتر آؤ۔ امیر وفد حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم میں کسی کافر کی ضمانت پہ نہیں اتروں گا۔

اور پھر یوں دعا کی۔

اللھم اخبر عنا نبیک	اے اللہ! ہمارے آقا اور اپنے نبی کو ہمارے حالات سے آگاہ فرما

(اسد الغابہ ۲، ۱۲۰)

ابن سعد کے الفاظ ہیں۔

انی نذرت ان لا اقبل جوار مشرک ابداً	میں نے نذر مان رکھی ہے کہ کبھی بھی کسی مُشرک کی پناہ قبول نہیں کروں گا

(الطبقات ۳: ۴۶۲)

مُشرک کو مس نہ کرنے کا عہد

اس کے بعد ان سے لڑائی شروع ہو گئی۔ سات شہید ہو گئے اور تین حضرت خبیب بن عدی، حضرت زید بن دثنہ اور حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہم گرفتار کر لیے گئے۔ چونکہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے یہ

Marfat.com

عہد کیا ہوا تھا۔

ان لا یمس مشرکا ولا	میں ہمیشہ نہ مشرک کو مس کروں گا
یمسہ مشرک ابدا	اور نہ مجھے کوئی مشرک مس کرے

جب شہادت کے بعد کفار نے ان کے جسم سے سر کو جدا کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالٰی نے شہد کی مکھیوں کا ایک جتھہ بھیج دیا جنہوں نے آپ کے جسم کی حفاظت کی اور رات کو بارش نازل فرمائی جس کا پانی آپ کے جسم مقدس کو جنت کی نہروں میں لے گیا

استجاب اللہ لعاصم بن ثابت	اللہ تعالٰی نے شہادت کے روز عاصم
یوم اصیب فاخبر رسول اللہ	بن ثابت کی دعا قبول کی تو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ حین	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کے
اصیبوا خبرھم	روزِ شہادت صحابہ کو مطلع فرمایا۔

(اسد الغابہ، ۲ : ۱۲۱)

میری کمان اور اسلحہ حضور کی خدمت میں پیش کر دینا :

غزوہ حنین کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا عنایت فرما کر حضرت ابو عامر اشعری کو مشرکین کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد کے لیے روانہ فرمایا انہوں نے مقابلہ میں نو افراد قتل کئے دسویں کافر نے آپ کو شہید کیا، ابھی کچھ سانس باقی تھے تو حضرت ابو موسیٰ اشعری کو بلا کر نائب مقرر کیا اور بتایا کہ میرے قاتل نے زرد رنگ کا عمامہ پہن رکھا ہے اس کے بعد وصیت کرتے ہوئے کہا۔

ادفع قوسی وسلاحی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہ میری کمان اور اسلحہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دینا۔

Marfat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری نے جہاد جاری رکھتے ہوئے آپ کے قاتل کو واصل جہنم کر کے ان کا گھوڑا، اسلحہ اور سامان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام سامان انکے بیٹے کو عطا فرمایا اور یہ دعا فرمائی ۔

اللھم اغفر لابی عامر واجعلہ من اعلی امتی فی الجنۃ.
(الطبقات لابن سعد، ۴: ۳۵۸)

اے اللہ ابو عامر کو بخش دے اور اسے میرے ان امتیوں میں شامل فرما جنہیں جنت میں بلند رتبہ ملے گا ۔

میں نے توکل کو افضل عمل پایا ہے

حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا۔ اے میرے دوست ہم سے جو بھی پہلے فوت ہو دوسرے کو بتائے کہ برزخ میں کیسی گزری ؟ میں نے عرض کیا کیا ایسا ہو سکتا ہے ؟ فرمایا ہاں !

ان نسمۃ المومن مخلاۃ تذھب فی الارض حیث شاءت ونسمۃ الکافر فی سجن

مومن کی روح آزاد ہوتی ہے وہ زمین میں جہاں چاہے جا سکتی ہے لیکن کافر کی روح گرفتار ہو جاتی ہے

محدث ابن ابی الدنیا نے یہ کلمات نقل کیے ہیں جب انہوں نے پوچھا کیا مردے زندہ سے ملاقات کر سکتے ہیں تو فرمایا۔

ارواحھم فی الجنۃ تذھب حیث شاءت
(کتاب المنامات : ۲۳)

ان کی ارواح جنت میں ہوتی ہیں وہ جہاں چاہتی ہیں جا سکتی ہیں ۔

Marfat.com

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا ایک دن میں دوپہر کے وقت سویا ہوا تھا۔ حضرت سلمان فارسی خواب میں تشریف لائے سلام کیا میں نے جواب دیا اور پوچھا۔ کیف انت؟ آپ کیسے ہیں

فرمایا! خیریت سے ہوں۔

میں نے پوچھا

ای الاعمال وجدتہا افضل؟ آپ نے کونسا عمل افضل پایا؟

فرمایا!

وجدت التوکل شیاء عجیباً (الطبقات ۴: ۹۳) — میں نے توکل کو اعلیٰ عمل پایا ہے۔

حضور نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم دنیا سے زاد مسافر سے زائد حاصل نہ کرو گے

مرض وصال میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے آئے تو آپ رو پڑے۔ حضرت سعد کہنے لگے اے سلمان تم کیوں روتے ہو۔ حضور علیہ السلام تم سے راضی گئے ہیں۔ ابھی دوستوں سے ملاقات ہونے والی ہے اور تم حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ فرمایا میں نہ موت کے ڈر کی وجہ سے رو رہا ہوں اور نہ مجھے دنیا کی حرص ہے۔ میں اس لیے رو رہا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیتے ہوئے فرمایا تھا

لتکن بلغۃ احدکم من الدنیا مثل زاد الراکب وحولی ہذہ الاساود — تمہیں دنیا سے اتنا ہی لینا چاہیئے جو ایک مسافر کا خرچہ ہوتا ہے اور میرا ارد گرد تو پر برتن ہیں۔

Marfat.com

راوی کہتے ہیں کہ اس موقعہ پر ان کے ارد گرد فقط یہ چیزیں تھیں۔

حفنۃ او مطھرۃ او — کھانے کا برتن، وضو کا برتن اور

رجانۃ (الطبقات ۴ : ۹۱) — ٹوکری

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

مدینہ طیبہ میں یہود کے سب سے بڑے عالم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جب مدینہ طیبہ تشریف آوری ہوئی۔ بیان فرماتے ہیں آپ کی زیارت کے لیے دیگر لوگ گئے میں بھی حاضر ہوا جیسے ہی میری نظر چہرہ مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑی تو میں پکار اُٹھا۔

ان وجھہ لیس بوجہ کذاب — یہ چہرہ انور کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا۔

(مسند احمد ۵ : ۴۵۱)

مجھے اولاد کے بارے میں شک ہو سکتا ہے مگر رسول اللہ کے بارے میں نہیں

قرآن مجید نے بیان کیا کہ اہل کتاب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے لوگ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ — جنہیں ہم نے کتاب دی وہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں۔

(البقرہ ۲)

Marfat.com

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام سے پوچھا۔ اس ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے تو فرمانے لگے واقعہ قرآن نے درست فرمایا۔

مجھے اپنی اولاد کے بارے میں تو شک ہو سکتا ہے مگر حضور کے بارے میں ہرگز شک نہیں۔

مجھے میدانِ جنگ میں ڈال دینا

امام محمد بن سیرین تابعی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

ان ادرکنی ولیس لی	اگر مجھے اس حال میں موت آجائے
رکوب فاحملونی حتی	کہ میرے پاس سواری نہ ہو تو مجھے
تضعونی بین الصفین	اٹھا کر میدان جنگ میں دونوں
(سیر اعلام النبلاء ۲: ۴۲۳)	صفوں کے درمیان ڈال دینا۔

اگر ادائیگی قرض میں پریشانی ہو تو میرے دوست سے عرض کرنا

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ، ان دس مقدس شخصیات میں سے ہیں جنہیں رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت عطا فرمائی۔ آپ ہی کے بارے میں فرمایا۔

ان لکل نبی حواریا	ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور

Marfat.com

وانت حواری الزبیر   میرا حواری زبیر ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱: ۴۸)

آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں یوم جمل کے موقعہ پر آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا۔

میں آج مظلوماً شہید ہونے والا ہوں سب سے اہم معاملہ میرے قرض کا ہے، میرا تمام مال بیچ کر قرض چکا دینا۔ ادائیگی دین کے بعد اگر کچھ بچ جائے تو تیرے بیٹے کے لیے ہوگا۔

یا بنی ان عجزت عن   اے بیٹے اگر تو ادائیگی سے عاجز ہو

شئ للہ فاستعن بمولای۔   تو میرے دوست مولیٰ سے مدد چاہنا۔

چونکہ مجھے آپ کے دوست کا علم نہیں تھا میں نے عرض کیا

یا ابة من مولاك؟   ابا جان آپ کا دوست کون؟

قال: اللہ عزوجل۔   فرمایا: اللہ بزرگ و برتر۔

ابن الزبیر کہتے ہیں مجھے جب بھی قرض کے سلسلہ میں پریشانی لاحق ہوئی تو میں نے یہی عرض کیا

یامولی الزبیر اقض عنه فیقضیه (سیر اعلام ۱: ۶۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی منتیں

آپ کی شخصیت عشرہ مبشرہ میں سے ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا اس موقعہ پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں شہر مدینہ میں سب سے امیر ہوں میرا نصف مال آپ کا ہے۔ میری دو بیویاں ہیں ان میں سے جسے آپ چاہیں

Marfat.com

طلاق دے دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کرلیں۔ یہ تو اسلامی بھائی کے لیے انصاری کی عظیم پیش کش اور ایثار تھا اب اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت کرنے والے کا جواب بھی سنیئے، کہا ہیں آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتا۔

دلونی علی السوق فدلوہ علی السوق فاشتری وباع (ابن سعد ۳ : ۱۲۶)	مجھے بازار کی راہ دکھاؤ۔ انہوں نے بازار کی طرف رہنمائی کی تو آپ نے وہاں خرید فروخت شروع کردی

میرا باغ امہات المؤمنین کی خدمت میں پیش کردینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو میری ازواج مطہرات سے زیادہ حسن سلوک کرے گا لہذا حضرت عبدالرحمن بن عوف نے وصال کے وقت

اوصٰی لھن بحدیقۃ قومت باربع مئۃ الف (سیر اعلام النبلاء ۱ : ۸۵)	امہات المومنین کے لیے ایک ایسے باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ درہم کا فروخت ہوا

پچاس ہزار دینار اور ہزار گھوڑا راہ خدا میں وقف کردینا۔

حضرت عروہ سے مروی ہے آپ نے پچاس ہزار دینار راہ خدا میں وقف کرنے کی وصیت کی۔ پچاس ہزار دینار میری طرف سے راہ خدا میں خرچ کر دینا۔ اور امام زہری نے یہ بھی روایت کیا: اوصی بخمسین الف دینار فی سبیل اللہ۔

اوصٰی بالف فرس فی سبیل اللہ (سیر اعلام ۱ : ۹۰)	ہزار گھوڑے میری طرف سے جہاد کے لیے وقف ہیں۔

Marfat.com

بدری صحابہ کے لیے چالیس ہزار دینار

امام زہری سے مروی ہے کہ آپ نے بدری صحابہ کے لیے چالیس ہزار دینار کی وصیت کی۔

اوصٰی للبدریین فوجدوا	آپ نے بدری صحابہ کے لیے وصیت
مئة فاعطی کل واحد	کی اس وقت ان کی تعداد سو تھی
منھم اربع مائة دینار	جنہیں چار چار سو دینار حصہ
(سیر اعلام النبلاء ، ۱ : ۹۰)	میں آیا۔

میں نے اسلام لانے کے بعد کبھی گناہ نہیں کیا

حضور علیہ السلام کے چچازاد اور رضاعی بھائی ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کے وصال کا جب وقت آیا تو فرمایا۔

لا تبکوا علی فانی لم اتنطف	مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ میں نے
بخطیئة منذ اسلمت	جب سے اسلام قبول کیا۔
(سیر اعلام النبلاء ، ۱ : ۲۰۴)	کوئی گناہ نہیں (کہیں تمہارے نوحہ کی وجہ سے گرفت نہ ہو جائے)

حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر

Marfat.com

ہوئے۔

فجعل یلصق برسول اللہ — آپ کے جسم اقدس سے چمٹ گئے

صلی اللہ علیہ وسلم و یقبل — اور آپ کے مبارک قدموں کو چوما

قدمیہ۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ۔ آپ جو پسند فرماتے ہیں مجھے حکم دیجئے میں ہرگز آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نوخیز کی گفتگو کو نہایت ہی پسند کیا اور امتحاناً فرمایا۔

اذھب فاقتل اباک — جاؤ اپنے والد کو قتل کر دو

اسی وقت یہ قسم اٹھا کر چل پڑے جب تک والد کو قتل نہ کر لوں گا واپس نہیں لوٹوں گا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا میں صلہ رحمی ختم کرنے کے لیے مبعوث نہیں ہوا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ کرنا

چند دنوں کے بعد وہ بیمار ہو گئے سردی کا موسم تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے مگر اس وقت وہ بے ہوش تھے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر والوں سے فرمایا میں محسوس کرتا ہوں اس مرض میں ان کا وصال ہو جائے گا جب انہیں ہوش آئے۔

فاذنونی بہ حتی ا — تو مجھے اطلاع دینا تاکہ میں ان

اشھدہ وا صلی علیہ — کی نماز جنازہ پڑھاؤں اور تجہیز و تکفین میں شریک ہو جاؤں۔

جب انہیں ہوش آیا گھر والوں نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

Marfat.com

لاے تھے اور آپ نے فرمایا ہے جب طلحہ کو ہوش آئے تو مجھے اطلاع کرنا۔
اس سچے محب کا جواب وصیت سنئیے۔

ادفنونی والحقونی بربی	مجھے دفن کرکے میرے رب کی
عزوجل ولا تدعوا	بارگاہ میں حاضر کردینا۔ مگر رسول اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ کرنا
فانی اخاف علیہ الیہود	کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں میری وجہ
ان یصاب فی سببی	سے یہودی آپ کو ایذا رنہ
(الاصابہ ۲، ۲۲۷)	پہنچائیں۔

میرا سلام عرض کرکے آپ سے دعا کروانا

طبرانی نے حضرت طلحہ بن مسکین سے روایت یوں نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کو طلحہ کا انتقال ہو جائے گا۔ جب انہیں افاقہ ہو تو مجھے اطلاع دینا۔ رات کو جب افاقہ ہوا تو حضرت طلحہ نے پوچھا کیا آقا دوجہاں صلے اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لائے تھے بتایا ہاں آپ تشریف لائے تھے اور فرمایا ہے مجھے اطلاع دینا حضرت طلحہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

لاتوسلوا الیہ فی ھذہ	اس وقت آپ کو اطلاع نہ دی
الساعۃ فتلسعہ دابۃ	جائے کہیں آپ کو کوئی گزند نہ
او یصیبہ شیء ولکن	پہنچے جب میں فوت ہو جاؤں
اذا فقدت فاقرئوہ	تو میرا سلام آپ کی خدمت میں
منی السلام وقولوا	عرض کردینا اور عرض کرنا میرے

Marfat.com

لہ فلیستغفرلی   لیے مغفرت کی دُعا فرمائیں۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کرنے کے بعد حضرت طلحٰہ کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا وہ فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہرگز تکلیف نہ دینا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی قبر پہ تشریف لے گئے۔ لوگوں نے صفیں بنائیں۔ آپ نے ہاتھ بلند کر کے دعا فرمائی۔

اللّٰھم القہ یضحک   اے اللہ طلحہ کو اس حال میں شرف
الیک و انت تضحک الیہ   ملاقات عطا فرما کہ وہ تجھے دیکھ
(حیات صحابہ، ۲ : ۳۲۱)   کر اور تو اسے دیکھ کر مسکرا رہا ہو

ذرا غور تو کیجئے اسے کہتے ہیں محبت کہ محب ہر حال میں اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مقدم رکھے کہیں آپ کو تکلیف نہ پہنچے ورنہ کونسا امتی ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ اللہ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم میرا جنازہ پڑھائیں تاکہ میری آخرت سنور جائے۔

اس حال میں مجھے پسند نہیں کہ حضور کے پاؤں میں کانٹا چبھے

لگے ہاتھوں ایک اور صحابی حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کے ایمان کی کیفیت بھی ملاحظہ کیجئے۔ مشرکین انہیں شہید کرنے کے لیے حرم سے باہر لے جا رہے تھے اس وقت کے کافر لیڈر ابو سفیان نے ان سے سرگوشی کرتے

Marfat.com

ہوئے کہا۔

انشدک اللّٰہ یا زید!	اے زید تجھے اللّٰہ کی قسم!
اتحب ان محمدا الآن	یہ بتا کیا اس وقت تو پسند
عندنا مکانک تضرب	نہیں کرتا کہ تیری جگہ محمد کو پھانسی
عنقہ و انت فی اھلک؟	دے دیا جائے اور تو اپنے گھر
	آرام سے ہو۔

اس سچے محب کا جواب سنیئے۔ فرمایا۔

واللّٰہ ما احب ان محمدا	اللّٰہ کی قسم! اس وقت اور
الآن فی مکانہ الذی ھو	حال میں بھی میں یہ ہرگز نہیں پسند
فیہ تصیبہ شوکۃ	کرتا کہ حضور کے مبارک پاؤں میں
تؤذیہ و انا جالس	کانٹا چبھ جائے اور میں گھر میں
فی مکانی	بیٹھا رہوں۔

ابوسفیان نے جب محبت کی یہ سرشاری دیکھی تو تعجب کرتے ہوئے بول اٹھا میں نے بڑے بڑے محبت کرنے والے دیکھے سنے ہیں مگر

ما رأیت من الناس	میں نے لوگوں میں کسی کے ساتھی
احدا یحبہ اصحابہ	کو اس کے ساتھ محبت کرتے
ما یحب اصحاب محمد	ہوئے نہیں پایا۔ جتنی محمد کے
محمدا	ساتھی آپ سے محبت کرتے
(سیرت ابن ہشام، ۲: ۱۷۲)	ہیں۔

Marfat.com

صحابہ کا ایک اہم معمول

یہ عمل (حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو تکلیف نہ دی جائے) صرف ایک صحابی حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہی نہ تھا بلکہ تمام صحابہ کا یہ اجتماعی عمل[1] تھا۔ رات گئے اگر کوئی شخص فوت ہوجاتا تو صحابہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا پسند نہ کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن جانِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں پچھلی رات میت کو دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا۔ اس میت کو کب دفن کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا۔ آقا گذشتہ رات۔ فرمایا۔

افلا اذنتمونی ؟ مجھے کیوں اطلاع نہ دی ؟

صحابہ نے عرض کیا

دفناہ فی ظلمۃ اللیل تاریکی میں ہم نے اسے دفن کیا

فکرھنا ان نوقظلک لہذا ہم نے آپ کو اس موقعہ پہ

(البخاری: باب صفوف الصبیان) بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی انتہائی قدر کرتے

صحابہ کرام وقت کی قدر و منزلت کرتے، اپنے زندگی کے لمحات کو ضائع نہ ہونے دیتے خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات کا بہت خیال

[1] تفصیل کے لیے ہماری کتاب ”معمولاتِ صحابہ“ کا مطالعہ کیجیے

Marfat.com

رکھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت ، لگاؤ اور شیفتگی کے باوجود ان کی یہی کوشش ہوتی آپ کا وقت کم لیں تاکہ آپ کو دیگر اہم ترین، مصروفیات نبھانے میں پریشانی نہ ہو اس ذاتِ اقدس کی مصروفیات کا عالم کیا ہوگا جس کے بارے میں خالق کائنات کا ارشادِ گرامی ہے۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا (المزمل) — دن کو آپ کی بڑی طویل مصروفیات ہوتیں ہیں۔

میت کو آپ کی خدمت میں لے آتے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پہلے پہلے ہمارا طریقہ یہ رہا جیسے ہی کوئی قریب المرگ ہوتا ہم آپکو اطلاع کر دیتے، آپ کرم نوازی فرماتے ہوئے تشریف لے آتے اگر وہ فوت ہو جاتا اس کا جنازہ پڑھاتے، قبر تک تشریف لے جاتے تدفین تک شریک رہتے پھر واپس لوٹتے، صحابہ نے محسوس کیا آپ کا کافی وقت اس معاملہ میں خرچ ہو جاتا ہے ہم کیوں نہ اس پر غور کریں ہم نے فیصلہ کیا اب پہلے اطلاع نہیں دیا کریں گے بلکہ فوتیدگی کے بعد جنازہ کے لیئے عرض کریں پھر یہ سلسلہ جاری رہا لیکن اس میں بھی آپ کو اس شخص کے گھر جانا پڑھتا ہم نے یہ فیصلہ کیا کیوں نہ ہم میت کو آپ کی چوکھٹ پر لے آیا کریں آپ گھر سے باہر تشریف لائیں جنازہ پڑھائیں اس کے بعد آپ چاہیں قبرستان تشریف لے جائیں اور اگر چاہیں تو دیگر مصروفیات میں مشغول و مصروف ہو جائیں اس روایت مبارکہ کے الفاظ پڑھیئے اور اپنے اور دیگر افراد کے وقت کو ضائع نہ ہونے دیجیئے۔

قد کنا مقدم النبي — ہم ابتداً یوں کیا کرتے تھے جب کوئی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم إذا
احضرمنا المیت اذنا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فحضرہ
واستغفر لہ حتی إذا
قبض انصرف النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ومن معہ
حتی یدفن وربما طال
حبس ذلک علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فلما
خشینا مشقۃ ذلک علیہ
قال بعض القوم لبعض
لوکنا لا نوذن النبی بأحد
حتی یقبض، فاذا قبض
اذناہ فلم یکن علیہ
فی ذلک مشقۃ ولا حبس
ففعلنا ذلک وکنا نوذنہ
بالمیت بعد ان یموت
فیاتیہ فیصلی علیہ،
فربما انصرف وربما
مکث حتی یدفن المیت
فکنا علی ذلک حینا ثم

قریب المرگ ہوتا تو ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کرتے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لاتے اور اسکے لئے بخشش کی
دعا فرماتے جب وہ فوت ہو جاتا
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی
تدفین کے بعد واپس لوٹتے
بعض اوقات اس کی وجہ سے
کافی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو رکنا پڑھ جاتا ہمیں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ تکلیف گوارا نہ ہوتی
تو ہم نے اس میں مشورہ کر کے یہ فیصلہ
کیا آئندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت
ہونے کے بعد اطلاع دیا کریں گے
تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر
تکلیف اٹھانا نہ پڑے اور نہ ہی
اتنا رکنا پڑے پھر وفات کے
بعد اطلاع دیا کرتے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لا کر اس کا جنازہ
پڑھاتے اس کے بعد بعض اوقات
تدفین تک تشریف فرما رہتے

Marfat.com

قالا: لو لم يشخص
النبي صلى الله عليه وسلم
وحملنا جنازتنا اليه
حتى يصلى عليه عند بيته
لكان ذالك أوفق به،
ففعلنا فكان ذلك الأمر
الى اليوم۔

(المستدرک، ۱/۵۱۹)

بعض اوقات واپس لے جاتے
کچھ عرصہ ہمارا معمول یہی رہا، اس
کے بعد ہم نے اطلاع دینا ہی چھوڑ
دیا بلکہ میت اٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لے آتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مقدس گھر کے پاس اس کا جنازہ
پڑھا دیتے اور یہ نہایت ہی احسن
طریقہ لگا اور آج کل ہم اسی پر عمل
پیرا ہیں۔

Marfat.com

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
۱	مفاتیح الغیب	امام فخر الدین رازی
۲	کنز العمال	
۳	البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
۴	الطبقات ابنِ سعد	شیخ محمد بن سعد
۵	مجمع الزوائد	امام ہیثمی
۶	فتح الباری	امام ابن حجر عسقلانی
۷	شرح شفاء	ملاّ علی قاری
۸	اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	حافظ ابنِ اثیر
۹	تاریخ ابن عساکر	امام ابنِ عساکر
۱۰	المستدرک	امام حاکم نیشاپوری
۱۱	سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ۔
۱۲	الزواجر	حافظ ابنِ حجر مکی
۱۳	المسلم	امام مُسلم
۱۴	الادب المفرد	امام بخاری
۱۵	الاصابہ	امام ابن حجر عسقلانی

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
۱۶	الاستیعاب	امام ابن عبدالبر
۱۷	الترمذی	حافظ محمد بن عیسیٰ امام ترمذی
۱۸	قول الصحابی واثرہ فی الفقہ اسلامی	
۱۹	مقدمہ وصایا العلماء	شیخ مصطفیٰ عبدالقادر عطا
۲۰	تطہیر الجنان لابنِ حجر مکی	امام ابن حجر مکی
۲۱	مسند احمد	امام احمد بن حنبل
۲۲	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی
۲۳	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم
۲۴	ابن ماجہ	امام ابن ماجہ
۲۵	میزان الاعتدال	علامہ ابن حجر عسقلانی
۲۶	الشافعی	امام ابو زہرہ
۲۷	تاریخ بغداد	خطیب بغدادی
۲۸	حیاتِ مومن	علی اصغر چوہدری
۲۹	فرائد النور فی جرائد القبور	سید نعیم الدین مراد آبادی
۳۰	سیدنا محمد رسول اللہ	شیخ عبداللہ سراج الدین شامی
۳۱	ابو داؤد	امام ابو داؤد
۳۲	حیاتِ صحابہ	شیخ محمد یوسف کاندھلوی
۳۳	سیرت ابن ہشام	ابنِ ہشام
۳۴	اتحاف السائل	امام عبدالرؤف مناوی
۳۵	الصواعق المحرقہ	امام ابنِ حجر مکی

Marfat.com

مصنف متوفی	نام کتاب	نمبر شمار
امام طبرانی	المعجم الکبیر	۳۶
شیخ محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ	۳۷
شیخ عبدالحق محدث دہلوی	مدارج النبوت ،	۳۸
امام بدرالدین عینی	عمدۃ القاری	۳۹
شیخ ابن قیم	الرّوح	۴۰
شیخ سعید حویٰ	الرّسول	۴۱
مولانا احمد علی سارنپوری	حاشیہ بخاری	۴۲
حافظ ابنِ کثیر دمشقی	البدایہ والنہایہ	۴۳
امام محمد	موطا امام محمد	۴۴
امام قرطبی	التذکرہ للقرطبی	۴۵
امام حلبی	السیرۃ الحلبیہ	۴۶
شیخ مرتضیٰ زبیدی ،	اتحاف السادۃ المتقین	۴۷

Marfat.com

اپنی اولاد اور ورثاء کو خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں

صحابہ کی وصیتیں

تالیف

مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ

Marfat.com